شری شری گُرُگَوراٗنگ جیَتیَہ

# شری اِیشوپنِشد

تعارف اور مستند مفہومات کے ساتھ

رحمتِ الٰہی

## اے۔ سی۔ بھکتِویدانت سوامی پربھُپاد

بانی۔ آچاریہ: بین القوامی انجمنِ کرِشن شعور

مترجم:۔ پروفیسر پیشیہ پال بھاٹیہ

بھکتِویدنت بک ٹرسٹ

نیویارک۔ لاس انجلس۔ لندن۔ بمبئی

# شری اِیشوپنِشد

رحمتِ الٰہی

اے سی بھکتی ویدانت سوامی پربھپاد

شری شری گُرگوراَنگ جیتیہ

# شری ایشوپنشد

تعارف اور مستند مفہومات کے ساتھ

رحمت الٰہی

## اے۔ سی۔ بھکتویدانت سوامی پربھُپاد

بانی۔ آچاریہ: بین القوامی انجمن کرشن شعُور

مترجم:۔ پروفیسر بیشیہ پال بھاٹیہ

بھکتویدنت بک ٹرسٹ
نیو یارک۔ لاس انجلس۔ لندن۔ بمبئی

## رحمتِ الٰہی اے سی۔ بھکتی ویدانت سوامی پربھوپاد کی تصانیف

## اردو میں

تکمیلِ یوگا
شری کرشن ـــــ خزانۂ مسرت
بھگود گیتا اصلی صورت میں (۱۹۸۴ء میں دستیاب ہوگی)

## انگریزی میں

Bhagavad-gītā As It Is
Śrīmad-Bhāgavatam, cantos 1–10 (30 vols.)
Śrī Caitanya-caritāmṛta (17 vols.)
Teachings of Lord Caitanya
The Nectar of Devotion
The Nectar of Instruction
Śrī Īśopaniṣad
Easy Journey to Other Planets
Kṛṣṇa Consciousness: The Topmost Yoga System
Kṛṣṇa, the Supreme Personality of Godhead (3 vols.)
Perfect Questions, Perfect Answers
Dialectical Spiritualism—A Vedic View of Western Philosophy
Teachings of Lord Kapila, the Son of Devahūti
Transcendental Teachings of Prahlād Mahārāja
Teachings of Queen Kuntī
Kṛṣṇa, the Reservoir of Pleasure
The Science of Self-Realization
The Path of Perfection
Life Comes From Life
The Perfection of Yoga
Beyond Birth and Death
On the Way to Kṛṣṇa
Geetār-gan (Bengali)
Vairāgya-vidyā (Bengali)
Buddhi-yoga (Bengali)
Bhakti-ratna-bolī (Bengali)
Rāja-vidyā: The King of Knowledge
Elevation to Kṛṣṇa Consciousness
Kṛṣṇa Consciousness: The Matchless Gift
Back to Godhead magazine (founder)

ان تصانیف کی مکمل فہرست درخواست پر مندرجہ ذیل پتہ سے دستیاب ہوسکتی ہے۔ بھکتی ویدانت بک ٹرسٹ، ہرے کرشن لینڈ جوہو، بمبئی ۴۰۰۰۴۹ (ٹیلیفون ۶۲۶۸۶۰، ۶۲۶۸۸۰)

# دیباچہ

علامہ اقبال جن کو شاعرِ مشرق کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، بلند پایہ مفکّر اور عظیم فلسفی تھے۔ ان کی شاعری میں مشرق کا فلسفہ پیش پیش ہے۔ قدیم ہندوستانی فلسفہ پر اپنی شاعری میں انہوں نے کافی روشنی ڈالی ہے۔ ان کی ایک بہت مقبول چھوٹی سی ہلکی پھلکی اور سنجیدہ غزل جسے میں قارئین کے مطالعہ کے لیے یہاں پیش کر رہا ہوں اور جس کے ہر مصرع میں اپنشد کا فلسفہ جگمگاتا نظر آتا ہے، ویدانت فلسفہ میں ان کی گہری دلچسپی اور مطالعہ کی آئینہ دار ہے۔

دُوسرے منتر کے آخری پرے کو علامہ صاحب کے اِس شعر کے ساتھ پڑھیئے اور احساس کیجئے کہ کس خوبی سے انہوں نے اُن عقیدت مندوں کو حوصلہ دیا ہے اور راہ دکھائی ہے جو اپنی زندگی میں عرفانِ خودی کی راہ سے بھٹک گئے۔ اُن کے لیے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے، کیونکہ ابھی اُن کو اپنی حالت سنوارنے کے اور اپنی کھوئی ہوئی منزل پانے کے کئی اور موقعے ملیں گے۔ وہ اُن پر پھٹکار نہیں بھیجتے بلکہ اُنہیں آفرین کہتے ہیں اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور اُن کی پیٹھ کو تھپکتے ہوئے اُن سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔ ع

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم
مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں

اِس شعر کے مفہوم کو آپ بھگود گیتا کے چھٹے ادھیائے کے ۳۰ ۔ ۴۰ شلوکوں میں ڈھونڈیئے اور جھوم جھوم جائیے، جتنی داد بھی دیجئے کم ہے۔ اگر اِس زندگی کو جو کہ خُدا نے انسان کو

بخشی ہے اور جس کو وہ اشرف المخلوقات کہتا ہے ، اپنی نادانی اور کوتاہی کی وجہ سے کھو دیا ہے ، تو غم کیسا! ابھی اور بھی بہت سی مادی دنیا میں ہیں، "عالم رنگ و بو ہیں" رونے پیٹنے اور غم کرنے کو "مقامات آہ و فغاں اور بھی ہیں" اور جن سے گذرنے کے اسے ابھی کئی موقعے ملیں گے جب تک وہ اپنے صحیح مقام کو نہیں پا لیتا جو "ستاروں سے آگے ہے"۔ اسی شعر کو دسویں اور گیارہویں منتر کی روشنی میں مطالعہ کیجئے، آپ دیکھیں گے کہ یہی دنیا جس میں ہم زندگی سے ہاتھا پائی کر رہے ہیں۔ مقام " آہ و فغاں" نہیں ہے بلکہ جتنی بھی مادی دنیا میں سورج چاند سمیت اس ننگی آنکھ سے ہم دیکھتے ہیں سبھی "مقامات آہ و فغاں" ہیں اور ان میں سے کسی پر بھی جاندار ہستی کو جنم، موت، بیماری اور بڑھاپے سے نجات حاصل نہیں ہے۔

اسی غزل کے ایک اور شعر میں علامہ صاحب فرماتے ہیں۔ ع

قناعت نہ کر عالم رنگ و بو پر
چمن اور بھی، آشیاں اور بھی ہیں

آگے چل کے پھر کہتے ہیں۔ ع

اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

کیا خوبصورت شعر ہے! کیا اندازِ بیاں ہے! کس سنجیدگی سے انسان کو خواب کی محویت سے چونکایا ہے اور بیدار ہونے کو کہا ہے۔ اسی عالم رنگ و بو پر قناعت کر کے نہ بیٹھ جا۔ کیونکہ رنگ و بو کے "چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں"۔ یہ عالم رنگ و بو تیرا صحیح مقام نہیں ہے تیرا صحیح مقام ستاروں سے آگے ہے۔

## پ

تجھے اِس مادی دُنیا میں کھو جانے کیلئے نہیں بھیجا گیا تجھے اِس مایا جال کے تانے بانے میں اُلجھنے کیلئے نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ تجھے یہاں اِس لئے بھیجا گیا ہے کہ تُو یہاں سے اپنے گھر کے راستے کی تلاش کر سکے۔ اِس روز و شب میں اُلجھ کر اپنی مٹّی پلید نہ کر۔ یہ عارضی مادّی دُنیا تیرے لئے نہیں ہے۔ یہ ایک سراب ہے، چھلاوہ ہے، حسین دھوکہ ہے۔ اِسے سمجھنے کی کوشش کر اِس لئے کہ ابھی ؎ تیرے زماں و مکاں اَور بھی ہیں، تیسرے منتر کے شروع کے بندوں کو اِس شعر کی روشنی میں پڑھیئے اَور لُطف اُٹھائیے۔ اگر آپ گہرائی میں جائیں اَور اِس باب کا غور سے مطالعہ کریں تو آپ کو پُورا باب ہی اِس شعر کے گرد گھُومتا ہُوا نظر آئے گا۔ ع

تُو شاہیں ہے، پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اَور بھی ہیں

اِنسان کو یہ زندگی کھانے پینے، سونے، کمانے اَور جماع کرنے کیلئے نہیں بخشی گئی، یہ سارے کام تو جانور بھی کرتے ہیں، تو پھر اِنسانی اَور حیوانی زِندگی میں فرق ہی کیا رہا۔ اِنسانی زِندگی کا مقصد بہت بڑا ہے، اُسے اپنے ٹھکانے کو ڈھونڈنا ہے، اپنی منزِل کو پانا ہے اَور اللہ تعالیٰ نے اُسے وُہ طاقت بخشی ہے اَور اُسے اِس قابِل بنایا ہے کہ وُہ وہاں تک پرواز کر سکے اَور اپنے آسمان کو پا سکے۔

اب اِس غزل کے مطلع کو لیجئے جو کہ پُورے ایشُوپنشد کی رُوحِ رواں ہے۔ ع

ستاروں سے آگے جہاں اَور بھی ہیں
ابھی عشق کے اِمتحاں اَور بھی ہیں

یہ سیارے جن کا ہم اِس جسمانی آنکھ سے جائزہ لیتے ہیں، جن میں سُورج اَور

ت

اَور چاند بھی شامِل ہَیں اَور ہماری دھرتی بھی جوکہ کسی کونے میں اٹکا ہُوا چھوٹا سا سیارہ ہَے۔
زُہرہ ، مریخ وغیرہ ، اَور بھی اَن گِنت سیارے اِس سفید چادر پر جابجا بِچھے پڑے ہَیں۔
یہ تمام مادّی سیارے ہَیں جِن میں پَیدائش ، مَوت ، بیماری اَور بڑھاپے کا کھیل تماشہ ہو رہا ہَے اَور " آہ و فغاں " بدستور جاری ہَے۔ لیکن اِن " ستاروں سے آگے جہاں اَور بھی ہَیں " جہاں آنند ہی آنند ہَے ' پَیدائش اَور مَوت کا کوئی دخل نہیں ، بیماری اَور بڑھاپے کا کوئی کام نہیں ، جہاں پر وقت تھما ہُوا ہَے ، مسرّت دائمی ہَے اَور کوئی آہ و فغاں نہیں ہَے۔ جہاں پر فنا مرچکی ہے اَور بقا باقی ہَے۔ لیکن یہاں پہونچنے سے پہلے ہمیں کئی عِشق کے اِمتحانوں سے گُذرنا ہَے اَور کامیاب ہونا ہَے ، اَور وہ اِمتحاں کیسے ہَیں ، ان سے کیسے کامیاب ہونا ہَے۔ یہی اِس کِتاب کا مقصد ہَے۔

اِس کِتاب کو ترتیب دینے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہَے۔ جناب آر۔ این ملہوترہ اَور جناب ہردواری لال شرما پی۔ ایچ ڈی نے اپنا قیمتی وقت نِکال کر پُورے مسوّدے کو پڑھنے اَور اسے ترتیب دینے میں میری کافی مدد کی ہے جسکے لئے میں اُنکا تہہ دِل سے مشکور ہُوں۔ اِس کے باوجود بھی اگر اِس میں کچھ خامیاں رہ گئی ہوں تو مَیں معافی کا خواستگار ہُوں۔

اِیشو پنشد کا ترجمہ کرنے کے دَوران جو رُوحانی مسرّت مجھے حاصِل ہُوئی ہَے جو آنند مَیں نے محسوس کیا ہَے اگر اِسی رُوحانی مسرّت کا تھوڑا سا احساس بھی مَیں اِس کِتاب کا مطالعہ کرنے والوں کو کرا سکوں ، تو مَیں سمجھُوں گا کہ مَیں اپنی کوشش میں کامیاب ہُوا اَور میری محنت بارآور ہُوئی۔

پروفیسر لیشیہ پال بھاٹیہ

# ویدوں کی تعلیم

(رحمتِ الٰہی اے۔ سی۔ بھکتی ویدانت سوامی پربھوپاد کی تقریر جو انہوں نے ۶/ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو کانوے ہال، لندن، انگلینڈ میں دی)۔

## خواتین اور حضرات:۔

آج کا موضوع ہے ویدوں کی تعلیم۔ وید کیا ہیں؟ سنسکرت میں وید لفظ کے آغاز کی کئی طرح سے تشریح کی جا سکتی ہے، لیکن مقصد آخر ایک ہی ہے۔ وید کا مطلب ہے علم۔ جو علم بھی آپ حاصل کر سکتے ہیں وید ہے کیونکہ ویدوں کی تعلیم ابتدائی علم ہے۔ متعین حالت میں ہمارا علم کئی خامیوں کے زیرِ اثر ہے۔ متعین روح اور نجات شدہ روح میں یہ فرق ہے کہ متعین روح میں چار قسم کی خامیاں ہیں۔ پہلی خامی یہ ہے کہ وہ ضرور غلطیاں کرے گی۔ مثال کے طور پر ہمارے وطن میں مہاتما گاندھی کو بہت بڑی ہستی مانا گیا ہے لیکن انھوں نے بھی بہت سی غلطیاں کیں۔ اپنی زندگی کے آخری مرحلے پر بھی اُن کے ماتحت نے خبردار کیا کہ "مہاتما گاندھی، نئی دہلی کی میٹنگ میں مت جاؤ۔ میرے کچھ

ط

دوست ہیں، اور میں نے سُنا ہے کہ وہاں خطرہ ہے۔" لیکن اُنہوں نے اَن سُنی کر دی۔ وُہ جانے پر بضد رہے اور مارے گئے۔ مہاتما گاندھی، صدر کینڈی جیسی بڑی ہستیاں بھی۔ اور بھی بہت سی ہیں۔ غلطیاں کرتی ہیں۔ اِنسان غلطی کا پُتلہ ہے۔ یہ متعیّن رُوح کی ایک خامی ہے۔

دُوسری خامی یہ ہے، وہم میں اُلجھنا۔ وہم کا مطلب ہے اُس چیز کو مان لینا جو نہیں ہے ۔۔ مایا۔ مایا کا مطلب ہے وُہ جو نہیں ہے۔ ہر کوئی یہ مانتا ہے کہ یہ جسم "میں" ہُوں۔ اگر میں آپ سے پوچھوں کہ آپ کیا ہیں، آپ کہیں گے کہ "میں مسٹر جان ہُوں، میں امیر آدمی ہُوں، میں یہ ہُوں، میں وُہ ہُوں۔" یہ تمام جسمانی نشاختیں ہیں لیکن آپ یہ جسم نہیں ہیں۔ یہ وہم ہے۔

تیسری خامی یہ ہے دھوکا دینے کا رُحجان۔ ہر ایک میں دُوسروں کو دھوکہ دینے کا رُحجان ہے۔ حالانکہ اِنسان اوّل نمبر کا بیوقُوف ہے، وُہ اپنے آپ کو بڑا عقلمند ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ یہ پہلے بھی اِشارہ کیا گیا ہے کہ وُہ وہم میں مُبتلا ہے اور غلطیاں کرتا ہے، وُہ نظریات قائم کرے گا، "میں سوچتا ہُوں یہ ایسے ہے، یہ ویسے ہے۔" مگر وُہ اپنی حیثیت بھی نہیں جانتا ہے۔ وُہ فلسفہ کی کتابیں لکھتا ہے حالانکہ وُہ غلطیاں کرتا ہے۔ یہ اُس کی بیماری ہے۔ یہ دھوکا ہے۔

آخیر میں ہمارے حواس نامکمّل ہیں۔ ہمیں اپنی آنکھوں پر بڑا ناز ہے۔ کوئی چیلنج دے گا، "کیا تم مجھ کو بھگوان دِکھا سکتے ہو؟" لیکن کیا آپ کے پاس بھگوان کو دیکھنے کے لئے آنکھیں ہیں؟۔ اگر آپ کے پاس وُہ آنکھیں نہیں ہیں، تو آپ بھگوان کو کبھی نہیں دیکھ پائیں گے۔ اگر ایک دم کمرے میں اندھیرا ہو جاتا ہے تو تم اپنے ہاتھ بھی نہیں دیکھ سکتے ہو۔ پھر کیا طاقت ہے تمہارے پاس دیکھنے کی؟ اِس لیئے ہم اِس نامکمّل حواس سے علم (وید) کی توقع نہیں کر سکتے ہیں۔ اِن تمام خامیوں کے ساتھ اِس متعیّن زِندگی میں، ہم کِسی کو مکمّل عِلم نہیں دے سکتے، نہ ہی ہم خُود کامِل ہیں۔ اِس لیئے ہم ویدوں کو جیسے ہیں ویسے ہی قبُول کرتے ہیں۔

آپ ویدوں کو ہندُو کہہ سکتے ہیں، لیکن ہندُو غیر نام ہے ہم ہندُو نہیں ہیں۔ ہماری صحیح شناخت وَرنا شرَم ہے۔ وَرناشرَم سے مطلب ہے ویدوں کے پیروکار، جو اِنسانی سماج کو وَرن اور آشرَم کے آٹھ درجوں میں قبُول کرتے ہیں۔ چار درجے سماج کے ہیں اور چار درجے رُوحانی زِندگی کے۔ اِسے وَرناشرَم کہتے ہیں۔ یہ بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے، "یہ درجے ہر جگہ ہیں کیونکہ یہ خُدا نے بنائے ہیں"۔ سماج کے درجے ہیں براہمن، کھشتری، وَیش اور شُودر۔ براہمن کا درجہ بڑے عقلمند لوگوں سے تعلّق رکھتا ہے، جو جانتے ہیں برہمن کیا ہے۔ اِسی طرح کھشتری نظم ونسق رکھنے والوں

کی جماعت ہے۔ یہ دُوسرے نمبر پر عقلمند لوگوں کی جماعت ہے۔ تب وَلیش تجارتی لوگوں کی جماعت ہے۔ یہ قُدرتی درجے ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ یہ ویدک اصُول ہے اور ہم اِسے مانتے ہیں۔ ویدِک اصُولوں کو بدِیہی سچ قبُول کیا جاتا ہے کیونکہ یہاں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی۔ اِسے قبُول کرنا ہے۔ مِثال کے طور پر بھارت میں گائے کے گوبر کو پاک مانا جاتا ہے حالانکہ گائے کا گوبر جانور کا پاخانہ ہے۔ ایک جگہ آپ ویدِک فرمان پائیں گے کہ اگر آپ پاخانے کو چھُو لیتے ہیں تو آپ کو فوراً نہانا پڑے گا۔ لیکن دُوسری جگہ یہ کہا گیا ہے کہ گائے کا گوبر پاک ہے۔ اگر آپ گندی جگہ پر گائے کے گوبر کو ملتے ہیں تو وہ جگہ پاک ہوجاتی ہے۔ ہم اپنے معمُولی حواس کے ساتھ بحث کر سکتے ہیں، "یہ متضاد ہے۔" حقیقت میں معمُولی نقطۂ نظر سے یہ متضاد ہے لیکن یہ جھُوٹ نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ کلکتہ میں ایک بڑے مشہُور سائنس دان اور ڈاکٹر نے گائے کے گوبر کا تجربہ کیا ہے اور یہ پایا ہے کہ اُس میں تمام جراثیم کش قدریں ہیں۔

بھارت میں ایک آدمی اگر دُوسرے کو بتاتا ہے، "تم اِسے ضرُور کرو۔" دُوسرا آدمی کہے گا، "تمہارا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ ویدِک فرمان ہے کہ مجھے تمہاری بات بغیر کسی دلیل کے ماننی ہے؟" ویدِک فرمانوں کی تشریح نہیں کی جا سکتی۔ بالآخر اگر آپ غور سے مُطالعہ کروگے کہ یہ فرمان کیوں ہیں، آپ پائینگے کہ یہ سب صحیح ہیں۔

وید انسانی علم کی تالیف نہیں ہیں۔ ویدک علم روحانی دنیا سے آیا ہے، بھگوان کرشن سے۔ ویدوں کا دوسرا نام شرُتِ ہے۔ شرُتِ اس علم سے متعلق ہے جو سن کر حاصل کیا گیا ہے۔ یہ تجرباتی علم نہیں ہے۔ شرُتِ کو ماں کی مانند سمجھا جاتا ہے۔ ہم اپنی ماں سے کتنا علم حاصل کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر تم جاننا چاہو، تمہارا باپ کون ہے، تمہیں کون بتا سکتا ہے؟ تمہاری ماں۔ اگر ماں کہتی ہے "یہ تمہارا باپ ہے"، تمہیں اسے ماننا پڑے گا۔ اسے معلوم کرنے کے لئے کہ آیا وہ تمہارا باپ ہے یہ تجربہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح اگر تم اپنے تجرباتی علم سے، اپنے حواس کی حرکات سے اور اپنے تجربے سے بعید کچھ جاننا چاہتے ہو، تب تم کو ویدوں کو قبول کرنا پڑے گا۔ تجربہ کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اس کا تجربہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔ یہ پہلے ہی فیصلہ کن ہے۔ ماں کی بات، مثال کے طور پر، سچ ماننی پڑے گی۔ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

ویدوں کو ماں مانا جاتا ہے اور برہما کو دادا کہا جاتا ہے، پیش رو باپ، کیونکہ اُنہوں نے سب سے پہلے ویدک علم سیکھا۔ شروع میں پہلی زندہ مخلوق برہما تھے۔ اُنہوں نے ویدک علم حاصل کیا اور نارد اور دوسرے شاگردوں اور بیٹوں کو دیا۔ اُنہوں نے پھر اپنے شاگردوں کو سکھایا۔ اس طرح شاگردانہ جانشینی سے سلسلہ در سلسلہ یہ علم چلا آیا ہے۔ بھگود گیتا میں بھی اس کی تصدیق

کی گئی ہے کہ ویدک علم اِس طریقے سے سمجھا گیا ہے۔ اگر تم تجربہ کرنے کی کوشش کرتے ہو تو تم اُسی نتیجہ پر پہنچو گے مگر وقت بچانے کے لئے تمہیں مان لینا چاہیئے۔ اگر تم جاننا چاہتے ہو، تمہارا باپ کون ہے اور اگر تم نے اپنی ماں کو با اختیار مان لیا ہے، تب جو کچھ وہ کہتی ہے بغیر دلیل کے مانا جا سکتا ہے۔ تین طرح کی شہادتیں ہیں: پرتیکش، انُمان، اور شبد۔

پرتیکش: کا مطلب ہے براہِ راست۔ براہِ راست شہادت بڑی اچھی نہیں ہے کیونکہ ہمارے حواس مکمل نہیں ہیں۔ ہم روزانہ سورج کو دیکھتے ہیں اور یہ ہمیں یوں دِکھائی دیتا ہے جیسے چھوٹا سا گولہ، لیکن دراصل یہ بہت سیاروں سے کافی بڑا ہے۔ ایسے دیکھنے کا کیا فائدہ ہے؟ اِس لئے ہمیں کتابیں پڑھنی ہوتی ہیں، تب ہم اِس کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ اِس لئے براہِ راست تجربہ مکمل نہیں ہے۔ اِس کے بعد اِستقرائی علم ہے: "یہ ایسے ہو سکتا ہے"۔ فرضی دعوے ( hypothesis )۔ مثلاً ڈارون کی تھیوری کہتی ہے، یہ ایسے ہو سکتا ہے، یہ ویسے ہو سکتا ہے لیکن یہ سائنس نہیں ہے۔ یہ تجویز ہے اور یہ مکمل بھی نہیں ہے لیکن اگر تم با اختیار ذرائع سے علم حاصل کرو، تو وہ مکمل ہے۔ اگر تم ریڈیو سٹیشن کے حکّام سے پروگرام کا بیڑا لیتے ہو، تم اُسے مان لیتے ہو۔ تم اُس سے اِنکار نہیں کرتے ہو، تمہیں تجربہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ

با اختیار ذرائع سے ملا ہے۔

ویدک علم کو شبد پرمان کہتے ہیں۔ دوسرا نام شروت ہے۔ شروت کا مطلب یہ ہے کہ یہ علم صرف کانوں سے سن کر حاصل ہوتا ہے۔ وید ہدایت کرتے ہیں کہ ماورائی علم کو سمجھنے کے لئے ہمیں اسے ماہر سے سننا ہے۔ ماورائی علم وہ علم ہے جو اس کون ومکاں سے بعید ہے۔ اس کون ومکاں کے اندر مادی علم ہے، اور اس کون ومکاں کے بعید ماورائی علم ہے۔ ہم کون ومکاں کے سرے تک بھی نہیں جا سکتے پس ہم روحانی دنیا میں کیسے جا سکتے ہیں؟ اس لئے پورا علم حاصل کرنا ناممکن ہے۔

ایک روحانی آسمان ہے۔ وہاں دوسری قدرت ہے جو ظاہر و باطن سے پرے ہے۔ لیکن تم کیسے جانو گے کہ ایسا آسمان ہے جہاں پر سیارے اور رہنے والے ابدی ہیں؟ یہ سارا علم یہاں ہے، لیکن آپ تجربات کیسے کرو گے؟ یہ ممکن نہیں ہے۔ اس لئے تم کو ویدوں کی مدد لینی پڑے گی۔ یہ ویدک علم کہلاتا ہے۔ ہم کرشن شعور تحریک میں، سب سے زیادہ با اختیار ماہر شری کرشن سے علم قبول کر رہے ہیں۔ تمام جماعتوں کے لوگوں نے شری کرشن کو سب سے زیادہ با اختیار مانا ہے۔ میں پہلے ماورائی کی دو جماعتوں کے بارے میں بول رہا ہوں۔ ماورائی کی ایک جماعت کو لاشخصی کہا گیا ہے، مایا وادی۔ انہیں عام طور پر ویدانتی کہا جاتا ہے، وہ شنکر آچاریہ کی راہبری میں ہیں۔ اور

دوسری ماوَرائی جماعت کو وَیشنوی کہتے ہیں، جیسے رامانج آچاریہ، مدھو آچاریہ اور وِشنو سُوامی۔ دونوں شنکر سمپردائے اور وَیشنو سمپردائے نے شری کرشن کو عظیم الشان شخصیتِ خُدائے برتر مانا ہے۔ شنکر آچاریہ لاشخصی خیال کیا جاتا ہے جو لاشخصیت کا سبق سکھاتا ہے، لاشخصی برہمن، لیکن یہ حقیقت ہے کہ وُہ نقاب پوش شخصی ہے۔ بھگود گیتا کی اپنی تفسیر میں اُس نے لکھا ہے، "نارائن جو عظیم الشان شخصیتِ خُدائے برتر ہیں، اس نظامِ کائنات کے مظاہرے سے پرے ہیں۔" اور پھر اُس نے تائید کی ہے کہ "عظیم الشان شخصیتِ خُدائے برتر نارائن شری کرشن ہیں۔ وُہ وسُدیو اور دیوکی کے بیٹے بن کر آئے۔" اُس نے خاص طور پر اُن کے ماں باپ کے ناموں کا ذِکر کیا ہے۔ اِس لئے شری کرشن کو تمام ماوَرائیت پسندوں نے عظیم الشان شخصیتِ خُدائے برتر مانا ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کرشن شعور میں ہمارے علم کا منبع براہ راست شری کرشن، بھگود گیتا میں ہے۔ ہم نے "بھگود گیتا - اصلی صُورت میں" نشر کی ہے کیونکہ ہم شری کرشن کو جیسے وُہ بول رہے ہیں بغیر کسی تشریح کے قبول کرتے ہیں۔ یہ ویدک علم ہے۔ چونکہ ویدک علم پاک ہے ہم اِسے قبول کرتے ہیں۔ جو کچھ شری کرشن کہتے ہیں ہم اُسے ملتے ہیں۔ یہ ہی کرشن شعور ہے۔ اِس سے بڑا وقت بچتا ہے۔ اگر تم صحیح اِختیار یا علم کے منبع کو مانتے ہو تب تم بہت وقت بچاتے ہو۔ مثال کے طور پر مادّی دُنیا میں علم کے دو طریقے ہیں۔ اِستخراجی (deductive)

اَور اِستقرائی ( inductive )۔ اِستخراجی طریقے سے تُم مانتے ہو کہ انسان فانی ہے۔ تُمہارا باپ کہتا ہے اِنسان فانی ہے، تُمہاری بہن کہتی ہے اِنسان فانی ہے، ہر کوئی کہتا ہے اِنسان فانی ہے۔ لیکن تُم تجربہ نہیں کرتے رہو۔ تم اُسے حقیقت مان لیتے ہو کہ اِنسان فانی ہے۔ اگر تُم اِسے کھوج کر کے معلوم کرنا چاہتے رہو کہ اِنسان فانی ہے، تُمہیں ہر اِنسان کا مُطالعہ کرنا پڑیگا اور تُم یہ سوچ سکتے ہو کہ کوئی اَیسا آدمی بھی ہو سکتا ہے جو فانی نہیں ہے، لیکن تُم نے ابھی تک اُسے نہیں دیکھا ہے۔ اِس لِئے اِس طریقے سے تُمہاری تحقیق کبھی ختم نہیں ہوگی۔ یہ سِلسِلہ سنسکرت میں آمَسَا وَحَ کہلاتا ہے، فوقیت کا سِلسِلہ۔ اگر تُم کِسی ذاتی کوشِش سے اپنے نامُکمّل حواس سے کام لے کر صحیح علم حاصِل کرنا چاہتے رہو، تُم کبھی بھی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ پاؤ گے۔ یہ مُمکِن نہیں ہے۔

برھم سمہتا میں بیان ہے: ذرا اِس ہوائی جہاز پر سُواری کیجیئے جو من کی رفتار سے اُڑتا ہے۔ ہمارے مادّی ہوائی جہاز ۲۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑ سکتے ہیں، لیکن من کی کیا رفتار ہے؟ تُم گھر میں بیٹھے رہوئے رہو، تُم ایک دم بھارت کے بارے میں سوچتے رہو، تقریباً ۱۰۰۰۰ میل دُور، اَور وُہ فوراً تُمہارے گھر میں ہے۔ تُمہارا من وہاں پہنچ گیا ہے۔ من کی رفتار اِتنی تیز ہے۔ اِس لِئے یہ بیان کیا گیا ہے، "اگر تُم اِس رفتار پر لاکھوں سال سفر کرو گے، تو تُم

پاؤ گے کہ رُوحانی آسمان لامحدُود ہے"۔ اُس تک پہنچنا بھی ممکن نہیں ہے۔
اِس لئے ویدِک فرمان یہ ہے کہ کوئی ضرور پہنچنے کی کوشش کرے ــــ
لفظ "لازمی" اِستعمال کیا گیا ہے ــــ اصلی رُوحانی گُورُو کو۔ اَور رُوحانی
گُورُو کی صِفت کیا ہے؟ اُس نے ویدوں کے پیام کو صحیح منبع سے اچھی
طرح سُنا ہے، نہیں تو وہ اصلی نہیں ہے۔ اُسے عملی طور پر برہمن میں
ثابت قدم ہونا چاہیئے۔ یہی دو خُوبیاں ہیں۔ کرشن شعُور تحریک کو ویدِک
اُصُولوں کی طرف سے پُورا اِختیار ہے۔ بھگود گیتا میں شری کرشن فرماتے
ہیں، "ویدِک تحقیق کا صحیح مقصد شری کرشن کو ڈھونڈنا ہے۔" برہم سمہتا
میں بھی یہ بیان کیا گیا ہے، "شری کرشن، گووِند کے بے شمار رُوپ
ہیں، لیکن وُہ سب ایک ہیں۔" وُہ ہماری صُورتوں کی طرح نہیں ہیں،
جو کہ خطا پذیر ہیں، اُس کی صُورت خطا پذیر نہیں ہے۔ میری شکل کی اِبتدا
ہے لیکن اُس کی صُورت کی اِبتدا نہیں ہے۔ وُہ اَننت ہے، لامحدُود۔
اَور اُس کی صُورتیں ــــ کئی کثیر لا لنوع صُورتیں ــــ کا اِختتام
نہیں ہے۔ میری صُورت یہاں بیٹھی ہُوئی ہے اَور میرے کمرے میں
نہیں ہے۔ تم وہاں بیٹھے ہُوئے ہو اَور اپنے کمرے میں نہیں ہو،
لیکن شری کرشن بیک وقت کہیں بھی ہو سکتے ہیں۔ وُہ گو لوک برندا
بن میں بیٹھ سکتے ہیں، اَور اُسی وقت وُہ ہر جگہ ہیں، سارے پھیلے
ہُوئے ہیں۔ وُہ اِبتدائیہ ہیں، سب سے قدیم۔ لیکن جب بھی تم شری کرشن
کی تصویر کی طرف دیکھو گے تم اُنہیں پندرہ یا بیس سال کی عُمر کا جوان

لڑکا پاؤ گے۔ تم کبھی اُنہیں بُوڑھا نہیں پاؤ گے۔ تم نے بھگود گیتا میں شری کرشن کی رتھ بان کی تصویریں دیکھی ہیں۔ اُس وقت اُن کی عُمر ایک سَو سال سے کم نہیں تھی۔ اُن کے پر پوتے تھے، لیکن وُہ بالکل لڑکا جیسا دکھائی دیتے تھے۔ شری کرشن بھگوان، کبھی بوڑھے نہیں ہوتے۔ یہ اُن کی عظیم الشان طاقت ہے۔ اَور اگر تم شری کرشن کو ویدک ادب کا مُطالعہ کر کے ڈھونڈنے کی کوشش کروگے، تو تُم چکرا جاؤ گے۔ یہ مُمکن ہو سکتا ہے، لیکن یہ بہت مُشکل کام ہے۔ مگر تُم بڑی آسانی سے اُن کے بھگتوں سے اُن کے متعلّق سیکھ سکتے ہو۔ اُن کے بھگت اُنہیں آپ کو دے سکتے ہیں۔ "یہاں ہیں شری کرشن، لے لو اِن کو۔" شری کرشن کے بھگتوں کی یہ طاقت ہے۔

اِبتدا میں صرف ایک وید تھا، اَور اُسے پڑھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لوگ اِتنے عقل مند تھے اَور اُن کی یادداشت اِتنی تیز تھی کہ اپنے رُوحانی اُستاد کے لبوں سے ایک بار سُن لینے سے وُہ اُسے سمجھ جاتے تھے۔ وُہ ایک دم سارا مفہوم حفظ کر لیتے تھے۔ لیکن پانچ ہزار سال ہُوئے ویاس دیو نے کلِ یُگ ـــ اِس عہد ـــ کے لوگوں کے لیئے ویدوں کو لکھا۔ وُہ جانتا تھا کہ اِنجام کار لوگوں کی زندگی کم ہو گی، اُن کی یادداشت بڑی تھوڑی ہو گی اَور اُن کی عقل بھی اُتنی تیز نہیں رہے گی۔ "اِس لیئے مجھے ویدک علم کی تعلیم لکھ کر دینے دو۔" اُنہوں نے ویدوں کو چار میں تقسیم کر دیا: رِگ،

سام، اتھروَ، اور یجُور۔ تب اُس نے اِن ویدوں کو اپنے مُختلف شاگردوں کی ذِمہ داری میں دے دِیا۔ تب اُس نے کم عقلمند لوگوں کی جماعت کے متعلّق سوچا، سْترِی شُودْرَ، اور دْوِجَ بَنْدْھُ۔ اُس نے عورتوں کی جماعت اَور شُودْرَ جماعت (مزدُور طبقہ) اَور دْوِجَ بَنْدْھُ کا خیال کِیا۔ دْوِجَ بَنْدْھ کا مطلب وُہ لوگ ہَیں جو اُونچے خاندان میں پَیدا ہُوئے اَور جِنھوں نے پُوری طرح سے قابلیت حاصل نہ کی۔ جو آدمی براہمن کے گھر میں پَیدا ہُوا ہو لیکن براہمن بننے کے قابل نہ ہو وُہ دْوِجَ بَنْدْھُ کہلاتا ہَے۔ اَیسے لوگوں کے لِیئے اُس نے مہابھارت، جو بھارت کی تارِیخ کہلاتی ہَے، اَور اٹھارہ پوران، مرتّب کِیئے۔ یہ سارا ویدِک ادب ہَے۔ پوران، مہابھارت چار وید اَور اُپنشدیں۔ اُپنشدیں ویدوں کا حِصّہ ہَیں۔ تب ویاس دیو نے تمام ویدِک عِلم کا عالموں اَور فِلاسفروں کے لِیئے، جسے ویدانت سُوتر کہتے ہیں، اُس میں خُلاصہ کِیا۔ یہ ویدوں کا آخرِی لفظ ہَے۔ ویاس دیو نے خُود ویدانت سُوتر اپنے گورُو مہاراج، رُوحانی اُستاد نارد کی ہدایات کے تحت لِکھا، لیکن پھر بھی اُس کی تسلّی نہ ہُوئی۔ یہ ایک لمبی کہانی ہَے، جو شرِیمد بھاگوتم میں بیان ہَے۔ ویاس دیو کو بہت سے پوران، اُپنشد، اَور ویدانت سُوتر مرتّب کرنے کے بعد بھی زِیادہ تسلّی نہ ہُوئی۔ تب اُس کے رُوحانی گورُو نارد نے اُسے ہدایت کی: "تُم ویدانت کی تشرِیح کرو۔" ویدانت کا مطلب ہَے آخرِی عِلم اَور

آخری علم شری کرشن ہیں۔ شری کرشن کہتے ہیں کہ تمام ویدوں میں شری کرشن کو سمجھنا ہوگا۔

وَیدَ انْتَ۔ کِدْ وَیدَ۔ وِدْ اَیوَ چاھمْ

شری کرشن کہتے ہیں کہ "ویدانت کا مرتب کرنے والا میں ہوں اور ویدوں کو جاننے والا میں ہوں۔" اس لئے آخری مقصد شری کرشن ہے۔

ویدانت فلسفہ پر تمام ویشنو تبصروں میں یہ تشریح کی گئی ہے۔ ہمارا گوڑیہ ویشنوؤں کا ویدانت فلسفہ پر اپنا تبصرہ ہے، بلدیو ودیا بھوشن کا جسے گووند بھاشیہ کہتے ہیں۔ اسی طرح رامانج آچاریہ کا تبصرہ ہے اور ایک مدھو آچاریہ کا ہے۔ شنکر آچاریہ کا بیان ہی صرف تبصرہ نہیں ہے، اور بھی بہت سے ویدانت پر تبصرے ہیں۔ کیونکہ ویشنوؤں نے پہلا ویدانت کا تبصرہ پیش نہیں کیا تھا، لوگ اس غلط تصور میں ہیں کہ ویدانت پر صرف شنکر آچاریہ کا ہی تبصرہ ہے۔ اس کے علاوہ ویاس دیو نے خود ویدانت پر کامل تبصرہ لکھا ہے۔ شریمد بھاگوتم بھی ویدانت سوتر کے پہلے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ جَنْمَا دْ یَتْ اَسْیَ یَتَہ۔ اور اس جَنْمَا دْ یَتْ اَسْیَ یَتَہ، کی شریمد بھاگوتم میں پوری طرح تشریح کی گئی ہے۔ ویدانت سوتر محض اشارہ کرتا ہے کہ پرم ہمن، مطلق سچ کیا ہے۔ "مطلق سچ وہ ہے جس میں سے ہر شئے کا ظہور ہوا ہے۔" یہ خلاصہ ہے لیکن شریمد بھاگوتم میں اس کی واضح تشریح

کی گئی ہے۔ اگر ہر ایک شئے مُطلق سچ میں سے ظاہر ہو رہی ہے تو اُس کی فِطرت کیا ہے؟ یہ شریمد بھاگوتم میں تشریح کی گئی ہے۔ مُطلق سچ ضرور شعُور ہے۔ وہ خُود بخُود درخشِندہ (سْوَیَاٹ) ہے۔ ہم دُوسروں سے عِلم سیکھ کر اپنے عِلم اَور شعُور میں ترقی پاتے ہیں، لیکن اُس کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ وُہ خُود درخشِندہ ہے۔ ویدک عِلم کا تمام خُلاصہ ویدانت سُوتر ہے اَور ویدانت سُوتر کی تشریح مُصنّف نے خُود ہی شریمد بھاگوتم میں دی ہے۔ آخر میں ہم اُن سے جو واقعی ویدک عِلم کی تلاش میں ہیں اِلتجا کرتے ہیں کہ تمام ویدِک عِلم کی تشریح شریمد بھاگوتم اَور بھگود گیتا سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

# دُعائیہ

ॐ पूर्णमदः पूर्णमिदं पूर्णात् पूर्णमुदच्यते ।
पूर्णस्य पूर्णमादाय पूर्णमेवावशिष्यते ।।

اوم پُورنٹم اَدَہ پُورنٹم اِدَمْ
پُورناَت پُورنٹم اُدَچیَتے
پُورنسیَ پُورنٹم آدایَ
پُورنٹم ایوا وَشِشیَتے

اوم تکمیل تمامتر؛ پُورنٹم ـ پُوری طرح مُکمّل؛ اَدَہ ـ وُہ؛ پُورنٹم ـ پُوری طرح مُکمّل؛ اِدَمْ ـ مظہری دُنیا؛ پُورناَت ـ کامل ترین سے؛ پُورنٹم ـ مُکمّل وحدت؛ اُدَاچیَتے ـ پیدا کی گئی؛ پُورنسیَ ـ تکمیل تمام ترکا؛ پُورنٹم ـ پُوری طرح، تمام؛ آدایَ ـ لے جانے پر؛ پُورنٹم ـ مُکمّل توازن؛ ایوَ ـ بھی؛ اَوَشِشیَتے ـ باقی ہے

## ترجمہ

شخصیّتِ خُدائے برتر مُکمّل اور تمام تر ہے، اور کیونکہ وُہ سراپا مُکمّل ہے، تمام مظاہر جو اُس میں سے نِکلے ہیں، جیسے کہ یہ مظہری دُنیا، اپنے آپ میں پُوری طرح لیس مُکمّل تمامتر ہیں۔ جو کوئی بھی مُکمّل تمام تر سے پیدا ہوُا

ہے وُہ بھی اپنے آپ میں مُکمّل ہے۔ کیونکہ وُہ سراپا مُکمّل ہے، حالانکہ کتنے ہی مُکمّل جُز وُ اُس میں سے نِکلے ہیں، اُس کا توازن پُورے کا پُورا ہے۔

## مفہوم

مُکمّل تمام تر، یا عظیم اُلشان مُطلق سچ، مُکمّل شخصیّتِ خُدائے برتر ہے۔ لاشخصی برہمن کا یا پرماتما، زی اُلشان رُوح کا احساس مُطلق تکمیل کا نا مُکمّل احساس ہے۔ عظیم اُلشان شخصیّتِ خدائے برتر ہے چِت۔ آننَد۔ وِگرَح ہے، اور لاشخصی برہمن کا احساس صِرف اُس کی ست خصُوصیّت کا احساس ہے یا اُس کی ہمیشگی کا پہلو اور پرماتما یا ذی اُلشان رُوح کا احساس اُس کی سَت اور چِت خصُوصیّتوں کا احساس ہے، اُس کی ہمیشگی اور علم کے پہلوؤں کا۔ شخصیّتِ خُدائے برتر کا احساس، تاہم، تمام ماورائی خصُوصیّتوں ۔ سَت، چِت، اور آننَد، رُوحانی سُرور۔ کا احساس ہے۔ جب کوئی عظیم اُلشان شخص کا احساس کرتا ہے تو وُہ اِن تمام پہلوؤں کا مُکمّل صُورت میں (وِگرَح) احساس کرتا ہے۔ اِس طرح مُکمّل تمام تر بغیر شکل کے نہیں ہے۔ اگر وُہ بغیر شکل کے ہوتا، یا وُہ کسی طرح بھی اپنی مخلُوق سے ذرا کمتر ہوتا تو وُہ مُکمّل نہیں ہو سکتا۔ مُکمّل تمام تر دونوں ہمارے تجربہ کے اندر اور ہمارے تجربے کے بعید ہر شئے کو اپنے اندر سمو لیتا ہے، نہیں تو وُہ مُکمّل نہیں ہے۔

مُکمّل تمام تر، شخصیّتِ خُدائے برتر کے پاس بے شمار طاقتیں

ہیں، جو تمام وَیسے ہی ویسے مکمّل ہیں جیسے کہ وُہ خود ہے۔ اِسی طرح یہ مظہری یا مادّی دُنیا بھی اپنے آپ میں مکمّل ہے۔

چوبیس عناصر جِن کا یہ مادّی کائنات عارضی مظاہرہ ہے ہر وُہ چیز پیدا کرنے کے لئے ترتیب دِیئے گئے ہیں جو کہ کائنات کو برقرار اور قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ کائنات میں کسی اور جزو (یونٹ) کو کائنات کو برقرار رکھنے کے لئے غیر متعلّق کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کون و مکان اپنے وقت کے پیمانے پر چلتا ہے، جو کہ مکمّل تمام تر کی طاقت نے اِس کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے، اور جب یہ گوشوارہ وقت پورا ہو جائے گا تو یہ عارضی مظاہرہ مکمّل تمام تر کے مکمّل اِنتظام کے ساتھ نیست و نابود کر دیا جائے گا۔

مکمّل جزوؤں (جاندار ہستیاں) کو تمام سہولتیں تکمیل تمام تر کا احساس کرنے کے قابِل بنانے کے لئے بہم پہنچائی گئی ہیں۔ تکمیل تمام تر کا نامکمّل عِلم ہونے کی وجہ سے نامکمّل کی تمام صُورتوں کا تجربہ ہوتا ہے۔ زِندگی کی اِنسانی شکل جاندار ہستی کے شعُور کا مکمّل مظاہرہ ہے اور یہ ۸۴۰۰۰۰۰ انواعِ زِندگی کے جنم مرن کے چکّر سے گذرنے کے بعد حاصِل ہوتی ہے۔ اگر جاندار ہستی تکمیل تمام تر کے اندر اپنے مکمّل پن کا احساس اِس اِنسانی زِندگی میں نہیں کرتی ہے، جو کہ پورے شعُور کے ساتھ اُسے بخشی گئی ہے، تو وُہ اپنے مکمّل پن کے احساس کرنے کا موقع کھو دیتی ہے اور پھر مادّی قدرت کے قانون سے ارتقائی چکّر میں

ڈالدی جاتی ہے۔

کیونکہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہمیں برقرار رکھنے کے لئے قدرت میں پورا انتظام ہے، ہم قدرت کے ذرائع کو نفسانی خوشی کی نام نہاد مکمل زندگی کی تخلیق میں استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ جاندار ہستی تکمیل تمام تر سے جڑے بغیر نفسانی زندگی کا لطف نہیں اٹھا سکتی، نفسانی خوشی کی گمراہ کن زندگی سراب ( illusion ) سمجھی جاتی ہے۔ جسم کا ہاتھ محض تب تک ایک مکمل اکائی ہے جب تک وہ پورے جسم کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ جب ہاتھ کو جسم سے کاٹ دیا جاتا ہے تو وہ ہاتھ کی طرح دکھائی دے سکتا ہے لیکن دراصل اُس میں ہاتھ کی کوئی بھی قوتیں نہیں ہیں۔ اسی طرح جاندار ہستیاں تکمیل تمام تر کے حصے بخرے ہیں، اور اگر وہ تکمیلِ تمام تر سے کاٹ دیئے جاتے ہیں تو اُن کے مکمل پن کی فریب کن نمائندگی اُن کو پوری تسلی نہیں دے سکتی۔ انسانی زندگی کے مکمل پن کا احساس تبھی ہو سکتا ہے جب کوئی تکمیل تمام تر کی خدمت گزاری میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اس دُنیا کی تمام خدمات۔ چاہے سماجی، سیاسی، فرقہ وارانہ، بین الاقوامی ہوں یا کہ سیّاروں سے تعلّق رکھتی ہوں جب تک مکمل تمام تر کے ساتھ اپنا آپ نہیں جوڑتیں۔ نامکمل ہیں۔ جب ہر شئے تکمیل تمام تر کے ساتھ اپنا جوڑ بیٹھا لے گی تو جڑے ہوئے حصے بخرے بھی خود میں مکمل ہو جائیں گے۔

# پہلا منتر

ईशा वास्यमिदँ सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत् ।
तेन त्यक्तेन भुंजीथा मा गृध: कस्य स्विद्धनम् ।।१।।

اِیشَا وَاسْیَمْ اِدَمْ سَرْوَمْ
یَتْ کِنْچَ جَگَتْیَامْ جَگَتْ
تَینَ تْیَکْتَین بْھُنْجِیْتْھَا
مَاگْدْھَہ کَسْیَ سْوِدْ دْھَنَمْ

**اِیشَ**۔بھگوان سے؛ **آوَاسْیَمْ**۔قابض؛ **اِدَمْ**۔یہ؛ **سَرْوَمْ**۔سب؛ **یَتْ کِنْچَ**۔جو کوئی؛ **جَگَتْیَامْ**۔کائنات کے اندر؛ **جَگَتْ**۔تمام جاندار اور بے جان؛ **تَین**۔اِس سے؛ **تْیَکْتَین**۔علیحدہ حصہ؛ **بْھُنْجِیْتْھَاہ**۔تمہیں مان لینا چاہیئے؛ **مَا**۔نہیں؛ **گْدْھَہ**۔حاصل کرنے کی کوشش کرنا؛ **کَسْیَ سْوِدْ**۔کسی دوسرے کا؛ **دْھَنَمْ**۔دولت

## ترجمہ

ہر جاندار اور بے جان شئے جو کائنات کے اندر ہے، بھگوان کے قبضہ اور ملکیت میں ہے۔ انسان کو اس لئے وہی چیزیں قبول کرنی چاہیئں جو اُس کے لئے ضروری ہیں جو اُس کا حصہ جان کر علیحدہ کردی گئی ہیں، اور اُسے دوسری چیزیں، یہ اچھی طرح جانتے ہوئے کہ اُن پر کس کا حق ہے، قبول نہیں کرنی چاہیئں۔

## مفہوم

ویدک علم کبھی غلط نہیں ہے کیونکہ یہ خود بھگوان سے شروع ہوتا ہوا رُوحانی اُستادوں سے لیکر مکمل شاگردانہ جانشینی کے ذریعے نیچے تک پہنچتا ہے۔ ویدک علم کا پہلا لفظ بھگوان نے خود فرمایا تھا اور یہ مادّ رائی ذرائع سے ہمارے تک پہنچ رہا ہے۔ بھگوان کے بولے ہوئے الفاظ اَپَوْرُشِیَب کہلاتے ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ وُہ کسی دُنیاوی شخص نے نہیں کہے ہیں۔ ایک جاندار شخص میں جو اِس مادّی دُنیا میں رہتا ہے چار خامیاں ہیں۔ (۱) وہ یقیناً غلطیاں کرتا ہے (۲) وُہ فریب کھاتا ہے، (۳) اُس کا رُجحان دُوسروں کو دھوکہ دینے کا ہوتا ہے (۴) اور اُس کے حواس نامکمّل ہوتے ہیں۔ اِن چار خامیوں کا مقیّد شخص تمام پھیلے ہوئے علم کی مکمّل جانکاری نہیں دے سکتا۔ وید ایسے نامکمّل اشخاص کی تخلیق نہیں ہیں۔ ویدک علم سب سے پہلے برہما کو دیا گیا جو کہ پہلی

جاندار مخلوق تھی، اور برہما نے اپنی باری میں اِس علم کو اپنے بیٹوں اور شاگردوں میں تقسیم کیا جنہوں نے اِس سلسلے کو تب سے لے کر اب تک ہمیشہ جاری رکھا۔

چونکہ بھگوان پورنم ہیں، یا کامل ترین ہیں، مادّی قدرت کے قوانین کا اُن پر حاوی ہونے کا کوئی اِمکان نہیں ہے، حتّیٰ کہ جاندار ہستیاں اور بے جان چیزیں دونوں مادّی قدرت کے قوانین کے قبضے میں ہیں، اور بالآخر بھگوان کی قوّت کے قابو میں ہیں۔ یہ اِیشو پنشد یجروید کا حِصّہ ہے اور نتیجہ کے طور پر کائنات کے اندر تمام موجود چیزوں کے مالک کے متعلّق اِس میں معلومات ہیں۔

اِس کی تصدیق بھگود گیتا کے ساتویں باب میں ہوتی ہے جہاں پَرا اور اَپَرا پرکرتی پر بحث کی گئی ہے (بگ ۴ - ۷)۔ قدرت کے عناصر — مٹی، آگ، پانی، ہوا، آکاش، من، عقل اور انا — تمام بھگوان کی حقیر یا مادّی قوّت سے تعلّق رکھتے ہیں، جہاں کہ جاندار ہستی یا نام یا تی قوّت بھگوان کی پَرا پرکرتی (بہترین قوّت) ہیں۔ دونوں پرکرتیاں یا طاقتیں بھگوان سے نکلی ہیں، اور انجام کار وُہ ہر شئے کا ناظم ہے۔ اِس کائنات میں کوئی ایسی شئے نہیں ہے جس کا پَرا یا اَپَرا پرکرتی سے تعلّق نہ ہو۔ اِس لئے ہر شئے عظیم الشان ہستی کی ملکیّت ہے۔

عظیم الشان ہستی، مطلق العنان شخصیّتِ خدائے برتر کامل

شخص ہے، اور اُس کے پاس اپنی مختلف قوّتوں سے ہر شئے کو ترتیب دینے کی پوری اور مکمّل ذہانت ہے۔ عظیم الشان ہستی کو اکثر آگ سے تشبیہ دی جاتی ہے، اور ہر جاندار اور بے جان شئے کو اِس آگ کی گرمی اور روشنی سے۔ جیسے آگ اپنی طاقت کو گرمی اور روشنی کی صورت میں بانٹتی ہے، بھگوان اپنی طاقت کا مختلف طریقوں سے مظاہرہ کرتے ہیں۔ اِس طرح وُہ ہر شئے کا آخری ناظم، مطلق حاکم اور پروردگار ہے۔ وُہ ہر چیز کو جاننے والا اور ہر ایک کا محسن ہے۔ وُہ تمام قوّتوں۔ طاقت، دولت، شہرت، حُسن، علم اور دستبرداری سے بھرپور ہے جو ہماری سوچنے کی طاقت سے بعید ہیں۔

اس لئے ہم میں جاننے کی اِتنی عقل ہونی چاہیئے کہ بھگوان کے سوائے اور کوئی بھی کسی چیز کا مالک نہیں ہے۔ اِس لئے ہمیں صرف وہی چیزیں قبول کرنی چاہئیں جو کہ بھگوان نے ہمارے حصّے کے لئے علیٰحدہ کر دی ہیں۔ مِثال کے طور پر گائے دُودھ دیتی ہے مگر وُہ دُودھ پیتی نہیں ہے، وُہ گھاس اور غلّہ کھاتی ہے اور اُس کا دُودھ اِنسانوں کے لئے خوراک مقرر کر دیا گیا ہے۔ بھگوان کا ایک ایسا اِنتظام ہے، اور ہماری اِن چیزوں سے تسلّی ہونی چاہیئے جو کہ اُس نے مہر و کرم سے ہمارے لئے علیٰحدہ رکھ دی ہیں اور ہمیں ہمیشہ غور کرنا چاہیئے کہ جو چیزیں ہمارے قبضے میں ہیں وُہ دراصل کِس کی ہیں۔

مِثال کے طور پر گھر، مٹّی، لکڑی، پتھّر، لوہا، سیمنٹ، اور بہت سی

دُوسری خام چیزوں سے بنتا ہے، اور اگر ہم شری اِیشوپنشد کے مُطابِق سوچیں تو ہمیں یہ جاننا ہوگا کہ ہم کوئی بھی ایسی خام چیزیں اپنے آپ پَیدا نہیں کر سکتے۔ ہم صِرف اُنہیں اکٹھا کر سکتے ہیں اور اپنی محنت سے اُنہیں مختلِف شکلوں میں تبدِیل کر سکتے ہیں۔ ایک مزدُور صِرف اِس بنا پر کسی چیز کے مالک ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اُس نے اُسے بنانے میں سخت محنت کی ہے۔

مَوجُودہ سماج میں ہمیشہ مزدُوروں اَور سرمایہ داروں کے درمیان بڑا جھگڑا رہتا ہے۔ اِس جھگڑے نے بین اُلقوامی شکل اِختیار کر لی ہے، اَور دُنیا خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اِنسان ایک دُوسرے کے ساتھ دُشمنی سے پیش آتے ہیں اور بالکُل بِلّیوں اَور کُتّوں کی طرح غرّاتے ہیں۔ شری اِیشوپنشد بِلّیوں اَور کُتّوں کو نہیں سمجھا سکتا۔ لیکِن اِنسان کو عظیم اُلشان خُدائے برتر کا پَیغام حقیقی آچاریوں (رُوحانی اُستادوں) کے ذریعے پہنچا سکتا ہے۔ اِنسانی نسل کو چاہیئے کہ وُہ اِیشوپنشد کے ویدِک گیان کو اپنائے اَور دُنیادی مِلکیّتوں کے اُوپر جھگڑا نہ کرے۔ ہمیں جو کُچھ بھی بھگوان کے رحم و کرم سے خاص رعایتیں مِلی ہیں، اُن سے ہماری تسلّی ہونی چاہیئے۔ اگر کمیُونِسٹ یا سرمایہ دار یا اَور کوئی پارٹی قُدرت کے ذرائع کے اُوپر مِلکیّت کا دعویٰ کرتی ہے، جو کہ قطعی طَور پر بھگوان کی مِلکیّت ہے، تو کبھی امن نہیں ہو سکتا۔ سرمایہ دار کمیُونِسٹوں کو محض سِیاسی قلابازیوں سے نہیں دبا سکتے،

اَور نہ ہی کمیونسٹ سرمایہ داروں کو محض چوری کی ہُوئی روٹی کے لئے لڑ کر شکست دے سکتے ہیں۔ اگر وُہ عظیم الشان شخصیّت خُدا نے برتر کی ملکیّت نہیں مانتے، تو وُہ تمام جائداد جس پر وُہ اپنا حق جماتے ہیں، وُہ چوری کی سمجھی جائے گی۔ انجام کار وُہ قدرت کے قوانین سے سزا پانے کے لئے مستحق ہوں گے۔ اَیٹمی بم کے گولے کمیونسٹوں اَور سرمایہ داروں دونوں کے ہاتھوں میں ہیں، اَور اگر دونوں عظیم الشان خُدا کی مالکانہ حیثیّت کو نہیں مانتے ہیں تو یقیناً یہ بم کے گولے انجام کار دونوں پارٹیوں کو تباہ کر دیں گے۔ اِس لئے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اَور دُنیا میں امن لانے کے لئے دونوں پارٹیوں کو شری اِیشو پنشد کی ہدایتوں پر عمل کرنا ہوگا۔

اِنسان بلّیوں اَور کُتّوں کی طرح لڑنے کے لئے نہیں ہیں۔ اِن میں اِتنی عقل ہونی چاہیئے کہ وہ اِنسانی زِندگی کی اہمیّت اَور مقصد کا احساس کر سکیں۔ ویدک ادب کو اِنسانیّت کے لئے مُرتّب کیا گیا ہے اَور بلّیوں اَور کُتّوں کے لئے نہیں۔ بلّیاں اَور کُتّے دُوسرے جانوروں کو اپنی خوراک کے لئے بغیر کوئی گُناہ سرزد کئے مار سکتے ہیں، لیکن اگر اِنسان اپنے بے قابُو زبان کے مزے کی تسلّی کے لئے جانور کو مارتا ہے، وُہ قدرت کے قوانین توڑنے کا ذِمّہ دار ہے۔ انجام کار وُہ ضرُور سزا پائے گا۔

اِنسانوں کی زِندگی کا معیار جانوروں پر لاگو نہیں کیا جا سکتا۔

بشر چاول گندم نہیں کھاتا ہے، نہ ہی گائے کا دودھ پیتا ہے، کیونکہ اُسے جانور کے گوشت کی شکل میں خوراک دی گئی ہے۔ یہاں بہت سے جانور اور پرندے ہیں، جو یا تو نبات خور ہیں یا گوشت خور، ان میں سے کوئی بھی قدرت کے قوانین کی خلاف ورزی نہیں کرتا، کیونکہ یہ قوانین خدا کی رضا سے فرمان دیئے گئے ہیں۔ جانور، پرندے رینگنے والے اور دوسری حقیر زندگی کی اقسام سختی سے قدرت کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں، اس لئے اُن کے لئے کوئی گناہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے، نہ ہی ویدوں کی ہدایات اُن کے لئے ہیں۔ صرف انسانی زندگی ہی ذمہ داری کی زندگی ہے۔

یہ بھی سمجھنا غلط ہے کہ محض نبات خور بن جانے سے انسان قدرت کے قوانین کو توڑنے سے بچ سکتا ہے۔ نباتات میں بھی زندگی ہے۔ یہ قدرت کا قانون ہے کہ ایک جاندار دوسرے کی خوراک کے لئے ہے۔ اس لئے کسی کو کٹر نبات خور ہونے کا گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔ بات عظیم الشان خدا کو ماننے کی ہے۔ جانوروں کے پاس پختہ شعور نہیں ہے، جس سے وہ بھگوان کو پہچان سکیں۔ لیکن انسان ویدک تصانیف سے سبق سیکھنے کے لئے کافی عقلمند ہے اور اس طرح جان سکتا ہے کہ قدرت کے قوانین کیسے کام کر رہے ہیں اور ایسے علم سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اگر انسان ویدک ادب کی ہدایات کی

پرواہ نہیں کرتا ہے تو اُس کی زندگی بڑا خطرہ مول لینی ہے۔ اس لیئے انسان کو عظیم الشان خُدا کے اقتدار کو ماننے کی ضرورت ہے۔ اُسے ضرور بھگوان کا بھگت ہونا چاہیئے ہر شئے کو بھگوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہیئے اَور بھگوان کو پیش کیئے گئے کھانے کے بعد جو بچے صرف وُہ کھانا چاہیئے۔ یہ اُس کو اپنا فرض اچھی طرح نبھانے کے قابل بنا دے گا۔ بھگود گیتا میں بھگوان برائے راست بیان کرتے ہیں کہ وُہ پاک عقیدت مند کے ہاتھوں سے نباتی کھانا قبوُل کرتے ہیں۔ (ب گ ۲۶-۹) اِس لیئے اِنسان کو نہ صرف پکّا نباتخور ہی بننا چاہیئے بلکہ بھگوان کا بھگت بھی بننا چاہیئے اَور اپنا تمام کھانا بھگوان کو پیش کرنا چاہیئے۔ صرف تبھی اُس کو وُہ بھگوان کے رحم وکرم سے دیا ہُوا پرشاد سمجھ کر کھانا چاہیئے۔ جو بھگت اِس شعوُر سے عمل کر سکتا ہے، وُہ اِنسانی زِندگی کا فرض پوُری طرح سے نبھا سکتا ہے۔ جو اپنا کھانا بھگوان کو پیش نہیں کرتے وُہ دراصل پاپ کھاتے ہیں، اَور اپنے آپ کو کئی قِسم کی مُصیبتوں کے لیئے تیار کر لیتے ہیں (ب۔ گ۔ ۱۳-۳) جو کہ گُناہ کے نتائج ہوتے ہیں۔

گُناہ کی جڑ بھگوان کی ملکیّت کو نہ مانتے ہوئے قوانین کی جانی بُوجھی نافرمانبرداری ہے۔ قدُرت کے قوانین یا خُدا کے حکُم کی نافرمان برداری اِنسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ اگر کوئی سنجیدہ ہے قدُرت کے قوانین کو جانتا ہے اَور غیر ضروری لگاؤ یا

نفرت سے اثر انداز نہیں ہونا، اُسے بھگوان یقیناً پہچان لیں گے اور وہ یقیناً خدائے برتر کے پاس واپس جانے کے ــــ ابدی گھر پہنچنے کے ــــ قابل بنے گا۔

# دوسرا منتر

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छत ँसमा: ।
एवं त्वयि नान्यथेतोऽस्ति न कर्म लिप्यते नरे ।।२।।

کُرْوَنْ ایوَیہ کرْمانِ
جِجیوِشیچھتانْ سَماہ
ایوَمْ توَیِ نانیتھیتو، سْتِ
نَ کَرْمَ لِپیتے نرے

کُرْوَنْ ۔ لگاتار کرنا؛ ایوَ ۔ اِس طرح؛ اِحَ ۔ اِس زندگی کے دَوران؛ کَرْمانِ ۔ کام؛ جِجیوِشیت ۔ جینے کی تمنّا کرنی چاہیئے؛ شَتَمْ ۔ ایک سَو؛ سَماہ ۔ سال؛ ایوَمْ ۔ ایسے رہتے ہُوئے؛ توَیِ ۔ آپ کو؛ نَ ۔ نہیں؛ اَنْیَتھا ۔ دُوسری صُورت؛ اِتَہ ۔ اِس راہ سے؛ اَسْتِ ۔ یہاں ہَے؛ نَ ۔ نہیں؛ کَرْمَ ۔ کام؛ لِپیتے ۔ بندھے جا سکتے ہَیں؛ نَرے ۔ آدمی کو

## ترجمہ

کوئی صدہا سالوں تک جینے کی تمنّا کر سکتا ہَے، اگر وُہ لگاتار اُسی طریقہ سے کام کرتا رہے، کیونکہ اِس طرح کا کام اُسے کرموں کے قانون

سے نہیں باندھے گا۔ اِنسان کے لئے اِس راستے کے عِلاوہ کوئی دُوسرا راستہ نہیں۔

## مفہوم

کوئی نہیں مرنا چاہتا ہے اَور جِتنی دیر وُہ اپنے آپ کو کھینچ سکے ہر کوئی جینا چاہتا ہے۔ یہ رُجحان اِنفرادی طَور پر ہی نہیں بلکہ اِجتماعی طَور پر طبقے، سماج اَور قوم میں بھی دِکھائی دیتا ہے۔

تمام قِسم کی جاندار ہستیوں میں زِندگی کے لئے سخت جدوجہد ہے اَور ویدوں کا کہنا ہے کہ یہ بالکُل قدرتی ہے۔ جاندار ہستی فِطرتاً ابدی ہے مگر مادّی وجُود میں بندھے رہنے کی وجہ سے اُسے بار بار یہ جسم بدلنا پڑتا ہے۔ اِس سِلسلے کو آواگون کہتے ہیں (رُوح کا جسم تبدیل کرنا) اَور یہ آواگون کرم۔ بندھن یا اپنے کام کے بندھن کی وجہ سے ہے۔ جاندار ہستی کو زِندہ رہنے کے لئے کام کرنا پڑتا ہے، کیونکہ یہ مادّی قدرت کا قانون ہے، اَور اگر وُہ اپنے مقرر کیئے گئے فرائض کے مُطابق عمل نہیں کرتا، وُہ قدرت کے قانون کو توڑتا ہے اَور اپنے آپ کو جنم مرن کے چکّر میں اَور بھی زِیادہ باندھ لیتا ہے۔

دُوسری جاندار اشیا، بھی جنم مرن کے چکّر میں پھنسی ہوئی ہیں، لیکن جب جاندار ہستی اِنسانی زِندگی پا لیتی ہے، اُس کو کرموں کے چکّر سے نجات پانے کا مَوقعہ مِل جاتا ہے۔ کرم، آکرم اَور وِکرم

بھگود گیتا میں بڑے واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ مقرّرشدہ فرائض جن کا ذکر الہامی کتابوں میں ہے، جو کام ان کے مطابق کئے جاتے ہیں، کرم کہلاتے ہیں۔ جو کام کسی کو جنم مرن کے چکر سے آزاد کراتے ہیں، اکرم کہلاتے ہیں۔ اور وہ کام جو اپنی آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر کئے جاتے ہیں اور جو کسی کو حقیر انواع زندگی کی طرف لے جاتے ہیں، وکرم کہلاتے ہیں۔ ان تینوں اقسام کے اعمال میں سے، عقلمند آدمی اس کو ترجیح دیتے ہیں جو کسی کو کرموں کے چکر سے آزاد کراتا ہے۔ معمولی آدمی اس دنیا یا اگلی دنیا میں زندگی کا اونچا رتبہ پانے کیلئے اور شہرت کیلئے اچھے کام کرنا چاہتے ہیں، لیکن زیادہ ترقی یافتہ انسان بالکل کام کے عمل اور ردِ عمل سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ عقلمند آدمی اچھی طرح جانتے ہیں کہ دونوں اچھے اور بُرے کام برابر انسان کو مادّی مصائب میں جکڑتے ہیں۔ انجام کار وہ ایسا کام ڈھونڈتے ہیں جو انہیں دونوں اچھے اور بُرے کام کے ردِ عمل سے چھٹکارا دلائیگا۔

شری ایشو پنشد کی ہدایتوں کی بھگود گیتا میں بڑے مفصل طور پر تشریح کی گئی ہے، جسے بعض دفعہ گیتوپنشد کہتے ہیں، جو تمام اپنشدوں کا لُبِ لباب ہے۔ بھگود گیتا میں شخصیت خدا سے برتر کہتے ہیں کہ کوئی نیشکرم یا اکرم کی حیثیت کو بغیر مقرّرشدہ فرائض کے، جن کا ذکر ویدک ادب میں کیا گیا ہے، سرانجام دیئے بغیر نہیں پا سکتا۔ (ب۔گ ۱۶-۹-۳) وید انسان کے کام کرنے کی طاقت کو اس طرح باقاعدہ

بنا سکتے ہیں کہ وہ آہستہ آہستہ عظیم الشان ہستی کی مُتبرکی کا احساس کر سکتا ہے۔ جب کسی کو شخصیت خدائے بزرگ مُتبرکی کا احساس ہو جاتا ہے، تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس نے صحیح علم کی منزل کو پالیا ہے۔ اِس پاکیزہ منزل پر قُدرت کے انداز ـــ جن کے نام ہیں نیکی، ہوس اور جہالت۔ کوئی عمل نہیں کر سکتے، اور اِنسان نیشکرم کی بنا پر کام کرنے کے قابِل بن جاتا ہے۔ اَیسا کام کِسی کو جنم مرن کے چکّر میں نہیں باندھتا۔

دراصل کِسی کو بھگوان کی بھگتی کرنے سے زیادہ اَور کوئی کام نہیں کرنا ہے۔ تاہم زِندگی کی نِچلی منزلوں میں کوئی ایک دم عقیدت مندی کے مشاغل کو نہیں اپنا سکتا اَور نہ ہی کوئی مُکمّل طور پر پھل چاہنے والے کام کو روک سکتا ہے۔ متعیّن رُوح اپنے قریبی یا دُور کے ذاتی فائدے کے لیئے تسکینِ نفس کا کام کرنے کی عادی ہے۔ ایک معمُولی آدمی اپنے حوَاس کی لُطف اندوزی کے لیئے کام کرتا ہے اَور جب حواس کی لُطف اندوزی کا اصُول بڑھ کر اُس کے سماج یا قوم یا عام اِنسانیّت کو لپیٹ میں لے لیتا ہے تو یہ کئی سُہانے نام اپنا لیتا ہے جیسے کہ ایثار پرستی، اِشتمالیّت، اِشتراکیّت، قوم پرستی، اِنسانیّت پرستی وغیرہ۔ یہ نظریّات یقیناً کرم بندھن (کام جو باندھتا ہے) کی بڑی سُہانی صُورتیں ہیں۔ لیکن اِیشو پنشد کی ویدک ہدایت یہ ہے کہ اگر کوئی واقعی اُوپر بیان کیئے گئے "اِزم" کی خاطر

جینا چاہتا ہے تو وہ خدا کو اُن کا مرکز بنائے۔ ایک گرہستی، یا ایثار پرست، اشتراکی، استحالی، قوم پرست، یا انسان پرست بننے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ انسان اپنے مشاغل ایشاواسیہ یعنی خدا کو اپنے تصور کا مرکز بنا کر سرانجام دے۔

بھگود گیتا میں بیان ہے (ب گ۔ ۲-۴۰) کہ بھگوان کو مرکز مان کر کیے گئے مشاغل اتنے قیمتی ہیں کہ اُن میں صرف چند ہی آدمی کو بڑے سے بڑے خطرے سے بچا سکتے ہیں۔ زندگی کا سب سے بڑا خطرہ پھر سے ارتقائی جنم مرن کے چکر میں پھسل جانے کا خطرہ ہے۔ اگر کسی طرح سے انسان روحانی موقع کو جو انسانی زندگی نے اُسے مہیا کیا ہے، کھو دیتا ہے اور پھر ارتقائی چکر میں گر پڑتا ہے تو اُسے بہت ہی بد قسمت سمجھنا چاہیئے۔ اپنی ناقص حواسی کی وجہ سے بیوقوف انسان نہیں دیکھ سکتا کہ ایسا ہو رہا ہے۔ الغرض کار شری ایشو پنشد ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ اپنی طاقت کو ایشاواسیہ کی رو سے استعمال میں لائیں۔ اس رو سے مصروف رہتے ہوئے ہم سالہا سال تک جینے کی تمنا کر سکتے ہیں، نہیں تو لمبی زندگی کی اپنے آپ میں کوئی قیمت نہیں ہے۔ درخت سینکڑوں سالوں اور شاید ہزاروں سال تک زندہ رہتا ہے، لیکن درختوں کی طرح لمبے عرصے تک جینے میں یا دھونکنی کی طرح سانس لینے میں یا سوروں اور کتوں کی طرح بچے پیدا کرنے میں یا اونٹ کی طرح کھانے میں کوئی مطلب نہیں ہے۔ ایک حلیم خدا پرست زندگی اُس بہت بڑے مذاق کی زندگی سے زیادہ قیمتی ہے

جو کہ خُدا سے منکر ایثار پرستی اَور اشتراکیّت کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔
جب ایثار پرستی کے مشاغل شری ایشو پنشد کی رُو سے سرانجام دیئے جاتے ہیں تو وُہ کرم یوگ کی صُورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اَیسے مشاغل کی بھگود گیتا میں سفارش کی گئی ہے (ب گ ۹ء۵۔۱۸)، کیونکہ یہ سرانجام دینے والے کو جنم مرن کے ارتقائی سلسلے میں پھِسل جانے کے خطرہ سے بچانے کی ضمانت دیتے ہیں۔ حالانکہ اَیسے خُدا پرستی کے مشاغل چاہے ادھُورے ہوں، وُہ پھر بھی سرانجام دینے والے کیلئے اچھے ہیں کیونکہ وہ اُسے اگلے جنم میں بھی انسانی صُورت میں آنے کی ضمانت دیں گے۔ اِس طرح اُس کو نجات کی راہ پر اپنی حالت کو سنوارنے کا ایک اَور موقعہ مِل سکتا ہے۔

# تیسرا منتر

असुर्या नाम ते लोका अन्धेन तमसाऽऽवृता:।
ता्ँस्ते प्रेत्याभिगच्छन्ति ये के चात्महनो जना: ॥३॥

اَسُرْیَانَامَ تے لوکَا
اَنْدْھینَ تَمَساوِرتَاہَ
تَانْس تے پْرِیتْیَابھِگچھَنْتِ
یے کے چَاتْمَہَنوجَنَاہَ

اَسُرْیَا۔ اَسُروں کیلئے؛ نَامَ۔ نام سے شہرت؛ تے۔ وُہ؛ لوکَاہَ۔ سبّا رے؛ اَنْدْھینَ۔ جہالت سے؛ تَمَسَا۔ اندھیرے سے؛ آورِتَاہَ۔ ڈھکا ہُوا؛ تَانْ۔ وُہ سارے؛ تے۔ وُہ؛ پْرِیتْیَا۔ مَوت کے بعد؛ اَبْھِگچھَنْتِ۔ اندر داخل ہونا؛ یے۔ کوئی بھی؛ کے۔ ہر کوئی؛ چَ۔ اَور؛ آتْمَہَنَہ۔ رُوح کے قاتل؛ جَنَاہَ۔ لوگ

# ترجمہ

رُوح کا قاتل، چاہے وُہ کوئی بھی ہو، ضرور اُن سیّاروں میں داخل ہوگا جن کو بے ایمانوں کی دُنیائیں کہتے ہیں اور جو جہالت اور اندھیروں سے بھرپور ہیں۔

## مفہوم

اِنسانی زِندگی اپنی بھاری ذِمہّ داریوں کی وجہ سے حیوانی زِندگی سے مُختلف ہے۔ جو اِن ذِمہّ داریوں سے آگاہ ہیں اور اِسی رُو سے کام کرتے ہیں، اِنہیں سُر (خُدا پرست لوگ) کہا جاتا ہے، اور جو اِن ذِمہّ داریوں سے لاپرواہ ہیں یا جنہیں اِن کی کچھ خبر نہیں، اِنہیں اسُر (آسیب) کہا جاتا ہے۔ اِنسانوں کی یہ دو قسمیں سارے عالم کے اندر ملتی ہیں۔ رِگ وید میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سُر ہمیشہ عظیم اُلشان بھگوان وِشنو کے کنول چرنوں کی طرف ٹکٹکی باندھتے ہیں اور اُسی طرح سے عمل کرتے ہیں۔ اُن کے راستے اِس طرح منوّر ہیں جیسے سُورج کی راہ۔
عقلمند اِنسانوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اُنہیں یہ مخصوص جسمانی صوُرت کروڑوں سالوں اور لمبے آواگون کے اِرتقاء کے بعد نصیب ہوئی ہے۔ بعض اَوقات اِس مادّی دُنیا کا ایک بڑے سمندر سے مُقابلہ کیا جاتا ہے اور اِس اِنسانی جسم کا ٹھوس کشتی سے، جسے خاص طور پر اِس بڑے سمندر کو پار کرنے کے نمونے سے بنایا گیا ہے۔ اِلہامی وید اور آچاریہ یا صوفی اُستادوں کا مقابلہ ماہر ملاّحوں سے کیا گیا ہے۔ اور اِنسانی جسم کی سہولیات کا مقابلہ موافق ہواؤں سے کیا گیا ہے۔

جو کہ کشتی کو اُس کی پسندیدہ منزلِ مقصود کی طرف آرام سے لیجانے میں مدد کرتی ہیں۔ اگر اُن تمام سہولیات کے ساتھ اِنسان اپنی زندگی کو پوری طرح عرفانِ خودی کے لیئے اِستعمال نہیں کرتا ہے، تو وہ ضرور "آتماہا (رُوح کا قاتل) مانا جائے گا۔ شری اِیشو پنشد بڑے صاف الفاظ میں آگاہ کرتا ہے کہ رُوح کے قاتل کا مقدّر سب سے گہرے اندھیرے کے جہالت کے خِطّہ میں داخِل ہو کر لگاتار تڑپنا ہے۔

سوئر، کُتّے، اُونٹ، گدھے وغیرہ کی معاشی ضرُوریات اِتنی ہی اہم ہیں جتنی ہماری ہیں لیکن اِن جانوروں کے معاشی مسئلے صِرف ناخوشگوار اَور غلیظ شرائط کے تحت ہی حل کیئے جاتے ہیں۔ اِنسان کو آرام دہ زندگی کی تمام سہولیات قدرت کے قوانین سے مِلی ہیں کیونکہ اِنسانی زندگی کی صورت حیوانی زندگی سے زیادہ اہم اَور قیمتی ہے۔ اِنسان کی زندگی سُور اَور دُوسرے جانوروں سے اچھی کیوں ہے۔ اُونچے رُتبہ کے خِدمت گار کو تمام سہولیات کیوں دی جاتی ہیں اَور معمولی کلرک کو کیوں نہیں دی جاتیں؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ اُونچے رُتبہ کے آفیسر کو اُونچی قسم کے فرائض سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ اِنسان کو اِن جانوروں سے جو ہمیشہ محض اپنے بھُوکے پیٹ کو کھلانے میں مصرُوف رہتے ہیں، اونچے فرائض سرانجام دینے کو ہیں۔ پھر بھی موجُودہ دَور کی رُوح کو ذبح کرنے والی تہذیب نے بھُوکے پیٹ کے مسائل کو صِرف بڑھایا ہے۔ جب ہم موجُودہ دَور کی تہذیب کے آدمی کی صُورت میں

سُلجھے ہوئے جانور کے پاس جاتے ہیں اور اُس سے پُوچھتے ہیں کہ اُس کا کام کیا ہے تو وہ کہے گا کہ وُہ صِرف پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے کام کرتا ہے اور اُسے عِرفانِ خودی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ قدرت کے قوانین اِتنے ظالم ہیں، حتیٰ کہ اپنے پیٹ کی خاطر سخت محنت کرنے کے شوق کے باوجود اُسے ہمیشہ بے روزگاری کا سوال دھمکی دیتا رہتا ہے۔

ہمیں یہ انسانی زِندگی کی صُورت گدھوں اور سوّروں کی طرح سخت محنت کرنے کے لئے نہیں ملی ہے بلکہ زِندگی کی بہترین تکمیل پانے کے لئے ملی ہے۔ اگر ہم عِرفانِ خودی کی طرف توجہ نہیں دیتے تو قدرت کے قوانین ہمیں سخت محنت کرنے پر مجبور کرتے ہیں، اگر ہم ایسا نہ بھی چاہتے ہوں تو پھر بھی۔ اِس دَور میں اِنسانوں کو گدھے اور بیلوں کی طرح جو چھکڑے کھینچتے ہیں، سخت محنت کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ کچھ خطوں کا جہاں کہ "اَسُریہ" کو محنت کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے، شری ایشو پنشد کے اِس بند میں انکشاف کیا گیا ہے۔ اگر اِنسان اپنے اِنسانی فرائض سرانجام نہیں دیتا ہے تو اُسے زبردستی اَسُریہ سیّاروں پر حقیر انواعِ زِندگی میں جنم لینے کے لئے، جہالت اور اندھیروں میں سخت محنت کرنے کو منتقل کیا جاتا ہے۔

بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے (ب گ ۶۔۴۱-۴۳) کہ جو اِنسان عِرفانِ خودی کی راہ میں داخل ہوتا ہے اور باوجود سنجیدہ کوشش کے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ پاتا، اُسے شُچِ یا شریمت کے

خاندان میں پیدا ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔ لفظ شودر کا اشارہ
روحانی ترقی یافتہ براہمن کی طرف ہے اور شودر ویش کا اشارہ
ویشیا، تجارتی طبقہ کے رکن کی طرف ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو انسان
خدا کے ساتھ اپنے رشتے کا احساس کرنے میں ناکامیاب ہوتا ہے اسے
اپنی پچھلی زندگیوں میں سنجیدہ کوششوں کی وجہ سے عرفانِ خودی کی
تکمیل کے لئے اور بھی اچھا موقع دیا جاتا ہے۔ اگر گرے ہوئے امیدوار
کو بھی ایک باعزت اور نیک گھرانے میں پیدا ہونے کا موقعہ دیا جاتا
ہے، تو جس نے کامیابی حاصل کر لی ہے اُس کے رتبے کا تصور کوئی مشکل
سے ہی کر سکتا ہے۔ محض خدا کے احساس کی کوشش کرنے سے
انسان کو امیر یا اونچے طبقے میں پیدا ہونے کی ضمانت دی جاتی ہے۔
اور وہ جو کوشش تک نہیں کرتا ہے، جو فریب میں پھنسا رہنا چاہتا
ہے، جو اتنا زیادہ مادہ پرست ہے اور مادی خوشیوں کی طرف کھنچا
ہوا ہے جہنم کے سب سے اندھیرے خطے میں داخل ہوگا جیسا کہ
تمام ویدک ادب میں تصدیق کیا گیا ہے۔ ایسے مادہ پرست اسُر
بعض اوقات مذہب کا ڈھونگ رچاتے ہیں، مگر بالآخر اُن کا مقصد
مادی ترقی کرنا ہوتا ہے۔ بھگود گیتا ایسے انسانوں کو کوستی ہے ——
(ب. گ ۱۶-۱۷، ۱۸) کیونکہ وہ صرف اپنے دھوکہ دہی کے بل بوتے
پر بڑے مانے جاتے ہیں، اور جاہلوں کے ووٹوں (votes) نے
اور اُن کی اپنی مادی دولت نے انہیں طاقت دی ہوئی ہے۔

ایسے اشترِ عرفانِ خودی اور ایشا واسیب، خُدا کے علم سے بے بہرہ، یقیناً گھناؤنے اندھیروں کے خطّوں میں داخل ہوں گے۔
فیصلہ کُن بات یہ ہے کہ انسان ہوتے ہُوئے ہم اس لڑکھڑاتی ہُوئی سطح پر محض اقتصادی اُلجھنوں کو سُلجھانے کے لیے نہیں ہیں بلکہ مادّی زندگی کی، جو کہ قدرت کے قوانین نے ہمیں بخشی ہے، تمام اُلجھنوں کا حل ڈھونڈنے کے لیے ہیں۔

# چوتھا منتر

अनेजदेकं मनसो जवीयो नैनद्देवा आप्नुवन् पूर्वमर्षत ।
तद्धावतोऽ न्यानत्येति तिष्ठत्तस्मिन्नपो मातरिश्वादधाति ।।४।।

اَنیجَتْ ایکَمْ مَنَسوجَوِییو
نَیْنَتْ دیوَا آپْنُوانْ پُورْوَمْ اَرْشَت
تَتْ دھاوَتوٗنْیانْ اَتْییت تِشْٹھَتْ
تَسْمِنَّ اَپو ماتَرِشْوا دَدھاتِ

اَنیجَتْ ـ گڑھا ہُوا؛ ایکَمْ ـ ایک؛ مَنَسَہ ـ من سے؛ جَوِییَہ ـ زیادہ تیز؛ نَ ـ نہیں؛ اینتْ ـ یہ عظیم الشان خدا؛ دیوَاہ ـ دیوتا جیسے اِندر وغیرہ؛ آپْنُوَنْ ـ پہنچ پا سکنا؛ پُورْوَمْ ـ سامنے؛ اَرْشَتْ ـ جلدی چلنا؛ تَتْ ـ وہ؛ دھاوَتَہ ـ وہ جو دوڑ رہے ہیں؛ اَنْیانْ ـ دوسرے؛ اَتْییت ـ سبقت لیجانا؛ تِشْٹھَتْ ـ ایک جگہ پر رہنا؛ تَسْمِنْ ـ اِس میں؛ اَپَہ ـ بارش؛ ماتَرِشْوَا ـ دیوتا جو بارش اور ہوا پر قابو پاتے ہیں؛ دَدھات ـ مہیا کرنا

## ترجمہ

حالانکہ اپنے مسکن میں قدم جمائے ہوئے ہے، شخصیتِ خدائے برتر من سے بھی زیادہ تیز رفتار ہے اور دوسری تمام تیز رفتاریوں پر قابو پا سکتا ہے۔ طاقتور دیوتا اُس تک نہیں پہنچ سکتے، حالانکہ ایک جگہ میں مقیم، وہ اُن پر قابو پاتا ہے جو ہوا اور بارش مہیا کرتے ہیں۔ وہ برتری میں سب پر سبقت لے گیا ہے۔

## مفہوم

عظیم الشان خدا جو کہ مطلق العنان شخصیتِ خدائے برتر ہے، سب سے بڑا فلسفی بھی اُسے ذہنی قیاس سے نہیں جان سکتا۔ اُسکے رحم و کرم سے اُسکو صرف اُسکے بھگت جان سکتے ہیں۔ "برہم سمہتا" میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر ایک بے اعتقاد فلسفی من کی رفتار سے سینکڑوں سالوں تک بھی سفر کرتا ہے وہ تب بھی مطلق سچ (حقیقت) کو اپنے سے بہت، بہت دور پائے گا۔ جیسا کہ ایشو پنشد میں بیان کیا گیا ہے، مطلق العنان شخصیتِ خدائے برتر کی اپنی ماورائی قیام گاہ ہے جسے کرشن لوک کہتے ہیں، جہاں وہ قیام کرتا ہے اور اپنے مشاغل میں مصروف رہتا ہے، پھر بھی وہ اپنی ناقابلِ فہم قوتوں سے بیک وقت اپنی تخلیقی طاقت کے ہر حصے میں پہنچ سکتا ہے۔ وشنو پران میں اِس کی قوتوں کا مقابلہ گرمی اور روشنی کے ساتھ کیا گیا ہے جو کہ آگ سے پیدا ہوتی ہیں۔ حالانکہ ایک جگہ پر واقع، آگ اپنی روشنی اور گرمی کو تمام جگہوں پر بانٹ سکتی ہے۔ اِس طرح مطلق شخصیتِ خدائے برتر

بیشک اپنی ماوَرائی قیام گاہ میں قدم جمائے ہُوئے ہے، اپنی قوّتوں کو ہر جگہ تقسیم کر سکتا ہے۔

حالانکہ اُس کی قوّتیں بے شمار ہیں، اِن کو تین بڑی فہرستوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اَندرونی طاقت، حواشی طاقت اَور بیرونی طاقت۔ اِن میں سے ہر ایک کی فہرست کے لیئے سینکڑوں اَور لاکھوں چھوٹی سُرخیاں ہیں۔ غلبہ پانے والے دیوتا جن کو قُدرتی منظاہر جیسے کہ ہوا، روشنی، بارِش وغیرہ پر قابو پانے اَور بند و بست کرنے کی طاقت دی ہُوئی ہے، مُطلق شخص کی حواشی طاقت کی درجہ بندی کے اندر ہیں۔ جاندار ہستیاں جن میں اِنسان بھی شامِل ہیں، خُدا کی حواشی طاقت کی پیداوار ہیں۔ مادّی دُنیا خُدا کی بیرونی طاقت کی تخلیق ہے، اَور رُوحانی آسمان یا خُدا کی سلطنت اُس کی اَندرونی طاقت کا منظاہرہ ہیں۔

اِس طرح خُدا کی مُختلِف قوّتیں اِس کی مُختلِف طاقتوں کے ذریعہ ہر جگہ حاضِر ہیں۔ حالانکہ خُدا اَور اُس کی قوّتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، کِسی کو غلطی سے یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ عظیم الشّان خُدا اِلا شخصی طور پر ہر جگہ بٹ گیا ہے یا وُہ اپنا ذاتی وجُود کھو بیٹھا ہے۔ اِنسان اپنی اپنی سَمجھ کے مُطابِق نتائج پر پہنچنے کے عادی ہوتے ہیں، لیکن عظیم الشّان خُدا ہماری محدُود سمجھ کی صلاحیّت کے تحت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُپنِشد ہمیں خبردار کرتے ہیں کہ کوئی بھی اپنی محدُود طاقت سے خُدا تک نہیں پہنچ سکتا۔

بھگود گیتا میں بھگوان کہتے ہیں (ب۔گ۔۲۔۱۰) کہ عظیم رِشی اَور سُر بھی اُسے نہیں جان سکتے۔ اَور اَسُر کا تو کہنا ہی کیا جن کو خُدا کے راز سمجھنے کی قابلیّت ہی نہیں ہے ۶ یہ چوتھا منتر بڑے صاف طَور پر تجویز کرتا ہے کہ مُطلق سچ ہی بالآخر مُطلق شخص ہے، وگرنہ اِس کی ذاتی خصوصیتوں کی حمایت میں اِتنے زنگارنگ پہلوؤں کا ذِکر کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔

اگرچہ اِن کے پاس خُود خُدا کی تمام علامتیں ہیں، خُدا کی طاقتوں کے اِنفرادی حِصّے بجزوں کے کام کرنے کے دائرے محدُود ہیں، اَور اِس لیئے وُہ سارے محدُود ہیں۔ حِصّے کبھی سالم کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اِس لیئے وُہ خُدا کی پوری طاقت کی داد نہیں دے سکتے۔ مادّی قُدرت کے زیرِ اثر، بیوقوف اَور جاہل جاندار ہستیاں، جو کہ محض خُدا کے حِصّے ہیں، خُدا کی ماوَرائی حیثیّت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شری اِیشوپنشد خُدا کی شناخت کو ذہنی قیاس سے قائم کرنے کی ناکارہ کوشش سے خبردار کرتا ہے۔ ہمیں ویدوں جیسے بہتر ذریعے سے ماوَرا کے متعلق سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے، جن میں پہلے ہی ماوَرا کا عِلم موجُود ہے۔

مکمّل سالمیّت کے ہر حِصّے کو کام کرنے کی کُچھ مخصوص طاقت بخشی گئی ہے۔ جب وُہ حِصّہ اپنی مخصوص سرگرمیوں کو بھُول جاتا ہے وُہ مایا، فریب کی گرِفت میں سمجھا جاتا ہے۔ اِسی طرح شری اِیشوپنشد ہمیں

شروع سے ہی خبردار کرتا ہے کہ ہم خُدا کے نامزد کیئے ہُوئے کردار کو نبھانے میں بڑی احتیاط برتیں۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اِنفرادی رُوح کی اپنی کوئی پیش قدمی نہیں ہے، کیونکہ وُہ خُدا کا حِصّہ ہے، اُسے خُدا کی پیش قدمی میں بھی ضرور شامل ہونا ہے۔ جب کوئی اچھی طرح سے اپنی پہل قدمی یا مُستعد فِطرت کو عقلمندی کے ساتھ یہ سمجھتا ہُوا کہ ہر شئے خُدا کی طاقت ہے، اِستعمال کرتا ہے تو وُہ اپنے اصلی شعُور کو پھر سے زِندہ کر سکتا ہے جو مایا، بیرونی طاقت میں شِرکت کی وجہ سے کھو گیا تھا۔

تمام طاقت خُدا سے پائی جاتی ہے، اِس لیئے ہر مخصوص طاقت کو خُدا کی رضا کو پُورا کرنے کے لیئے اِستعمال میں لانا چاہیئے اور کِسی دُوسری طرح نہیں۔ خُدا کو وُہی جان سکتا ہے جس نے اِطاعت کا رویّہ اِختیار کر لیا ہے۔ مُکمّل عِلم کا مطلب خُدا کو ہر پہلوؤں سے جاننا ہے۔ اِس کی طاقتوں کو جاننا ہے اور یہ طاقتیں اس کی رضا سے کیسے کام کرتی ہیں، یہ جاننا ہے۔ یہ مضامین بھگوان نے بھگود گیتا میں مخصوص طور پر بیان کیئے ہُوئے ہیں، جو کہ تمام اُپنشدوں کا نچوڑ ہے۔

# پانچواں منتر

तदेजति तन्नैजति तद् दूरे तद्वन्तिके ।
तदन्तरस्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य बाह्यतः ।।५।।

تَدْ اَیجَتِ تَنْ نَیجَتِ
تَدْ دُورے تَدْوَ اَنتِکے
تَدْ اَنْتَرسْیَ سَرْوَسْیَ
تَدْ اُسَرْوَسْیَاسْیَ بَاحْیَتَہ

تَتْ۔ یہ عظیم الشان خُدا ؛ اَیجَتِ۔ چلتا ہے ؛ تَتْ۔ وُہ ؛ نَ۔ نہیں ، اَیجَتِ۔ چلتا ہے ؛ تَتْ۔ وُہ ؛ دُورے۔ بہت دُور ؛ تَتْ۔ وُہ ، اُ۔ بھی ؛ اَنتِکے۔ بہت نزدیک ؛ تَتْ۔ وُہ ؛ اَنْتَہ۔ کے اندر ؛ اَسْیَ۔ اِس کا ، سَرْوَسْیَ۔ سب کا ؛ تَتْ۔ وُہ ؛ اُ۔ بھی ، سَرْوَسْیَ۔ سب کا ؛ اَسْیَ۔ اِس کا ؛ بَاحْیَتَہ۔ بیرونی

## ترجمہ

عظیم الشان خُدا چلتا ہے اُور نہیں چلتا ہے۔ وُہ بہت دُور

ہے لیکن وہ بہت نزدیک بھی ہے۔ وہ ہر شے میں موجود ہے اور پھر بھی ہر شے کے باہر ہے۔

## مفہوم

عظیم الشان خدا کی ناقابلِ فہم طاقتوں سے عمل میں لائی گئی ماورائی سرگرمیوں کی یہاں تشریح دی گئی ہے۔ خدا کی ناقابلِ فہم طاقتوں کو ثابت کرنے کی غرض سے یہاں متضاد بیان دیئے گئے ہیں۔ وہ چلتا ہے اور وہ نہیں چلتا ہے۔ ایسی تردیدِ خدا کی ناقابلِ فہم طاقت کو ظاہر کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اپنے محدود علم کے ذخیرے کے ساتھ ہم ایسے متضاد بیانات کو جگہ نہیں دے سکتے۔ ہم خدا کا تصور صرف اپنی سمجھ کی محدود طاقتوں سے کر سکتے ہیں۔ مایا واد اسکول کے لاشخصی فلسفی صرف خدا کی غیر شخصی سرگرمیوں کو قبول کرتے ہیں اور اُس کے شخصی پہلو سے انکار کرتے ہیں۔ بھاگوت اسکول، تاہم خدا کی شخصیّت اور لاشخصیّت دونوں کو قبول کرتا ہے۔ بھاگوت اُس کی ناقابلِ فہم طاقتوں کو بھی قبول کرتے ہیں، کیونکہ اُن کے بغیر الفاظ "عظیم الشان خدا" کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

ہمیں اِس پر یقین نہیں کر لینا چاہیئے کہ چونکہ ہم خدا کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے ہیں، اِس لیئے خدا کا کوئی شخصی وجود نہیں ہے۔ شری اِیشو پنیشد اِس بحث کو غلط ثابت کرتا ہے، ہمیں خبردار کرتے ہوئے کہ خدا بہت دُور ہے، لیکن

بہت نزدیک بھی ہے۔ خدا کی قیام گاہ مادّی آسمان سے پرے ہے، اور ہمارے پاس اِس مادّی آسمان کو ناپنے کا بھی کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اگر یہ مادّی آسمان اِتنی دُور تک پھیلا ہُوا ہے، پھِر رُوحانی آسمان کا تو کہنا ہی کیا جو بالکُل اِس سے پرے ہے۔ بھگود گیتا میں اِس کی بھی تصدیق کی گئی ہے کہ رُوحانی آسمان مادّی کائنات سے بہت دُور، بہت دُور واقع ہے۔ (ب گ ۵-۱۵) لیکن باوجود خدا اِتنی دُور رہتے ہُوئے بھی، وُہ ایکدم، ایک سیکنڈ سے بھی کم کے اندر من یا ہوا کی رفتار سے بھی تیز ہمارے سامنے اُتر آتا ہے۔ وُہ اِتنی تیز رفتاری سے بھی چل سکتا ہے کہ اُس سے کوئی بھی آگے نہیں نِکل سکتا یہ پہلے ہی پِچھلے شبد میں بیان کیا جا چُکا ہے۔

پھر بھی جب شخصیت خدائے برتر ہمارے سامنے آتی ہے، ہم اُسے نظرانداز کر دیتے ہیں۔ اَیسی احمقانہ غفلت کی بھگوان بھگود گیتا میں مزمّت کرتے ہیں جہاں بھگوان کہتے ہیں کہ بیوقوف اُسکی ہنسی اُڑاتے ہیں جب وُہ اُسے فانی ہستی سمجھتے ہیں۔ (ب گ ۱۱-۹) وُہ فانی ہستی نہیں ہیں، نہ ہی وُہ ہمارے سامنے اَیسے جسم میں آتے ہیں جو کہ مادّی قدرت کا پیدا شدہ ہے۔ بہت سے نام نہاد عالم ہیں جو حجّت پیش کرتے ہیں کہ خدا معمولی جاندار ہستی کی طرح مادّی جسم میں نیچے اُترتا ہے۔ اِس کی ناقابلِ فہم طاقت کو نہ جانتے ہُوئے اَیسے بیوقوف آدمی اُسے معمولی اِنسان کے برابر لا کھڑا

کرتے ہیں۔

کیونکہ وُہ ناقابلِ فہم طاقتوں سے بھرپور ہے، خُدا ہماری خدمت کو ہر طریقہ سے قبول کر سکتا ہے اَور وُہ اپنی مختلف طاقتوں کو اپنی رضا کے مُطابق بدل سکتا ہے۔ نہ یقین رکھنے والے بحث کرتے ہیں کہ خُدا اپنے آپ کو بالکل مجسّم نہیں کر سکتا، اَور اگر وُہ کرتا ہے تو وُہ مادّی طاقت کی صُورت میں نیچے آتا ہے۔ یہ بحث غلط ثابت ہو جاتی ہے اگر ہم خُدا کی ناقابلِ فہم طاقتوں کو حقائق مان لیتے ہیں تو۔ بیشک اگر خُدا ہمارے سامنے مادّی طاقت کی صُورت میں ظاہر ہوتا ہے تو اُس کے لئے اِس مادّی طاقت کو رُوحانی طاقت میں بدلنا عین ممکن ہے۔ کیونکہ طاقتوں کا سرچشمہ وہی ایک ہے، ان کے سرچشمہ کی مرضی کے مُطابق طاقتو کا استعمال ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر بھگوان اَرچا وِگرح میں ظاہر ہو سکتا ہے یعنی مُورتیوں کی شکل میں جن کو مٹی، پتھر یا لکڑی کا بنایا ہُوا خیال کیا جاتا ہے۔ یہ شکلیں بیشک لکڑی، پتھر یا کسی اَور مادّہ چیز پر کھُدی ہُوئی ہیں، بُت نہیں ہیں جیسے کہ بُت شکن بحث کرتے ہیں۔ اپنی مَوجُودہ نامکمل مادّی وجُود کی حالت میں ہم عظیم الشّان خُدا کو کم نگاہی کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ پھر بھی وُہ عقیدت مند جو اُسے مادّی نگاہ سے دیکھنا چاہتے ہیں، خُدا اُن پر مہربانی کرتا ہے جو نام نہاد مادّی صُورت میں اپنے عقیدت مند کی خدمت کو قبُول کرنے کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ اَیسے بھگت جو بھگتی کے سب سے

نچلے مرحلے پر ہیں بُت کی پوجا کر رہے ہیں۔ دراصل وُہ بھگوان کی پوجا کر رہے ہیں، جو آسان پہنچ کے طریقہ سے اُن کے سامنے ظاہر ہونے کے لیئے راضی ہوگیا ہے۔ نہ ہی یہ "امرچاہ" صورت پجاری کے من کی موج کے مطابق تیار کی گئی ہے۔ اپنی تمام شان و شوکت کے ساتھ اِس کا ابدی وجود ہے۔ اصل میں ایک سنجیدہ عقیدت مند اُسے محسوس کر سکتا ہے مگر کوئی ناستِک نہیں۔

بھگود گیتا میں (ب گ ۱۱-۴) بھگوان اِشارہ کرتے ہیں کہ وُہ اپنے بھگت کو اِس کی اِطاعت کے مطابق اپنا جلوہ دکھاتے ہیں۔ سوائے اُن رُوحوں کے جنہوں نے اپنے آپ کو اُن کے حوالے کر دیا ہے، وُہ خود کو ہر ایک یا ہر کسی کے سامنے ظاہر کرنے کا حق مخصوص رکھتے ہیں۔ اِس طرح وُہ اُس رُوح کی ہمیشہ پہنچ میں ہیں جس نے اپنا آپ اُن کے حوالے کر دیا ہے۔ اور جس رُوح نے اپنے آپ کو اُن کے حوالے نہیں کیا ہے وُہ اُن سے بہت، بہت دُور ہیں اور وُہ اُن تک پہنچ نہیں سکتی ہے۔

اِس تعلق میں سگُنا (خوبیوں کے ساتھ) اور نرگُنا (بغیر خوبیوں کے) الفاظ جو اکثر الہامی کُتب میں آتے ہیں بڑے اہم ہیں سگُنا لفظ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خُدا جب ظاہر ہوتا ہے، مادّی قدرت کے قوانین کا پابند بن جاتا ہے، حالانکہ اُس کے پاس ناقابلِ ادراک خوبیاں ہیں اور وُہ مادّی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کے لیئے مادّی اور رُوحانی طاقتوں میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ وُہ تمام طاقتوں کا

سرچشمہ ہے۔ تمام طاقتوں کے ناظم کی حیثیت سے، وہ کسی وقت بھی اُن کے زیرِ اثر نہیں ہو سکتا، جیسے کہ ہم ہیں۔ مادّی قوت اُس کی ہدایت کے مطابق کام کرتی ہے، اِس لئے وہ اُس قوت کا اِستعمال اپنے مقصد کے لئے، بغیر اُس کی کسی خوبی سے اثر انداز ہوئے، کر سکتا ہے۔ نہ ہی خُدا کسی وقت بھی بغیر صُورت کے ہستی بنتا ہے، بالآخر اُس کی ابدی صُورت ہے، خُدائے قدیم۔ اُس کا لاشخصی پہلو، یا درخشندہ برہمن اُس کی ذاتی کرنوں کی صِرف چمک ہے، جس طرح سُورج کی کرنیں سُوریہ دیو کی چمک ہیں۔

جب صُوفی بچّہ پرہلاد مہاراج اپنے ناستِک باپ کی حاضری میں تھا، اُس کے باپ نے اُسے پُوچھا: "تمہارا خُدا کہاں ہے؟" جب پرہلاد نے جواب دیا کہ خُدا ہر جگہ موجود ہے، باپ نے ناراضگی سے کہا کہ آیا اُس کا خُدا محل کے ستونوں میں سے ایک میں ہے، بچّے نے جواب دیا، ہاں ہے۔ ناستِک نے ایک دم اُس کے سامنے ستونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور بھگوان فوراً نرسِمہا کے رُوپ میں نمودار ہوئے۔ آدھا آدمی اور آدھے شیر کی شکل میں۔ اور ناستِک بادشاہ کو جان سے مار ڈالا۔ خُدا ہر شئے میں موجود ہے اور وہ اپنی مختلف قوتوں سے ہر چیز کی تخلیق کرتا ہے۔ وہ اپنی ناقابلِ فہم طاقتوں سے کسی جگہ بھی اپنے سنجیدہ عقیدت مند پر مہربانی کرنے کے لئے نمودار ہو سکتا ہے۔ نرسِمہا بھگوان ستون

کے اندر سے نمودار ہُوئے، ناستِک بادشاہ کے حُکم سے نہیں، بلکہ اپنے بھگت پرہلاد کی خواہش سے۔ ایک ناستِک بھگوان کو ظاہر ہونے کے لئے حکم نہیں دے سکتا، لیکِن بھگوان اپنے بھگت پر کرم کرنے کے لئے کہیں بھی اَور ہر جگہ ظاہر ہوں گے۔ بھگود گیتا میں اِس طرح بیان ہے (بھ گ ۸-۴) کہ بھگوان بے ایمانوں کو نیچا دِکھانے کے لئے اَور ایماندار وں کی حِفاظت کے لئے ظاہر ہوتے ہیں۔ بے شک بھگوان کے پاس کافی قوتیں اَور کارِندے ہیں جو ناستِکوں کا ناس کر سکتے ہیں لیکِن وُہ اپنے بھگت پر ذاتی کرم کرنے سے خُوش ہوتے ہیں۔ اِس لئے وہ نیچے آتے ہیں۔ حقیقت میں وُہ صِرف اپنے بھگتوں پر کرم کرنے کے لئے نیچے آتے ہیں اَور کِسی دُوسرے مقصد کے لئے نہیں آتے۔

"برہم سمہتا" میں یہ کہا گیا ہے کہ گووِند، قدیم بھگوان، اپنے مُکمّل حِصّے سے ہر شئے کے اندر داخِل ہوجاتے ہیں۔ وُہ کائنات کے اندر، ساتھ ہی کائنات کے ہر ذرّے کے اندر داخِل ہوجاتے ہیں۔ وُہ اپنے "وِ سَا ٹ" رُوپ میں ہر شئے کے باہر ہیں اَور اَنتریامی کے لحاظ سے وُہ ہر شئے کے اندر ہیں۔ اَنتریامی ہوتے ہُوئے وُہ جو کچھ ہورہا ہے سب دیکھتے ہیں۔ اَور وُہ ہمارے اعمال کے نتائج ہمیں کرم پھل کی شکل میں دیتے ہیں ـــ ہم خُود چاہے بھُول جائیں کہ ہم نے اپنی گذشتہ زِندگیوں کیا کچھ کیا

ہے لیکن چونکہ بھگوان ہمارے اعمال کو دیکھتا ہے، ہمارے اعمال کے نتائج ہمیشہ سامنے ہوتے ہیں اور ہمیں اُن کے ردِ عمل سے گذرنا پڑتا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ خدا کے سوائے ظاہر و باطن میں کچھ نہیں۔ اُس کی مختلف قوتوں سے ہر شئے کا ظہور ہے، جیسے کہ گرمی اور روشنی آگ سے نکلتی ہے اور اِس طرح مختلف قوتوں کے درمیان بھی اتحاد (ایکتا) ہے۔ حالانکہ ایکتا ہے خدا اپنی ذاتی صورت میں اب بھی اُن سب سے لطف اندوز ہوتا ہے جو چھوٹے سے چھوٹے حصے والی جاندار ہستیوں کے حواس کو لطف دینے کے قابل ہیں۔

# چھٹا منتر

यस्तु सर्वाणि भूतान्यात्मन्येवानुपश्यति ।
सर्वभूतेषु चात्मानं ततो न विजुगुप्सते ।। ६ ।।

یَس تُ سَروَانِ بھُوتَانی
آتمنی ایوانُپشیتِ
سَروَ۔بھُوتیشُ چاتمانَم
تتو نَ وِجگُپسَتے

یَہ ۔ وُہ جو؛ تُ ۔ لیکن؛ سَروَانِ ۔ سب؛ بھُوتَانِی ۔ جاندار ہستیاں؛ آتمَنِ ۔ عظیم الشان خدا سے متعلق ہیں؛ ایوَ ۔ صِرف؛ اَنُپشیَتِ ۔ طریقے کے ساتھ غور کرتا ہے؛ سَروَبھُوتیشُ ۔ ہر جاندار ہستی میں؛ چَ ۔ اور؛ آتمَانَم ۔ روحِ برتر؛ تَتَہ ۔ اِس کے بعد؛ نَ ۔ نہیں؛ وِجُگُپسَتے ۔ کِسی سے بھی نفرت کرتا ہے

## ترجمہ

وُہ جو ہر شئے کو عظیم الشان خُدا سے تعلّق میں دیکھتا ہے، جو تمام ہستیوں کو اِس کے حِصّے بخرے جان کر دیکھتا ہے، جو عظیم الشان خُدا کو ہر شئے کے اندر دیکھتا ہے، وُہ کِسی شئے سے نفرت نہیں کرتا

ہے، نہ ہی کسی ہستی سے نفرت کرتا ہے۔

## مفہوم

مہابھاگوت کی یہ توصیف ہے عظیم شخصیت جو ہر شئے کو عظیم الشان شخصیت خدا ئے برتر کے تعلّق میں دیکھتی ہے عظیم الشان خدا کی موجودگی کا احساس کرنے کی تین منزلیں ہیں۔ کنِشٹھ اَدْھِکارِی۔ عرفان کی نچلی منزل میں ہے۔ وُہ اپنے مذہبی عقیدے کے مُطابق عبادت کی ایک جگہ میں جاتا ہے۔ جیسے کہ مندر، گرجا یا مسجد اور الہامی فرمان کے مُطابق وہاں عبادت کرتا ہے۔ ایسا عقیدت مند خدا کو عبادت کی جگہ پر حاضر ناظر مانتا ہے، اور کہیں نہیں۔ وُہ تحقیق نہیں کر سکتا کہ عقیدت مندی کی حیثیت میں کون کیسا ہے، نہ ہی وُہ یہ بتا سکتا ہے کہ کس نے عظیم الشان خدا کو پا لیا ہے۔ ایسے عقیدت مند معمول قاعدے کی پیروی کرتے ہیں اور بعض اوقات آپس میں جھگڑتے ہیں، یہ خیال کرتے ہوئے کہ ایک قسم کی عقیدت مندی دُوسری قسم سے اچھی ہے۔ یہ کنِشٹھ اَدْھِکاری دراصل مادّہ پرست عقیدت مند ہوتے ہیں جو کہ محض مادّی حدود کو پار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ وُہ رُوحانی سطح پر پہنچ جائیں۔

جنہوں نے عرفان کی دُوسری منزل کو پا لیا ہے مَدھیَم اَدْھِکارِی کہلاتے ہیں۔ ایسے عقیدت مند چار اصولوں کا مشاہدہ کرتے ہیں، جو ہیں (۱) وُہ سب سے پہلے عظیم الشان خدا کو

دیکھتے ہیں۔ (۲) اُس کے بعد وُہ خُدا کے عقیدت مندوں کو دیکھتے ہیں۔ (۳) وُہ معصُوموں کو دیکھتے ہیں جن کو خُدا کا کوئی علم نہیں ہے (۴) وُہ ناستِکوں کو دیکھتے ہیں جن کا خُدا میں کوئی یقین نہیں ہے اور جو عقیدت مندوں سے نفرت کرتے ہیں۔" مَدھیَم اَدھِکاری "حالات کے مُطابق مختلف طریقوں سے برتاؤ کرتا ہے۔ وُہ خُدا کو محبُوب ہستی جان کر اُس کی پرستش کرتا ہے اور وُہ عقیدت مندوں کو اپنا دوست بناتا ہے۔ وُہ معصُوموں کے دِلوں میں خُدا کا سویا ہُوا پیار جگانے کی کوشش کرتا ہے لیکن ناستِکوں کے پاس نہیں جاتا ہے جو خُدا کے نام کا بھی مذاق اُڑاتے ہیں۔

عِرفان کی تیسری منزل میں اُتّم اَدھِکاری ہے، جو ہر شئے کو عظیم الشّان خُدا کے تعلّق میں دیکھتا ہے۔ اَیسا عقیدت مند ایماندار اور بے ایمان میں فرق نہیں سمجھتا ہے بلکہ ہر ایک کو خُدا کا حِصّہ بخرا سمجھتا ہے۔ وُہ جانتا ہے کہ ایک بڑے پڑھے لکھے براہمن اور گلی کے کُتّے میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ دونوں خُدا کی ذات ہیں، بیشک وہ مادّی قُدرت کے اَوصاف کے مُطابق مختلف جسموں میں ہیں۔ وُہ سمجھتا ہے کہ عظیم الشّان خُدا کے براہمن حِصّہ نے اپنی تھوڑی سی آزادی کا جو کہ خُدا نے اُسے دی تھی، ناجائز فائدہ نہیں اُٹھایا ہے اور اُس حِصّے (ذرّہ) نے جو کُتّا ہے اپنی آزادی کا ناجائز فائدہ اُٹھایا ہے اور اِس لئے قُدرت کے قوانین نے اُسے

جہالت کی شکل میں قید کر کے سزا دی ہے۔ براہمن اور گتے کے اعمال پر غور نہ کرتے ہوئے اُتّمَ آدْھِکَارِی دونوں سے اچھا برتاؤ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایا عالم عقیدت مند مادّی اجسام سے گمراہ نہیں ہوتا ہے بلکہ اُن ہستیوں کے اندر رُوحانی چنگاری سے گرویدہ ہوتا ہے۔

جو ایکتا یا بھائی چارے کے احساس کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُتّمَ آدْھِکَارِی کی نقل کرتے ہیں، لیکن جو جسمانی سطح سے برتاؤ کرتے ہیں وہ دراصل جھوٹے اِلسان نواز ہیں۔ کائناتی بھائی چارے کا نظریہ اُتّمَ آدْھِکَارِی سے سیکھنا چاہیئے، نہ کہ بیوقوف آدمی سے جو نہ ہی انفرادی رُوح کو ٹھیک طرح سے سمجھتا ہے اور نہ ہی عظیم الشان کی رُو ئے برتر کے پھیلاؤ کو جو ہر جگہ موجود ہے۔ چھٹے منتر میں صاف طور پر ذکر ہے کہ ہمیں مشاہدہ کرنا چاہیئے یا دیکھنا چاہیئے۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہمیں پچھلے آچاریہ کی پیروی کرنی چاہیئے، مکمل اُستاد کی۔ اَنُپَشْیَتِ صحیح سنسکرت کا لفظ ہے جو اِس تعلّق میں استعمال کیا گیا ہے۔ پَشْیَت کا مطلب ہے مشاہدہ کرنا۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمیں ننگی آنکھ سے چیزیں دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مادی خامیوں کی وجہ سے ننگی آنکھ کوئی شئے ٹھیک طرح سے نہیں دیکھ سکتی ہے۔ تب تک کوئی ٹھیک طرح سے نہیں دیکھ سکتا جب تک اُس نے

بہتر ذریعہ سے سُنانا ہو، اَور سب سے بڑا ذریعہ ویدک علم ہے، جیسے بھگوان نے خُود فرمایا ہے۔ ویدک سچّائی شاگردانہ جانشینی سے چلی آرہی ہے۔ بھگوان سے برہما کے پاس، برہما سے نارد کے پاس، نارد سے ویاس کے پاس اَور ویاس سے بہت سے شاگردوں کے پاس۔ پہلے پہل چونکہ لوگ پُرانے وقتوں میں بڑے ذہین ہوتے تھے اَور اُن کی یادداشت بہت تیز ہوتی تھی، ویدوں کے پیغام کو قلمبند کرنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ وُہ صرف ایک ہی دفعہ اصلی رُوحانی اُستاد کے مُنہ سے ہدایتیں سُننے سے سمجھ سکتے تھے۔

مَوجُودہ دَور میں اِنکشاف شُدہ اِلہامی کُتُب پر بہت سے تبصرے ہیں لیکن اُن میں سے بہت شریلا ویاس دیو کی جنہوں نے پہلے پہل ویدک علم سِکھایا تھا، شاگردانہ جانشینی کے مُطابق نہیں ہیں۔ شریلا ویاس دیو کی آخری نہایت مُکمّل اَور پُرجلال تصنیف شریمد بھاگوتم ہے، جو کہ ویدانت سُوتر پر مُستند تبصرہ ہے۔ بھگود گیتا بھی ہے، جسے بھگوان نے خُود بولا تھا، اَور ویاس دیو نے قلمبند کیا تھا۔ یہ بہت اہم اِنکشاف شُدہ اِلہامی تصانیف ہیں۔ ہر وُہ تبصرہ جو بھگود گیتا یا شریمد بھاگوتم کے اصُولوں کی تردید کرتا ہے، غیر مُستند ہے۔ اُپنشدوں، ویدانت، ویدوں، بھگود گیتا اَور شریمد بھاگوتم میں پُوری رضامندی ہے،

اَور کِسی کو ویدوں کے متعلق ویاس دیو کی شاگردانہ جانشینی کے سِلسِلہ کے افراد سے بغیر کوئی ہدائینیں لیئے (یا کم از کم اِن سے ہدایتیں لیئے بغیر جو شخصیت خُدا ہے برتر اَور اُس کی مختلِف قوّتوں کو مانتے ہَیں) کوئی نتیجہ اخذ کرنے کی کوشِش نہیں کرنی چاہیئے۔

بھگود گیتا کے مُطابِق (ب گ ۹-۶) صِرف وُہی جو پہلے ہی نجات شُدہ سطح پر ہے اُتّمَ اَدھِکارِی بھگت بن سکتا ہے، اَور ہر جاندار ہستی کو اپنا بھائی سمجھ سکتا ہے۔ سیاستدانوں کو اَیسی نظر نہیں مِل سکتی جو ہمیشہ کِسی مادّی فایدے میں لگے ہُوئے ہَیں۔ جب کوئی اُتّمَ اَدھِکاری کی علامتوں کی نقل کرتا ہے تو وُہ اپنے بَیرونی جِسم کی شُہرت کی غرض سے یا دُنیوی اِنعام کی خاطِر، خِدمت کر سکتا ہے، مگر وُہ رُوحِ پاک کی خِدمت نہیں کرتا ہے۔ اَیسے نقّال کو رُوحانی دُنیا کی کوئی جانکاری نہیں ہو سکتی ہے۔ اُتّمَ اَدھِکاری جاندار ہستی کی پاک رُوح کو دیکھتا ہے اَور اِسی رُو سے اُس کی خِدمت کرتا ہے۔ اِس طرح مادّی پہلو کی خُود بخُود خِدمت ہو جاتی ہے۔

# ساتواں منتر

यस्मिन् सर्वाणि भूतान्यात्मैवाभूद् विजानतः।
तत्र को मोहः कः शोक एकत्वमनुपश्यतः ॥७॥

**یَسْمِنْ سَرْوَانِٹ بْھُوتَانِیْ**
**آتْمَیْوَا بْھُوْدْ وِجَانَتَہ**
**تَتْرَ کَو مَوحَہْ کَہْ شَوکَ**
**اَیکَتْوَمْ اَنُپَشْیَتَہ**

**یَسْمِنْ** ۔ موقع میں ؛ **سَرْوَانِٹ** ۔ سب ؛ **بْھُوتَانِ** ۔ جاندار ہستیاں ؛ **آتمَا** ۔ روحانی چنگاری ؛ **ایو** ۔ صرف ؛ **اَبْھُوتْ** ۔ یوں موجود ہیں ؛ **وِجَانَتَہ** ۔ وہ جو جانتا ہے ؛ **تَتْرَ** ۔ اس میں ؛ **کَہ** ۔ کیا ؛ **مَوحَہ** ۔ فریب ؛ **کَہ** ۔ کیا ؛ **شَوکَہ** ۔ فکر ؛ **اَیکَتْوَم** ۔ وصف میں ایکتا ؛ **اَنُپَشْیَتَہ** ۔ وہ جو ماہر کے ذریعے دیکھے یا وہ جو لگاتار آپ دیکھتا ہے

## ترجمہ

وہ جو ہمیشہ تمام جاندار ہستیوں کو روحانی چنگاریاں، وصف

میں بھگوان کے ساتھ ایک دیکھتا ہے، چیزوں کی صحیح پہچان کرنیوالا بن جاتا ہے۔ اُس کے لئے پھر اندیشہ یا فریب کیا ہو سکتا ہے۔

مفہوم

سِوائے مَدْھْیَمْ اَدْھِکَادِی اَور اُتَّمْ اَدْھِکَارِی کے جن کی بحث اُوپر کی گئی ہے، کوئی بھی صحیح طور پر جاندار ہستی کی رُوحانی حالت کو نہیں سمجھ سکتا۔ جاندار ہستیاں خوبی کے لحاظ سے عظیم الشان خُدا کے ساتھ ایک ہیں، جیسے کہ آگ کی چنگاریاں وصف کے لحاظ سے آگ کی قدرت میں ایک ہیں لیکن چنگاریاں جہاں تک مقدار کا تعلّق ہے، آگ نہیں ہیں، کیونکہ گرمی اَور روشنی کی مقدار جو چنگاریوں میں موجود ہے وُہ آگ کی مقدار کے برابر نہیں ہے۔ مہابھاگوت، بڑا عقیدت مند، ایکتا کو اِس احساس سے دیکھتا ہے کہ وُہ ہر شئے کو عظیم الشان خُدا کی قوّت سمجھتا ہے۔ چونکہ طاقت اَور طاقت ور میں کوئی فرق نہیں ہے، وہاں ایکتا کا احساس ہے۔ حالانکہ گرمی اَور روشنی تجزیاتی نقطۂ نگاہ سے آگ سے مختلف ہیں، پر گرمی اَور روشنی کے بغیر لفظ ”آگ“ کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ لیکن گرمی اَور روشنی اَور آگ مرکّب میں ایک ہی ہیں۔

سنسکرت الفاظ اَیکَتْوَمْ اَنُپَشْیَتَہ اِشارہ کرتے ہیں کہ انکشاف شُدہ اِلہامی تصانیف کے نظریّہ سے ہمیں تمام جاندار

ہستیوں کی وحدت کو دیکھنا چاہیئے۔ عظیم الشان تمام تر کی اِنفرادی چنگاریوں کے پاس تقریباً تمام تر کی اسّی فیصدی جانی پہچانی خوبیاں ہیں۔ لیکن وُہ مقدار کے لحاظ سے عظیم الشان خُدا کے برابر نہیں ہیں۔ یہ خُوبیاں بالکُل ذرا سی مقدار میں مَوجُود ہیں۔ کیونکہ جاندار ہستی عظیم الشان تمام تر کا ذرّہ بھر حِصّہ ہے۔ دُوسری تشبیہ کا اِستعمال کرتے ہُوئے، نمک کی مقدار جو قطرے میں مَوجُود ہے، اِس کا مقابلہ پُورے سمندر میں نمک کی مقدار کے ساتھ کبھی نہیں ہوتا ہے لیکن قطرے میں جو نمک مَوجُود ہے، وصف کے لحاظ سے کیمیاوی مقصد کے لیئے سمندر میں تمام نمک کی مَوجُودگی کے برابر ہے۔ اگر اِنفرادی جاندار ہستی دونوں وصف اَور مقدار کے لحاظ سے عظیم الشان خُدا کے برابر ہوتی تو اُسے مادّی قوّت کے زیرِ اثر ہونے کا سوال ہی پَیدا نہ ہوتا۔ پچھلے منتروں میں یہ بحث پہلے ہی ہو چکی ہے کہ کوئی بھی جاندار ہستی ــــ طاقتور دیوتا بھی عظیم الشان ہستی سے کِسی طرح بھی بازی نہیں لے جا سکتے، اِس لیئے ایکتوم کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جاندار ہستی ہر طرح سے عظیم الشان خُدا کے برابر ہے۔ تاہم یہ اِشارہ کرتا ہے کہ وسیع نظریّہ سے ایک مفاد ہے جیسے خاندان میں سب افراد کا ایک مفاد ہوتا ہے یا قوم میں قومی مفاد ہوتا ہے، حالانکہ وہاں بہت سے مختلف شہری ہوتے ہیں۔ تمام جاندار ہستیاں اُسی عظیم الشان خاندان کے حِصّے

ہیں، اور عظیم الشان ہستی کا مفاد اور حصوں کا مفاد مختلف نہیں ہے۔ ہر ایک جاندار ہستی عظیم الشان ہستی کا بیٹا ہے۔ جیسے بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے (ب گ۔ ۱۴-۴) کائنات کی تمام جاندار مخلوق ــــ پرندے، رینگنے والے کیڑے، چیونٹیاں، آبی جانور، درخت وغیرہ ــ سب ملا کر عظیم الشان خدا کی حواشی طاقت کے مظاہرے ہیں۔ اس لیئے یہ تمام عظیم الشان خدا کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ روحانی زندگی میں مفاد کا ٹکراؤ نہیں ہے۔

روحانی ہستیاں خوشی منانے کے لیئے ہیں۔ قدرت اور آئین کے لحاظ سے، ہر جاندار ہستی عظیم الشان خدا اور ہر حصے بخرے کے سمیت ــ ابدی لطف اندوزی کے لیئے ہیں۔ جاندار ہستیاں جو مادی فانی جسم میں قید ہیں، لگاتار خوشی ڈھونڈ رہی ہیں لیکن وہ غلط سطح سے ڈھونڈ رہی ہیں۔ اس مادی دنیا کے علاوہ، روحانی سطح بھی ہے جہاں کہ عظیم الشان ہستی اپنے بے شمار ساتھیوں کے ساتھ خوشیاں مناتی ہے۔ اس سطح پر مادی اوصاف کے کوئی آثار نہیں ہیں، اور اس لیئے اس سطح کو "نرگن" کہتے ہیں۔ نرگن سطح پر لطف اندوزی کے لیئے کبھی ٹکراؤ نہیں ہے۔ مادی دنیا میں ہمیشہ ہی مختلف انفرادی ہستیوں کے درمیان ٹکراؤ رہتا ہے کیونکہ خوشی کا خاص مرکز کھویا رہتا ہے۔ خوشی کا اصلی مرکز عظیم الشان خدا ہے، جو

کہ پُرجلال اور روحانی سا اس ناچ کا مرکز ہے۔ ہم سب کا مقصد اُسے پانا ہے، اور بغیر کسی ٹکراؤ کے ایک ماورائی مفاد کے ساتھ زندگی میں خوشی حاصل کرنا ہے۔ یہ روحانی مفاد کی اُونچی سطح ہے اور جب بھی کوئی وحدت کی اِس مکمل صورت کا احساس کر لیتا ہے، فریب نظر اور رنج وغم کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

مایا یا فریب نظر سے ناستِک تہذیب پیدا ہوتی ہے اور ایسی تہذیب کا نتیجہ رونا پیٹنا ہوتا ہے۔ ناستِک تہذیب، جیسی کہ موجودہ سیاست دانوں نے پیش کی ہے، ہمیشہ پریشانیوں سے بھری ہوئی ہے، یہ قدرت کا قانون ہے۔ جیسا کہ بھگودگیتا میں بیان ہے (ب۔گ ۷-۱۴) کوئی بھی سوائے اُن کے جنہوں نے اپنا آپ عظیم الشان بھگوان کے کنول چرنوں میں نچھاور کر دیا ہے، قدرت کے سخت قوانین پر سبقت نہیں لے جا سکتا۔ اِس طرح اگر ہم تمام قسم کے وہمات اور پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور تمام مختلف مفاد سے وحدت کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے سارے کام بھگوان کو مدِنظر رکھ کر کرنے چاہئیں۔

ہمارے اعمال کے نتائج بھگوان کے مفاد کی خدمت کے لئے استعمال ہونے چاہئیں، اور نہ کسی دوسرے مقصد کے لئے نہیں۔ صرف بھگوان کے مفاد کی خدمت کرنے سے ہم آتم بھوت مفاد کو سمجھ سکتے ہیں جس کا ذکر یہاں پر ہے۔

آتمہ بھوت مفاد جس کا اِس منتر میں ذکر ہے اور برہمہ بھوت مفاد جس کا بھگود گیتا میں ذکر ہے (ب. گ ۱۸-۵۴) ایک ہی ہیں۔ عظیم الشان آتما یا رُوح بھگوان خُود ہیں، اور ذرہ بھر آتما جاندار ہستی ہے۔ عظیم الشان آتما یا پرماتما اکیلا ہی تمام انفرادی ذرّہ بھر ہستیوں کو برقرار رکھتا ہے، کیونکہ عظیم الشان خُدا اُن کے پیار سے خوشی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ باپ خُود اپنے بچّوں کے ذریعے سے بڑھتا ہے اور وہ اُنہیں خوشی حاصل کرنے کے لیئے برقرار رکھتا ہے۔ اگر بچّے باپ کی مرضی کا کہا ماننے والے ہیں تو خاندان کے کام ایک مفاد کے ساتھ اور خوش گوار ماحول میں اچھی طرح سے چلتے ہیں۔ اسی طرح کی حالت کا ماوَرائی طریقے سے "پر برہمن" عظیم الشان رُوح کے مُطلق خاندان میں اِنتظام کیا جاتا ہے۔

"پر برہمن" ویسا ہی شخص ہے جیسے کہ انفرادی ہستیاں۔ نہ ہی خُدا، نہ ہی جاندار ہستیاں غیر شخصی ہیں۔ ایسی ماوَرائی شخصیتّیں ماوَرائی آنند، علم اور اَبدی زندگی سے بھرپور ہوتی ہیں۔ رُوحانیتّ کی یہ صحیح کیفیت ہے، اور جب بھی کوئی اِس ماوَرائی کیفیت سے پوری طرح آگاہ ہو جاتا ہے، وہ ایک دم شری کرشن، عظیم الشان ہستی کے کنول چرنوں میں اپنا آپ نچھاور کر دیتا ہے، لیکن ایسا مہاتما، عظیم رُوح، کبھی کبھی دکھائی

دیتی ہے، کیونکہ ایسا ماوَرائی عِرفان بہت بہت جنموں کے بعد حاصِل ہوتا ہے۔ (ب گ۔ ۱۹-۷) ایک دفعہ پا لیا جاتا ہے تو پھر مادّی وجُود کی، یا جنم اَور مَوت کی کوئی پریشانی، خستہ حالی یا مُصِیبت جِن کا تجربہ ہمیں مَوجُودہ زندگی میں ہوتا ہے، نہیں رہتی ہے۔ شری اِیشو پنِشد کے اِس منتر سے ہمیں یہ جانکاری مِلتی ہے۔

# آٹھواں منتر

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरꣳ शुद्धमपापविद्धम् ।
कविर् मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्
याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥८॥

سَ پَرْیگاچْ چھُکْرَمْ اَکایَمْ اَوْرَنْمْ
اَسْناوِرَمْ شُدّْھَمْ اَپاپ۔ وِدْھَمْ
کَوِرْ مَنیشِی پَرِبْھُوہ سْوَیَمْبْھُوْرْ
یاتھاتَتْھْیَتو، رْتھانْ وْیَدَھاچْ چھا
شْوَتیبْھْیَہ سَمابْھْیَہ

سَہ — وُہ شخص؛ پَرْیگاتْ — دراصل ضرور جاننا چاہیئے؛ شُکْرَمْ — تمام طاقتور؛ اَکایَمْ — بغیر جسم کے؛ اَوْرَنْمْ بغیر چوٹ پہنچ کے؛ اَسْناوِرَمْ — بغیر نسوں کے؛ شُدّْھَمْ — جراثیم کش؛ اَپاپ۔ وِدْھَمْ — پاکیزہ؛ کَوِہ — سب کچھ جاننے والا؛ مَنیشِی — فلسفی؛ پَرِبْھُوہ — سب سے بڑا؛ سْوَیَمْبْھُوہ — خود کفیل؛ یاتھاتَتْھْیَتَہ — جستجو میں؛

**اَنْتھانْ**۔ خواہش کے قابِل؛ **وِیدیٔ ھاتْ**۔ اِنعامات؛ **شَاشْوَتیبْھْیَہ**۔ بہت ہی پُرانا؛ **سَمابْھْیَہ**۔ وقت

## ترجمہ

ایسا شخص واقعی عظیم اُلرمیین کو ضرور جانتا ہے، جو بغیر جسم کے، سب کچھ جاننے والا، ملامت کی پہنچ سے باہر، بغیر نسوں کے، پاک اور بے آلودہ، خود کفیل فلسفی ہے جو ہر کسی کی خواہش کو بہت ہی پُرانے وقتوں سے پورا کر رہا ہے۔

## مفہوم

مُطلق شخصیّت خُدائے برتر کی ماورائی اور ابدی صُورت کا یہ بیان اِشارہ کرتا ہے کہ عظیم الشّان خُدا بغیر صُورت کے نہیں ہے۔ اِس کی اپنی ماورائی صُورت ہے جو اِن دُنیاوی شکلوں سے بالکل نہیں مِلتی ہے۔ اِس دُنیا میں جاندار ہستیوں کی صُورتوں نے مادّی قُدرت کی شکل اِختیار کر لی ہے، اور وہ کِسی بھی مادّی مشین کی طرح کام کرتی ہیں۔ مادّی جسم کا ڈھانچہ نسوں وغیرہ کے ساتھ ضرور مشینی بناوٹ کا سا ہے لیکن عظیم الشّان خُدا کے ماورائی جسم میں نسوں کی طرح کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ یہاں پر صاف بیان کیا گیا ہے کہ وہ بغیر جسم کے ہے، جس کا مطلب ہے کہ اُس کی رُوح اور جسم کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، نہ ہی وہ قُدرت کے قانُون کے مُطابق جسم کو قبول کرتا ہے، جیسے ہم کرتے ہیں۔

جسمانی زندگی کے مادّی تصوّر میں رُوح کثیف جسم اُور لطیف من سے مُختلف ہے۔ تاہم عظیم الشّان خُدا اُیسے ناکہ بندی کے اِنتظام سے الگ ہے۔ اُس کے جسم اُور من میں کوئی فرق نہیں ہے، وُہ مُکمّل تمام تر ہے اُور اُس کا من، جسم اُور وُہ خُود سب ایک ہی ہیں۔ برہم سمہتا میں عظیم الشّان خُدا کی اِسی طرح تشریح ہے۔ وُہ ست چت۔ آننْدَ وِگْرَحَ بیان کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے وُہ ماوَرائی وجوُد، علم اُور آنند کی پُوری طرح نمائندگی کرتی اَبدی صُورت ہے۔ ویدِک تصانیف صاف طَور پر بیان کرتی ہیں کہ اُس کا جسم بالکل مُختلف قسم کا ہے۔ اِس طرح وُہ بعض دفعہ بغیر شکل کے بیان کیا جاتا ہے۔ اِس بغیر شکل کا مطلب ہے کہ اُس کی ہمارے جیسی شکل نہیں ہے اُور وُہ اُس شکل کے بغیر ہے جس کا ہم احساس کر سکتے ہیں۔ برہم سمہتا میں آگے چل کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ بھگوان اپنے جسم کے کسی بھی ایک حصّے سے کُچھ بھی اُور سب کُچھ کر سکتے ہیں۔ اُس میں یہ کہا گیا ہے کہ وُہ اپنے جسم کے ہر ایک یا کسی بھی حصّے سے، دُوسرے حواس کا کام کر سکتے ہیں۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ بھگوان اپنے ہاتھوں سے چل سکتا ہے، اپنی ٹانگوں سے چیزیں قبُول کر سکتا ہے، اپنے ہاتھ پاؤں سے دیکھ سکتا ہے، اپنی آنکھوں سے کھا سکتا ہے، وغیرہ۔ شرُتی منتروں

ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چونکہ بھگوان کے ہمارے جیسے ہاتھ اور ٹانگیں نہیں ہیں، اُس کے ہاتھ اور ٹانگیں مختلف قسم کے ہیں، جن سے وہ سب کچھ قبول کرتا ہے جو ہم اُس کو پیش کرتے ہیں اور ہر ایک سے تیز دوڑ سکتا ہے۔ اِس آٹھویں منتر میں "شُکْرَمْ" (تمام طاقتور) جیسے الفاظ کے استعمال کے ذریعے سے اِن باتوں کی تصدیق کی گئی ہے۔

بھگوان کی عبادت لائق صورت بھی (آرْچاوِگْرَحْ) جس کو اُن با اختیار آچاریوں نے مندروں میں مسند نشین کیا جنہوں نے ساتویں منتر کے مطابق بھگوان کو پالیا ہے، بھگوان کی اصلی صورت سے مختلف نہیں ہے۔ بھگوان کی اصلی شکل شری کرشن کی ہے، اور شری کرشن اپنے آپ کو بے شمار صورتوں میں جیسے بلدیو، رام، نرسمہا، وراہا، وغیرہ پھیلاتے ہیں۔ یہ تمام صورتیں ایک ہی اور وہی شخصیتِ خدائے برتر ہیں۔

اسی طرح، آرْچاوِگْرَحْ، جس کی مندروں میں عبادت ہوتی ہے، بھگوان کی پھیلی ہوئی صورت ہے۔ آرْچاوِگْرَحْ کی عبادت کرنے سے کوئی ایک دم بھگوان تک پہنچ سکتا ہے جو اپنی تمام طاقت وری سے بھگت کی خدمت کو قبول کرتا ہے۔ بھگوان کا آرْچاوِگْرَحْ آچاریوں (مقدس اُستادوں) کی التجا پر نازل ہونا اور بھگوان کی تمام طاقت وری کی وجہ سے بالکل بھگوان کے اصلی طریقے سے کام کرتا ہے۔ بیوقوف لوگ جنہیں

شری ایشو پنشد یا کسی اور شرُتی منتروں کا علم نہیں ہے، اسا چا وِگرح کو جس کی پاک عقیدت مند عبادت کرتے ہیں، مادّی عناصر کا بنا ہوا خیال کرتے ہیں۔ بیوقوف لوگوں یا "گنشٹ ادھکاریوں" کی کم نگاہی سے یہ صورت مادّی دکھائی دے سکتی ہے لیکن ایسے لوگ نہیں جانتے ہیں کہ بھگوان تمام طاقتور اور سب کچھ جاننے والا ہوتے ہوئے مادّہ کو رُوح میں بدل سکتا ہے اور رُوح کو مادّہ میں، جس طرح وہ چاہتا ہے۔

بھگود گیتا میں (ب گ ۹-۱۱، ۱۲) بھگوان کم علم لوگوں کی گری ہوئی حالت پر افسوس کرتا ہے جو کہ بھگوان کے جسم کو اس لئے مادّہ سمجھتے ہیں کیونکہ بھگوان انسان کی طرح اس دُنیا میں اُترتا ہے۔ ایسے تھوڑی جانکاری رکھنے والے لوگ بھگوان کی تمام طاقتوں کو نہیں جانتے ہیں۔ اس طرح بھگوان ذہنی قیاس دانوں پر اپنا آپ پوری طرح ظاہر نہیں کرتا ہے۔ اپنی شردّھا کے تناسب سے کوئی اُس کی داد دے سکتا ہے۔ اپنے رشتے کو بھگوان سے بالکُل بھول جانے کی وجہ سے جاندار ہستیوں کی گری ہوئی حالت ہے۔

اس منتر اور ویدوں کے بہت سے دُوسرے منتروں میں یہ بڑے صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بھگوان بہت بہت پرانے وقتوں سے جاندار ہستیوں کو چیزیں مہیا کر رہے ہیں۔

جاندار ہستی کسی چیز کی خواہش کرتی ہے تو بھگوان اُس کی خواہش کو اُس کی لیاقت کے تناسب میں پورا کرتے ہیں۔ اگر آدمی ہائی کورٹ کا جج بننا چاہتا ہے تو اُسے صرف ضروری لیاقت ہی نہیں حاصل کرنی چاہیئے بلکہ اُسے اُس ماہر کی منظوری بھی حاصل کرنی چاہیئے جو ہائی کورٹ جج کا عہدہ عطا کر سکتا ہو۔ کسی کے لیئے عہدہ پانے کے لیئے صرف لیاقت ہی اپنے آپ میں کافی نہیں ہے۔ کسی برتر ماہر سے وُہ عہدہ بھی ملنا چاہیئے۔ اسی طرح بھگوان جاندار ہستیوں کو خوشیاں اُن کی لیاقت کے تناسب میں عطا کرتا ہے۔ دُوسرے لفظوں میں وُہ کرموں کے قانون کے مطابق عطا کی جاتی ہیں کسی کو انعام حاصل کرنے کے قابل بنانے کے لیئے خود لیاقت ہی کافی نہیں ہے، خُدا کے رحم کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

عام طور پر جاندار ہستی نہیں جانتی ہے کہ بھگوان سے کیا مانگے اور نہ ہی جانتی ہے کہ کون سا عہدہ مانگے۔ جب جاندار ہستی اپنی آئینی حیثیت کو جان جاتی ہے، تاہم وُہ خُدا کی ماوراٸی صحبت میں قبول کیئے جانے کو کہتی ہے تا کہ وُہ اُس کی ماوراٸی پیار بھری خدمت کر سکے۔ بد قسمتی سے جاندار ہستیاں مادی قدرت کے زیر اثر بہت سی دُوسری چیزیں مانگتی ہیں اور اُن کی ذہنیت بھگود گیتا میں (ب۔گ ۱۶-۷۰) تقسیم شدہ یا اُلٹی عقل بیان کی گئی ہے۔ رُوحانی ذہانت ایک جیسی ہے لیکن دُنیوی ذہانت کئی

طرح کی ہے۔ شریمد بھاگوتم میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بیرونی طاقت کی عارضی خوبصورتی پر فریفتہ ہیں، زندگی کے اصلی مقصد کو بھول چکے ہیں، جو کہ خدائے برتر کی اور واپس جانا ہے۔ اُس کو بھولتے ہوئے ہم چیزوں کو کئی طرح کی تجاویز اور پروگراموں سے ترتیب دینے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن جو پہلے ہی چبایا جا چکا ہے یہ اُس کو چبانے کی مانند ہے۔ پھر بھی خدا اتنا مہربان ہے کہ وہ بھولی ہوئی جاندار ہستی کو بغیر کسی مداخلت کے اسی طرح سے چلتے جانے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر جاندار ہستی جہنم میں جانا چاہتی ہے تو خدا بغیر مداخلت کے اُسے اس کی اجازت دیتا ہے، اور اگر وہ گھر واپس —— خدائے برتر کی طرف واپس —— جانا چاہتی ہے تو خدا اُس کی مدد کرتا ہے۔

خدا کو یہاں پر بِبھُوہ بیان کیا گیا ہے، سب سے بڑا۔ کوئی بھی اُس سے بڑا یا اُس کے برابر نہیں ہے۔ دوسری زندہ ہستیاں یہاں بھکاری بیان کیے گئے ہیں، جو خدا سے چیزیں مانگتے ہیں۔ خدا زندہ ہستیوں کو وہ چیزیں مہیا کرتا ہے جن کی وہ خواہش کرتی ہیں۔ اگر ہستیاں طاقت میں خدا کے برابر ہوتیں، یا وہ اگر تمام طاقتور یا سب کچھ جاننے والی ہوتیں تو اُن کا خدا سے مانگنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا، اس نام نہاد نجات کو بھی مانگنے کا سوال پیدا نہ ہوتا۔ اصلی نجات کا

مطلب ہے خدائے برتر کے پاس واپس آنا۔ نجات جس کا لاشخص نے تصوّر کیا ہے خرافات ہے، اور تسکینِ حواس کے لئے مانگنا ہمیشہ جاری رہے گا، جب تک کہ بھکاری اپنے روحانی حواس کو نہیں پا لیتا ہے اور اپنی آئینی حیثیت کا احساس نہیں کر پاتا ہے۔

صرف عظیم الشان خدا ہی خود کفیل ہے۔ جب بھگوان کرشن پانچ ہزار سال پہلے دھرتی پر نمودار ہوئے تو انہوں نے اپنے مختلف مشاغل کے ذریعہ شخصیتِ خدائے برتر کا اپنا پورا مظاہرہ کیا۔ آپ نے بچپن میں انہوں نے بہت طاقتور راکھشسوں کو جان سے مارا اور اُن کا ایسی طاقت کو کسی غیر متعلق کوشش کے ذریعے سے حاصل کرنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ انہوں نے گووردھن پہاڑی کو وزن اٹھانے کی مشق کے بغیر ہی اٹھا لیا تھا۔ انہوں نے بغیر کسی سماجی پابندی کے اور بغیر کسی ملامت کے گوپیوں کے ساتھ رقص کیا۔ حالانکہ گوپیوں نے انہیں عاشقانہ احساسات سے پہنچی کی، گوپیوں اور بھگوان کرشن کے درمیان جو رشتہ تھا، چیتنیہ مہا پربھو نے بھی اُس کو پوجا ہے، جو کہ بڑے ستیا سی اور نظم و ضبط کے سخت پابند تھے۔ شری ایشو پنشد بھگوان کو شُدّھم (جراثیم کش) اور اَپاپ وِدّھم (پاکیزہ) پاکیزہ اور آلودگی سے پاک بھی بیان کرتا ہے۔ وہ اِس لحاظ سے جراثیم کش ہے کہ ناپاک شئے بھی صرف اُسے چھونے سے پاک بن سکتی

ہے۔ لفظ " پاکنزہ " اُس کی صحبت کی طاقت سے متعلق ہے جیسا کہ بھگود گیتا (ب گ ۱۳۱ ۔ ۳۰ ۔ ۹) میں ذکر کیا گیا ہے۔ شروع شروع میں بھگت چاہے سدُ آچار بد سلوک دکھائی دے لیکن اُسے پاک قبول کر لینا چاہئیے، کیونکہ وُہ صحیح راہ پر ہے۔ یہ خُدا کی صحبت کی پاکیزہ فطرت کی وجہ سے ہے۔ خُدا اَپاپ وِدّھم بھی ہے، کیونکہ گناہ اُسے نہیں چھُو سکتا۔ اگر وُہ اِس طریقہ سے بھی عمل کرتا ہے جو گناہ سے بھرا دکھائی دیتا ہے، ایسے اعمال سب اچھے ہیں کیونکہ اُس کا گناہ سے اثر انداز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ تمام حالات میں وُہ شُدّھم ہے، نہایت پاکیزہ ہے۔ اُس کا اکثر سُورج سے بھی مقابلہ کیا جاتا ہے۔ دھرتی کے اُوپر کئی گندی جگہوں سے سُورج نمی کو کھینچ لیتا ہے، پھر بھی وُہ پاک رہتا ہے۔ دراصل یہ مکرُوہ اشیاء کو اپنی جراثیم کش طاقتوں سے پاکیزہ بنا دیتا ہے۔ اگر سُورج جو کہ مادّی شئے ہے اتنا طاقت ور ہے، تو پھر ہم تمام طاقتور خُدا کی پاکیزگی اور طاقت کا تصوّر مشکل سے ہی کر سکتے ہیں۔

# نواں منتر

अन्धं तमः प्रविशन्ति येऽविद्यामुपासते।
ततो भूय इव ते तमो य उ विद्यायाꣳ रताः॥९॥

اَنْدْھَمْ تَمَہ پْرَوِشَنْتِ
یے، وِدْیَامْ اُپَاسَتے
تَتو بْھُویَ اِوَتے تَمو
یَ اُوِدْیَایَامْ رَتَاہ

اَنْدْھَمْ۔ مجموعی جہالت؛ تَمَہ۔ اندھیرا؛ پْرَوِشَنْتِ۔ اندر داخل ہونا؛ یے۔ وُہ جو؛ اَوِدْیَامْ۔ غفلت؛ اُپَاسَتے۔ عبادت؛ تَتَہ۔ اُس سے؛ بْھُویَہ۔ ابھی اُور؛ اِوَ۔ مانند؛ تے۔ وُہ؛ تَمَہ۔ اندھیرا؛ یے۔ وُہ جو؛ اُ۔ بھی؛ وِدْیَایَامْ۔ علم کی تہذیب میں؛ رَتَاہ۔ مصرُوف

ترجمہ

جو غفلت کی ترقّی میں مصرُوف ہیں وُہ جہالت کے سب سے

اندھیرے خطے میں داخل ہوں گے۔ وُہ اُن سے بھی بڑے ہیں، جو نام نہاد علم کی ترقی میں مصروف ہیں۔

مفہوم

یہ منتر وِدّیا اور اَوِدّیا کا تقابلی مُطالعہ پیش کرتا ہے۔ تمہ اَوِدّیا یا جہالت بِلاشک خطرناک ہے مگر وِدّیا یا عِلم جب غلط یا گمراہ ہو تو اُس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ شری ایشو پنشد کا یہ منتر کسی اَور وقت کی بجائے، آج کے وقت میں زیادہ موزوں دکھائی دیتا ہے۔ موجودہ تہذیب نے عوامی تعلیم کے میدان میں کافی زیادہ ترقی کی ہے لیکن نتیجہ یہ ہُوا کہ زِندگی کے نہایت اہم حِصّے، رُوحانی پہلو کو نظر انداز کر کے مادّی ترقی پر زور ڈالنے کی وجہ سے لوگ پہلے سے بھی زیادہ دُکھی ہو گئے ہیں۔

جہاں تک وِدّیا کا تعلّق ہے، پہلے منتر نے بڑی صاف تشریح کی ہے کہ عظیم اُلشان خدا ہر شے کا مالک ہے اور اِس حقیقت کو بھُولنا جہالت کہلاتا ہے۔ جِتنا اِنسان زِندگی کی اِس حقیقت کو بھُولتا ہے اُتنا ہی وُہ اندھیرے میں ہوتا ہے۔ اِس رائے سے ناستِک تہذِیب جس کا نام نہاد تعلیمی ترقی کی طرف رُخ ہے اُس تہذیب سے زیادہ خطرناک ہے، جس میں عوام مادّی طور پر کم ترقی یافتہ ہیں۔

مختلف جماعتوں کے آدمیوں میں سے کرمی، گیانی اور یوگی۔

کرمی وہ ہیں جو تسکینِ حواس کے مشاغل میں مصروف ہیں۔ صنعتی نظام، معاشرتی ترقی، ایثار، بے غرضی، سیاسی سرگرمی وغیرہ کے جھنڈے کے نیچے تقریباً ۹۹.۹ فیصدی موجودہ تہذیب کے لوگ تسکینِ حواس کے مشاغل میں مصروف ہیں۔ حتیٰ کہ یہ تمام سرگرمیاں، تقریباً حواس کی تسکین پر منحصر ہیں اور اس قسم کے خدائی شعور کو جو کہ پہلے منتر میں بیان کیا گیا ہے، نظر انداز کرتی ہیں۔

بھگود گیتا کی زبان میں (ب گ ۷-۱۵) جو لوگ مجموعی حواس کی تسکین میں مصروف ہیں، مُوڈھَہ، گدھے ہیں۔ گدھا بیوقوفی کی نشانی ہے۔ جو محض تسکینِ حواس کی بے فائدہ جستجو میں مصروف ہیں، شری ایشو پنشد کے مطابق اَوِدیا کی عبادت کر رہے ہیں۔ جو تعلیمی ترقی کے نام پر اس قسم کی تہذیب میں مدد کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں، دراصل اِن سے زیادہ نقصان پہنچا رہے ہیں جو مجموعی تسکینِ حواس کی سطح پر ہیں۔ ناستک لوگوں کے ذریعہ علم کی ترقی اتنی ہی خطرناک ہے جتنا کہ بڑے سانپ کے پھن پر بیش قیمت موتی۔ بیش قیمت موتی سے سجا ہوا کوبرا بغیر سجے ہوئے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ "ہری بھگتی سُدھودیہ" میں ناستک لوگوں کے ذریعے تعلیمی ترقی کا مقابلہ مُردہ جسم پر سجاوٹوں سے کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں، جیسے دوسرے بہت سے ملکوں میں کچھ لوگ ماتم کرتے ہوئے رشتہ داروں کی خوشی کے

لیئے سجائے ہوئے مُردہ جسم کے ساتھ جلوس کی راہبری کرنے کی رسم کو مانتے ہیں۔ اِسی سمجھ سے موجودہ تہذیب سرگرمیوں کی پارہ دوزی ہے جس کا مطلب مادّی وجود کی لگاتار مصیبتوں پر پردہ ڈالنا ہے۔ ایسی سرگرمیوں کا مقصد تسکینِ حواس ہے، لیکن حواس کے اوپر من ہے، اور من کے اوپر عقل، اور عقل کے اوپر یہاں روح ہے۔ اِس طرح اصلی تعلیم کا مقصد "خود شناسی" ہونا چاہیئے، روح کی روحانی قدروں کا احساس۔ کوئی بھی تعلیم جو ایسا احساس نہیں کراتی ہے، ضروری اوِدیا یا غفلت سمجھی جانی چاہیئے۔ غفلت کی ایسی تربیت سے آدمی جہالت کے سب سے اندھیرے خطے میں گرتا ہے۔

ویدوں کے متعلق غلط دُنیوی تعلیم دان یہ جانے جاتے ہیں:۔(۱) وید۔واد۔رات، (۲) مایاپہرت۔جنان، (۳) آسُرَم۔ بھاوم۔ آشرت اور (۴) نراد ھم۔ جو وید۔ واد۔ رات ہوتے ہیں، وہ اپنے آپ کو ویدک ادب میں بڑا پڑھا لکھا ظاہر کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے وہ ویدوں کے مقصد سے بالکل منحرف ہوتے ہیں۔ بھگود گیتا میں (ب گ۔ ۲۰ سے ۱۸-۱۵) یہ کہا گیا ہے کہ ویدوں کا مقصد شخصیتِ خدائے برتر جاننا ہے لیکن یہ وید۔ واد۔ رات آدمی شخصیتِ خدائے برتر کو جاننے کے لیئے بالکل دلچسپی نہیں رکھتے

ہیں۔ اُلٹا وہ ایسے پھل دار نتائج سے گرویدہ ہو جاتے ہیں، جیسے جنّت کو حاصل کرنا وغیرہ۔

جیسا کہ پہلے منتر میں بتایا گیا ہے کہ ہمیں جاننا چاہیئے کہ شخصیت خدائے برتر ہر چیز کا مالک ہے اور ہمیں اپنے ملے ہوئے حصّے کی ضروریاتِ زندگی سے تسلّی ہونی چاہیئے۔ تمام ویدک ادب کا مقصد اِس خدائی شعور کو بھولی ہوئی جاندار ہستی میں جگانا ہے، اور اِسی مقصد کو کئی طریقوں سے دُنیا کی مختلف الہامی کتابوں میں بیوقوف انسانیت کی سمجھ کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اِس طرح تمام مذاہب کا آخری مقصد اِنسان کو واپس خدائے برتر کی طرف لے جاتا ہے۔

لیکن وَید - وَاد - رَات لوگ ویدوں کے مفہوم کو سمجھنے کی بجائے ایسے چھوٹے شماروں کو جیسے کہ تسکینِ حواس کے لئے آسمانی خوشیوں کو حاصل کرنا، وہ خواہشِ نفس جو سب سے پہلے ان کے مادّی بندھن کی وجہ ہے، یقینی لے لیتے ہیں کہ ویدوں کا آخری مقصد یہی ہے۔ ایسے لوگ ویدک ادب کی غلط تشریح کر کے دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ پورانوں کی بھی ملامت کرتے ہیں، جو ویدوں کی عام آدمیوں کے لئے مستند وضاحت ہیں۔ وَید - وَاد - رَت آچاریوں (عظیم اُستادوں) کی معتبری کو نظر انداز کر کے، ویدوں کی اپنی وضاحت دیتے ہیں۔ وہ خود میں سے ہی کسی مشکوک شخص کو کھڑا کر کے اُسے ویدک علم

کا مشہور شارح پیش کرنے کی نمائش کرتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کی اس منتر میں بڑے موزوں سنسکرت لفظ وِدیا۔ رَت میں خاص طور پر ملامت کی گئی ہے۔ وِدیا کا مطلب ہے۔ وید کیونکہ وید علم کا سرچشمہ ہے، اور رَت کا مطلب ہے مصروف۔ اس طرح وِدیا۔ رَت کا مطلب ہے "ویدوں کے مطالعہ میں مصروفیت"۔ یہاں پر نام نہاد وِدیا۔ رَت کی ملامت کی گئی ہے کیونکہ آچاریوں کی نافرمانی کرنے سے وہ ویدوں کے حقیقی مقصد کو نہیں جان پاتے ہیں۔ ایسے وید۔ واد۔ رَت ویدوں کے ہر لفظ میں اپنے مقصد کے مطابق معنے ڈھونڈنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ وہ نہیں جانتے ہیں کہ ویدک ادب معمولی کتابوں کا مجموعہ نہیں ہے اور شاگردانہ جانشینی کے سلسلہ کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا۔

ویدوں کے ماورائی پیغام کو سمجھنے کے لیے ہمیں اصلی روحانی اسناد تک پہنچنا چاہیئے۔ یہ کٹھ اُپنشد کی ہدایت ہے۔ تاہم اِن وید۔ واد۔ رَت لوگوں کو اپنے آچاریہ ہیں جو ماورائی جانشینی کے سلسلہ میں نہیں ہے۔ اس طرح یہ ویدک ادب کی غلط وضاحت کر کے جہالت کے سب سے اندھیرے خطے میں ترقی کرتے ہیں۔ وہ اُنسے بھی زیادہ جہالت میں گرتے ہیں، جن کو ویدوں کا کوئی علم نہیں ہے۔ مایاپچت۔ جنّان۔ جماعت والے لوگ، خودساختہ

"خدا" ہیں۔ ایسے آدمی سوچتے ہیں کہ وہ خود ہی خدا ہیں، اور کسی خدا کی عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ایک معمولی آدمی کی، اگر وہ امیر ہوتا ہے، عبادت کرنے کو متفق ہو جائیں گے، مگر وہ کبھی بھی شخصیت خدا سے برتر کی عبادت نہیں کریں گے۔ ایسے آدمی اپنی بیوقوفی کو پہچاننے کے ناقابل ہوتے ہوئے، کبھی نہیں سوچتے کہ خدا کو فریب دیکر کیسے پھنسایا جا سکتا ہے۔ اگر خدا فریب سے کبھی پھنس جاتا تو فریب خدا سے زیادہ طاقتور ہوتا۔ ایسے آدمی کہتے ہیں کہ خدا تمام طاقتور ہے لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ وہ اگر تمام طاقتور ہے تو اُس کا فریب سے شکست کھانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ یہ خود ساختہ خدا اِن تمام سوالوں کا جواب بڑے صاف طور پر نہیں دے سکتے، خود خدا بن جانے سے محض اِن کو تسلی ہو جاتی ہے۔

# دسواں منتر

अन्यदेवाहुर्विद्ययान्यदाहुरविद्यया ।
इति शुश्रुम धीराणां ये नस्तद् विचचक्षिरे ।। १० ।।

اَنْیَنْ اَیو اٰحُرْ وِدْیَیَا
اِنْیَنْ آحُرْ اوِدْیَیَا
اِتِ شُشْرُمَ دْھیرانَامْ
یے نَسْ تَتْ وِچَچَکْشِرے

اَنْیَتْ۔مُختلف؛ اَیو۔یقیناً؛ آحُہُ۔کہا؛ وِدْیَیَا۔علم کی تربیت سے؛ اَنْیَتْ۔مُختلف؛ آحُہُ۔کہا؛ اَوِدْیَیَا۔غفلت کی تربیت سے؛ اِتِ۔اِس طرح؛ شُشْرُمَ۔میں نے سُنا؛ دْھِیرانَامْ۔متین آدمی سے؛ یے۔کون، نَہ۔ہم کو، تَتْ۔وُہ؛ وِچَچَکْشِرے۔تشریح کی گئی

## ترجمہ

داناؤں نے واضح کیا ہے کہ علم کی تربیت سے ایک نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے اور غفلت کی تربیت سے مُختلف نتیجہ حاصل ہوتا ہے۔

# مفہوم

جیسا کہ بھگود گیتا کے تیرھویں باب میں (ب ک ۲ ۱تا ۸-۱۳) نصیحت کی گئی ہے، اِنسان کو مندرجہ ذیل طریقے سے علم کی تربیت حاصل کرنی چاہیئے :-

(۱) اِنسان کو خود مکمل شریف آدمی بننا چاہیئے، اور دوسروں کی مناسب عزت کرنا سیکھنا چاہیئے۔

(۲) اِنسان کو محض نام اور شہرت کے لیئے اپنے آپ کو دین دار ظاہر نہیں کرنا چاہیئے۔

(۳) کسی کو اپنے جسم کے کردار سے، اپنے من کے وچاروں سے یا اپنے الفاظ سے دوسروں کے لیئے پریشانی کا باعث نہیں بننا چاہیئے۔

(۴) اِنسان کو دوسروں کی اشتعال انگیزی سے بھی برداشت سیکھنی چاہیئے۔

(۵) اِنسان کو دوسروں کے ساتھ برتاؤ میں دورُخی چال سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۶) اِنسان کو صحیح روحانی اُستاد کی کھوج کرنی چاہیئے جو اُسے آہستہ آہستہ روحانی معرفت کی منزل کی طرف لے جائے، اور اُسے اپنا آپ روحانی اُستاد کے حوالے کر دینا چاہیئے، اُس کی خدمت کرنی چاہیئے اور اُسے مناسب سوال پوچھنے چاہیئیں۔

(۷) عرفانِ خودی کی سطح پر پہنچنے کے لیئے اِنسان کو الہامی کتابوں کے باضابطہ اصولوں کو سمجھنا چاہیئے۔

(۸) اِنسان کو الہامی کِتابوں کے عقیدوں میں ثابت قدم ہونا چاہیئے۔

(۹) اِنسان کو اُن اعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے جو اُس کی عرفانِ خودی کی راہ میں رکاوٹ بنیں۔

(۱۰) اِنسان کو اپنے جِسم کو برقرار رکھنے کی ضروریات سے زیادہ قبول نہیں کرنا چاہیئے۔

(۱۱) اِنسان کو اپنے آپ کو جھوٹا ہی، اس مجموعی مادّی جسم سے نہیں مِلانا چاہیئے اور نہ ہی اُن کو جو اِس جسم سے رشتہ رکھتے ہیں، اپنا سمجھنا چاہیئے۔

(۱۲) اِنسان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک وُہ اِس مادّی جسم میں ہے اُسے ضروری بار بار پیدائش، بڑھاپے، بیماری اور موت کی پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ مادّی جسم کی اِن پریشانیوں سے چھٹکارا حاصِل کرنے کی تجاویز بنانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ سب سے اچھی صُورت یہ ہوگی کہ وُہ اِس طریقے کو ڈھونڈے جِس سے وُہ اپنی رُوحانی پہچان کو پِھر سے حاصِل کر سکتا ہے۔

(۱۳) اِنسان کو اُس سے زیادہ ضروریاتِ زندگی کی ہوس نہیں ہونی چاہیئے، جو رُوحانی ترقّی کے لیئے درکار ہیں۔

(۱۴) اِنسان کو انکشاف شدہ الہامی کِتابوں کے فرمان سے زیادہ اپنے بیوی، بچوں اور گھر سے لگاؤ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱۵) من کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں پر کسی کو خوش یا مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱۶) انسان کو شخصیتِ خدا ئے برتر شری کرشن کا پاک عقیدت مند ہونا چاہیئے اور منہمک توجہ سے اُن کی خدمت کرنی چاہیئے۔

(۱۷) انسان کو رہائش کے لئے ایسی تنہا جگہ کی پسندیدگی کو فروغ دینا چاہیئے جہاں پر ماحول پُرسکون اور اطمینان بخش ہو اور روحانی تربیت کے لئے موافق ہو، اور اُس کو ایسی جگہوں سے جہاں نا عقیدت مند لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، دُور رہنا چاہیئے۔

(۱۸) انسان کو سائنس داں یا فلسفی بننا چاہیئے اور روحانی علم میں تحقیق کرنی چاہیئے، یہ مانتے ہوئے کہ روحانی علم ہمیشہ رہنے والا ہے، جبکہ مادّی علم جسم کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔

یہ اٹھاراں اندراج مل کر ایک ایسے سلسلے کی صورت اختیار کرتے ہیں جس سے اصلی علم کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ان کے علاوہ باقی تمام طریقے غفلت کے زمرہ میں سمجھنا چاہیئیں۔ شریلا بھگتی ونود ٹھاکر، عظیم آچاریہ کا کہنا ہے کہ مادّی علم کی تمام صورتیں محض فریبی طاقت (مایا) کے ظاہری پہلو ہیں اور ان کی تربیت سے کوئی گدھے سے زیادہ بہتر نہیں بنتا ہے۔ ایسا ہی

اصول شری ایشوپنشد میں پایا جاتا ہے۔ مادی علم کی ترقی سے موجودہ دور کا انسان محض گدھا بن رہا ہے کچھ مادیت پسند سیاست دان روحانی بھیس میں مذمت کرتے ہیں کہ موجودہ تہذیب کا نظام شیطانی ہے مگر بدقسمتی سے وہ اصلی علم کی تربیت کی پرواہ نہیں کرتے جیسی کہ بھگود گیتا میں بیان کی گئی ہے۔ اس طرح وہ شیطانی حالت کو نہیں بدل سکتے۔

موجودہ ڈھانچے میں، ایک لڑکا بھی اپنے آپ کو خود کفیل سمجھتا ہے اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا ہے۔ یہ غلط قسم کی تعلیم کی وجہ سے ہے جو ہماری دانشگاہوں (یونیورسٹیوں) میں دی جاتی ہے، لڑکے تمام دنیا میں بڑوں کے لیئے سر درد بن گئے ہیں۔ اس لیئے ایشوپنشد بڑی سختی سے خبردار کرتا ہے کہ جہالت کی تربیت علم کی تربیت سے مختلف ہے۔ دانش گاہیں محض جہالت کا مرکز بن کر رہ گئی ہیں، انجام کار سائنس دان دوسرے ملکوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لیئے مہلک ہتھیاروں کی تحقیق کرنے میں مصروف ہیں۔ دانشگاہوں کے طالب علموں کو نہ ہی برہمچریہ کے باضابطہ اصولوں میں اور نہ ہی اپنی زندگی کے روحانی سلسلے میں ہدایتیں دی جاتی ہیں، نہ ہی اُن کا کسی الہامی فرمان پر یقین ہے۔ دھرم کے اصولوں کو عملی کام کے لیئے نہیں بلکہ نام اور شہرت کے لیئے پڑھایا جاتا ہے۔ اس طرح سماج اور سیاست کے میدان میں ہی نہیں بلکہ مذہب کے میدان میں بھی دشمنی اور نفرت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

عام لوگوں میں جہالت کی تربیت سے قومیت اور جنگ جویانہ وطن پرستی کا جذبہ دُنیا کے مختلف حِصّوں میں ترقی کر گیا ہے۔ کسی کو اِتنا خیال نہیں ہے کہ یہ ذرّہ بھر دھرتی محض ایک مادّے کا ڈھیر ہے، جو بہت سے دُوسرے ڈھیروں کے ساتھ بیکراں خلا میں تیر رہا ہے۔ اِس وسیع خلاء کے مُقابلے میں یہ مادّے کے ڈھیر ہوا میں غُبار کے ذرّوں کے مانند ہیں۔ کیونکہ خُدا نے مہربانی سے اِن مادّے کے ڈھیروں کو اپنے آپ میں مکمّل بنایا ہے، وُہ خلاء میں تیرنے کے لیئے تمام ضرُوریات سے پُوری طرح لیس ہیں۔ ہمارے خلائی جہاز کو چلانے والے اپنی کامیابیوں پر بڑا فخر کرتے ہوں گے، لیکن وُہ اِن بڑے خلائی جہازوں، جن کو سیارے کہتے ہیں، کے عظیم الشان ڈرائیور کا خیال نہیں کرتے ہیں۔

یہاں بے شمار سُورج ہیں، اور بے شُمار سیّاروں کے نظام بھی ہیں۔ عظیم الشان خُدا کے بے حد چھوٹے حِصّے ہوتے ہوئے، ہم حقیر مخلوقات اِن بے شُمار سیّاروں پر قابض ہونے کی کوشش کر رہے ہیں، اِس لیئے ہم بار بار جنم لیتے اور مرتے ہیں اور بڑھاپے اور بیماری سے مایُوس ہو جاتے ہیں۔ اِنسانی زِندگی کی وسعت تقریباً سو سال ہے، حالانکہ یہ آہستہ آہستہ بیس یا تیس سال تک کم ہو رہی ہے۔ جہالت کی ترقی کا شُکریہ، بیوقوف اِنسانوں نے اِن سیّاروں میں اپنی قوموں کی تخلیق کر لی ہے تاکہ وُہ اِن

کچھ سالوں کے لیئے اور پُر اثر طریقے سے اپنے نفس کا لُطف اُٹھا سکیں۔
ایسے بیوقوف لوگ جہاں تک ہو سکے قومی حدود کو مُکمّل بنانے
کے لیئے کئی تجاویز بنا رہے ہیں۔ آخر کار یہ مضحکہ خیز ہے، اسطرح
سے ہر قوم دُوسری قوم کے لیئے پریشانی کا باعث بن گئی ہے۔
قوم کی پچاس فیصدی سے زیادہ طاقت تحفظ کے اقدام کے لیئے
مخصوص کر دی جاتی ہے، اور اِس طرح ضائع چلی جاتی ہے۔ عِلم
کی تربیّت کے لیئے کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا ہے، پھر بھی لوگوں
کو دونوں مادّی اور رُوحانی عِلم میں ترقی یافتہ ہونے کا جھوٹا
ناز ہے۔

شری ایشو پنشد ہمیں اِس جھُوٹی قِسم کی تعلیم سے خبردار
کرتا ہے، اور بھگود گیتا ہمیں اصلی عِلم کی ترقّی میں ہدایات دیتی
ہے۔ اِس منتر میں اِشارہ ہے کہ وِدّیا (عِلم) کی ہدایات
دھیر سے حاصِل کرنی چاہئیں۔ دھیر وہ ہے جو مادّی
فریب سے پریشان نہیں ہے۔ کوئی بھی پریشانی کے بغیر نہیں
رہ سکتا، جب تک وہ پُورے طور پر رُوحانیت کو نہ پا چکا ہو،
جب اِنسان نہ ہی کِسی شئے کے لیئے بھٹکتا ہے اور نہ ہی رنج و
غم میں مُبتلا ہوتا ہے۔ دھیر کو اِس بات کا احساس ہوتا ہے
کہ مادّی جسم اور مَن جو کہ مادّی صحبت کی وجہ سے اُس نے اتفاقاً
حاصِل کیئے ہیں، غیر عناصر ہیں، اِس لیئے وہ صِرف بُرے سودے کا

بہترین اِستعمال کرتا ہے۔

روُحانی جاندار ہستی کے لیئے مادّی جسم اُور من بُرے سَودے (بُری خرید) ہیں۔ جاندار ہستی کے زِندہ رُوحانی دُنیا میں اصلی مشاغل ہیں، لیکن یہ مادّی دُنیا مُردہ ہے۔ جب تک زِندہ روُحانی چنگاری مادّے کے مُردہ ڈھیروں سے گٹھ جوڑ کرتی ہے، مُردہ دُنیا زِندہ دکھائی دیتی ہے، درحقیقت یہ زِندہ رُوحیں ہیں، عظیم الشان جاندار ہستی کے حصّے، جوکہ دُنیا کو چلاتے ہیں۔ ڈھیر وُہ ہیں جو ان تمام حقائق کو بہترین ماہرین سے سُن کر جان گئے ہیں۔ ڈھیر کو باضابطہ اصُولوں کی پیروی کرنے سے اِس علم کا احساس ہوتا ہے۔

باضابطہ اصُولوں کو سمجھنے کے لیئے اِنسان کو اصلی رُوحانی اُستاد کی پناہ لینی چاہیئے۔ ماورائی پیغام اُور باضابطہ اُصُول رُوحانی اُستاد شاگرد کو سِکھاتا ہے۔ اَیسا علم جہالت کی تعلیم کے خطرناک طریقے سے نہیں حاصِل ہوتا ہے۔ اِنسان صِرف شخصیتِ خدائے برتر کے پیغامات کو اطاعت شعاری سے سُننے سے ڈھیر بن سکتا ہے۔ مکمّل شاگرد ارجُن کی طرح ہونا چاہیئے اُور رُوحانی اُستاد بھی اُسی طرح ہونا چاہیئے جَیسے بھگوان خود۔ وِدیا (علم)، کو ڈھیر ــ جو پریشان نہ ہو ــ سے سیکھنے کا یہ سِلسلہ ہے۔ اَڈھیر (جِس نے ڈھیر جَیسی تربیّت نہ لی ہو) ہدایت کار

رہنما نہیں ہو سکتا۔ موجودہ سیاست داں جو اپنے آپ کو ڈھیر ظاہر کرتے ہیں، دراصل اَڈھیر ہیں اور کوئی اِن سے مکمل تعلیم کی اُمید نہیں رکھ سکتا۔ وُہ صرف ڈالر اور سینٹوں میں اپنے معاوضہ کی دیکھ بھال کرنے میں مصروف ہیں، تب وُہ کیسے عوام کو عرفانِ خودی کے صحیح راستے پر گامزن کر سکتے ہیں؟ اِس لیئے اصلی تعلیم حاصل کرنے کے لیئے ہمیں اطاعت شعاری کے ساتھ ڈھیر سے سیکھنا چاہیئے۔

# گیارھواں منتر

विद्यां चाविद्यां च यस्तद् वेदोभय ँ सह ।
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते ॥११॥

وِدْیَامْ چاوِدْیَامْ چَ یَس
تَدْ وَیدَ وبْھَیَمْ سَہَ
اَوِدْیَیا مْرِتْیُمْ تِیرْتْوا
وِدْیَیامْرِتَمْ اَشْنُتے

وِدْیَامْ۔ علم اصل میں؛ چَ۔ اور؛ اَوِدْیَامْ۔ جہالت؛ چَ۔ اور؛ یہ۔ ایک شخص جو؛ تَتْ۔ وہ؛ وَیدَ۔ جانتا ہے؛ اُبْھَیَمْ۔ دونوں؛ سَہَ۔ ایک وقت میں؛ اَوِدْیَیا۔ جہالت کی تربیت سے؛ مْرِتْیُمْ۔ بار بار مرنا؛ تِیرْتْوا۔ بلند تر ہوتا؛ وِدْیَیا۔ علم کی تربیت سے؛ اَمْرِتَمْ۔ موت سے چھٹکارا؛ اَشْنُتے۔ مزا لیتا ہے

## ترجمہ

صرف وُہی جو جہالت کے طریقے اور ساتھ ہی ساتھ ماورائی علم کو سیکھ سکتا ہے، بار بار پیدا ہونے اور مرنے کے اثر سے بلند تر ہو سکتا ہے اور ابدئیت کی مکمل رحمت سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔

## مفہوم

جب سے مادّی دنیا کی تخلیق ہوئی ہے، ہر کوئی مستقل زندگی پانے کی کوشش کر رہا ہے، لیکن قدرت کا قانون اتنا سخت ہے کہ کوئی بھی موت کے ہاتھ سے بچنے کے قابل نہیں ہُوا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی مرنا نہیں چاہتا ہے، نہ ہی کوئی بوڑھا اور بیمار بننا چاہتا ہے۔ قدرت کا قانون تاہم کسی کو بھی موت، بڑھاپے اور بیماری سے چھٹکارا نہیں دیتا ہے۔ نہ ہی مادّی علم کی ترقّی نے اِن مسئلوں کو حل کیا ہے۔ مادّی سائنس موت کے سلسلے کو تیز تر کرنے کے لئے ایٹمی بم کی تحقیق کر سکتی ہے، لیکن کسی ایسی شئے کی کھوج نہیں کر سکتی جو انسان کو بیماری، بڑھاپے اور موت کے ظالم پنجوں سے چھڑا سکتی ہو۔

پرانوں سے ہم ہرناکش راجہ جس نے مادّی طور پر بہت ترقّی کی تھی، کے مشاغل کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ اپنی مادّی دولت اور جہالت کی طاقت کے زور پر موت پر فتح پانے کی غرض سے اس نے ایک قسم کی اس قدر سخت گبر عبادت کی جس سے تمام

سیّاروں کے نظام میں رہنے والے اُس کی عارفانہ طاقتوں سے ڈر گئے۔ کائنات کے خالق برہما دیوتا کو اُس نے نیچے اپنے پاس آنے کیلئے مجبور کر دیا اور پھر اُس نے برہما سے اَمَرَ اشیر باد مانگی جس سے کوئی مرتا نہیں ہے۔ برہما نے کہا کہ وُہ اُسے اشیر باد عطا نہیں کر سکتا ہے، کیونکہ وُہ خود بھی مادّی خالق جو تمام سیّاروں پر حکومت کرتا ہے، اَمَرَ نہیں ہے۔ جیسی کہ بھگود گیتا (ب گ ۷، ۱-۸) میں تصدیق کی گئی ہے، برہما بہت لمبے عرصے تک جیتا ہے لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مرتا نہیں ہے۔

حِرَنیَ کا مطلب ہے سونا، کَشِپُ کا مطلب ہے، نرم بستر۔ یہ شریف آدمی اِن دو چیزوں میں دلچسپی رکھتا تھا۔ دَولت اور عورت اور اَمَرَ ہو جانے سے وُہ اُن سے لطف اندوز ہونا چاہتا تھا۔ اپنے اَمَرَ ہو جانے کی خواہش کو پُورا کرنے کی اُمید سے اُس نے بالواسطہ برہما سے بہت سے سوال پُوچھے چونکہ برہما نے اُسے بتایا تھا کہ وُہ اُسے اَمَرَ ہونے کا تحفہ عطا نہیں کر سکتا۔ ہرنیا کیشپو، ہرناکش، نے اُس سے اِلتجا کی کہ وُہ کسی آدمی جانور، دیوتا یا......۸۴ انواعِ زِندگی کی فہرست میں سے کسی اور جاندار ہستی سے مارا نہ جائے۔ اُس نے یہ بھی اِلتجا کی وُہ زمین، ہوا، پانی میں، یا کِسی ہتھیار سے، کیسا بھی ہو، نہ مرے۔ اِس طریقے سے ہرنیا کیشپو (ہرناکش) نے بیوقوفی سے یہ سوچا کہ یہ ضمانتیں اُسے

موت سے بچالیں گی۔ تاہم، انجام کار، حالانکہ برہما نے یہ ساری آشیر بادیں اُسے عطا کر دیں، وُہ شخصیت خدائے برتر سے نرسمہا آدھا شیر آدھا آدمی کی صورت میں مارا گیا، اور اُسے مارنے کے لئے کوئی ہتھیار استعمال نہیں کیا گیا، کیونکہ وُہ خدا کے ناخنوں سے مارا گیا۔ نہ ہی وہ زمین پر، ہوا میں یا پانی میں مارا گیا، بلکہ اُس حیرت انگیز جاندار ہستی کی گود میں مارا گیا، جو کہ اُس کے تصوّر سے بعید تھا۔

سارا مطلب تو یہ ہے کہ بہت طاقتور مادّہ پرستوں میں سے ہرنیا کیشپو اسُر ناکش تک بھی اپنی کسی تجاویز سے امر نہ ہو سکا۔ تو آج کل کے یہ ذرّہ بھر ہرنیا کیشپو اسُر ناکش جن کی تجاویز کا ہر لمحہ گلا گھونٹا جاتا ہے کیا کامیابی حاصل کریں گے؟

شری ایشوپنیشد ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ زندگی کی جدوجہد کو جیتنے کے لئے یک طرفہ کوششیں نہیں کرنی چاہئیں۔ ہر کوئی زندہ رہنے کے لئے سخت جدّوجہد کر رہا ہے مگر مادّی قدرت کے قانون اس قدر سخت اور پابند ہیں کہ وُہ کسی کو اجازت نہیں دیتے کہ اُن سے بازی لے جائے۔ مستقل زندگی پانے کے لئے ہمیں خدائے برتر کی طرف واپس جانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

وُہ طریقہ جس سے اِنسان خُدائے برتر کے پاس واپس جاتا ہے علم کی الگ شاخ ہے اور یہ انکشاف شُدہ ویدک الہامی تصانیف جیسے اُپنشد، ویدانت۔ سوتر، بھگود گیتا، شریمد بھاگوتم وغیرہ سے سیکھا جاتا ہے۔ اِس زندگی میں خوش رہنے کے لیئے اور اِس مادّی جسم کو چھوڑنے کے بعد، مُستقل مسرت بھری زندگی پانے کیلئے ہمیں اِس مُقدس ادب کو سیکھنا چاہیئے اور ماورائی علم حاصل کرنا چاہیئے۔ متعین جاندار ہستی خُدا کے ساتھ اپنے ابدی رشتے کو بھول چکی ہے، اور غلطی سے اُس نے پیدائش کی عارضی جگہ کو ہی سب کچھ مان لیا ہے۔ خُدا نے اُوپر ذکر کی ہوئی الہامی تصانیف کا عطیہ ہندوستان کو دیا ہے اور دُوسری الہامی تصانیف کا عطیہ دُوسرے ملکوں کو دیا ہے، بھُولے ہوئے اِنسان کو یہ یاد دِلانے کے لیئے کہ اُس کا گھر اِس مادّی دُنیا میں نہیں ہے۔ جاندار ہستی، ایک رُوحانی ہستی ہے، اور وُہ صرف اپنے رُوحانی گھر کو واپس جانے سے ہی خُوش ہو سکتی ہے۔

شخصیتِ خُدائے برتر اپنی بادشاہت سے اپنے اصلی خدمت گار اِس پیغام کو پھیلانے کے لیئے بھیجتی ہے، جس سے اِنسان خُدائے برتر کی طرف واپس جا سکے، اور بعض اوقات خُدا اِس کام کو سرانجام دینے کے لیئے خود آتا ہے۔ چونکہ تمام جاندار ہستیاں اِس کے پیارے بیٹے ہیں، اُسی کے

جیسے بجرے ہیں، خدا ہمیں لگاتار اس مادی حالت میں پریشانیوں سے گھرا دیکھ کر ہم سے زیادہ افسوس زدہ ہوتا ہے۔ اِس مادی دُنیا کی پریشانیاں بالواسطہ ہمیں یہ یاد دلاتی ہیں کہ مردہ مادہ سے ہمارا انتضاد ہے۔ عقلمند جاندار ہستیاں اِن یادداشتوں کو سنجیدگی سے لیتی ہیں اور اپنے آپ کو ودّیا، کی تربیت یا ماورائی علم میں مصروف رکھتی ہیں۔ اِنسانی زندگی رُوحانی علم کی تربیت کا بہترین موقعہ ہے، اور وُہ اِنسان جو اِس موقعہ کا فائدہ نہیں اُٹھاتا ہے، مَرَادْھَمَ، بدترین اِنسان کہلاتا ہے۔

اَوِدْیَا کا راستہ یا تسکینِ حواس کے لئے مادی علم کی ترقی، بار بار جنم لینے اور مرنے کا راستہ ہے۔ رُوحانی زندگی میں جاندار ہستی کا جنم مرن نہیں ہوتا۔ پیدائش اور موت جیو آتما کے بیرونی پردے جسم کے لئے ہیں۔ موت کا مقابلہ بیرونی لباس کو اُتارنے سے کیا جاتا ہے، اور پیدائش کا اُس لباس کو پہننے سے۔ بیوقوف اِنسان جو اَوِدْیَا جہالت کی تربیت میں سراپا کھوئے ہوئے ہیں، اِس بے رحم طریقے کی پرواہ نہیں کرتے۔ فریب دِہ طاقت کے حُسن پر فریفتہ ہوئے، وُہ بار بار اِنہی چیزوں سے دوچار ہوتے ہیں، اور قُدرت کے قوانین سے کوئی سبق نہیں سیکھتے۔

روڈیا یا ماورائی علم کی تربیت اِنسان کے لیئے ضروری ہے
اِس بیمار مادّی حالت میں جہاں تک ہو سکے لُطفِ نفس کو محدود
رکھنا چاہیئے۔ بے فا ئو لُطفِ نفس اِس جسمانی حالت میں جہالت
اَور موت کا راستہ ہے۔ جاندار ہستیاں رُوحانی حواس کے
بغیر نہیں ہیں، ہر جاندار ہستی اپنی اصلی رُوحانی صوُرت میں
تمام حوّاس رکھتی ہے، جو جسم اور مَن سے ڈھکے ہوئے اب
مادّی ہیں۔ مادّی حواس کی سرگرمیاں روُحانی مشاغل کے
کج رَو عکس ہیں۔ اپنی بیمار حالت میں، مادّی پردے کے اندر
جیوآتما مادّی سرگرمیوں میں مصرُوف رہتی ہے۔ اصلی لُطفِ
نفس صِرف تبھی ممکن ہے جب مادّیت کی بیماری دوُر ہو جاتی
ہے۔ اپنی اصلی رُوحانی صوُرت میں، تمام مادّی آلودگی سے
مبرّا، حواس کی پاک خوشی ممکن ہے۔ اِنسانی زِندگی کا مقصد
کج رَوی لُطفِ نفس نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ اِنسان کو مادّی
بیماری سے شفا پانے کے لیئے شائق ہونا چاہیئے۔ مادّی
بیماری میں مزید اِضافہ علم کی عَلامت نہیں، بلکہ اَوِدیا
جہالت کی علامت ہے۔ اچھی صحت کے لیئے بخار کو ۱۰۵ ڈگری
سے ۱۰۷ ڈگری تک نہیں بڑھنا چاہیئے، بلکہ ۹۸۰۶ کی نارمل
حالت میں گھٹنا چاہیئے۔ اِنسانی زِندگی کا یہ مقصد ہونا چاہیئے
مادّی تہذیب کا موجودہ رُجحان بیمار مادیّت کی حرارت کو بڑھانا

ہے، جو ایٹمی طاقت کی شکل میں ۷۰۱ ڈگری تک پہنچ چکا ہے۔ اِس دوران میں بیوقوف سیاست دان چلاّ رہے ہیں، کہ کسی لمحہ بھی دُنیا ختم ہو سکتی ہے۔ مادّی علم کی ترقّی کا، اور اہم ترین قسم کی زندگی کی لاَ پرواہی کا یہ نتیجہ ہے، جو روحانی علم کی تربیت ہے۔ شری ایشو پنشد یہاں پر خبردار کرتا ہے، کہ ہمیں خطرناک راستہ، جو موت کی طرف جاتا ہے، اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ اِس کے برعکس ہمیں روحانی علم کی تربیّت میں ترقّی کرنی چاہیئے تاکہ ہم پوری طرح سے موت کے ظالم پنجے سے نجات پا سکیں۔

اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جسم کو برقرار رکھنے کی تمام سرگرمیاں روک دینی چاہیئے۔ سرگرمیوں کو روکنے کا یہاں کوئی سوال نہیں ہے، جیسے کہ بیماری سے صحتیاب ہونے کی کوشش میں کسی کی حرارت کو بالکل ختم کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ "بُرے سودے کا بہترین استعمال"، مناسب اظہار ہے۔ روحانی علم کی تربیّت کے لیئے اِس جسم اور مَن کی مدد ضروری ہے، اِس لیئے جسم اور مَن کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے اگر ہمیں اپنے مقصد تک پہنچنا ہے تو۔ نارمل حرارت کو ۹۸۰۶ ڈگری میں قائم رکھنا چاہیئے اور ہندوستان کے عظیم صوفیوں اور مہاتماؤں نے روحانی اور مادّی علم کے پروگرام میں توازن رکھ کر ایسا کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ اِنسانی عقل کا غلط

اِستعمال بیمار حواس کی تسکین کے لیئے کبھی اِجازت نہیں دیتے ہیں۔
اِنسانی سرگرمیاں جو کہ تسکینِ نفس کی طرف رُجحان کی وجہ سے بیمار ہیں، ویدوں میں نجات کے اُصولوں کے تحت باضابطہ بنادی گئی ہیں۔ یہ طریقہ مذہب، معاشری ترقی، تسکینِ نفس اور نجات کا اِستعمال کرتا ہے لیکن موجودہ لمحہ میں لوگ مذہب اور نجات میں دِلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔ اُن کا زِندگی میں صرف ایک ہی مقصد ہے ــــ تسکینِ حواس ــــ اور اِس مقصد کو پورا کرنے کے لیئے وُہ معاشری ترقّی کی تجاویز بناتے ہیں۔ گمراہ آدمی سوچتے ہیں کہ مذہب کو برقرار رکھنا چاہیئے، کیونکہ معاشری ترقّی میں یہ ہاتھ بٹاتا ہے، جو کہ تسکینِ نفس کے لیئے ضروری ہے۔ اِس لیئے موت کے بعد جنّت میں اور زِیادہ تسکینِ نفس کی ضمانت دینے کے لیئے، یہاں پر کچھ مذہبی پابندی کا طریقہ ہے۔ یہ، تاہم نجات کا مقصد نہیں ہے۔ مذہب کی راہ، درحقیقت عرفانِ خودی کے لیئے ہے، اور معاشری ترقّی محض جسم کو اچھّی صحت میں برقرار رکھنے کے لیئے ضروری ہے۔ اِنسان کو محض وِدّیا، سچّے عِلم کو پانے کے لیئے جو اِنسانی زندگی کا مقصد ہے، صحت مند دماغ کے ساتھ تندرست زِندگی بسر کرنی چاہیئے۔ یہ زِندگی اَوِدّیا کی تربیت تسکینِ نفس کی خاطر دینے کیلیئے یا گدھے کی طرح کام کرنے کے لیئے نہیں ہے۔

وِدّیا کی راہ نہایت مکمل طور سے شری مد بھاگوتم میں پیش کی گئی ہے، جو اِنسان کو اپنی زندگی کا اِستعمال مُطلق حقیقت کی تحقیقات کرنے کے لیئے ہدایت کرتی ہے۔ مُطلق حقیقت کا احساس آہستہ آہستہ برہمن، پرماتما، اور آخر کار بھگوان، شخصیتِ خدائے برتر کے رُوپ میں ہوتا ہے۔ مُطلق حقیقت کا احساس کھلے دماغ کے اِنسان کو ہے، جس نے علم اور ترکِ تعلّق کو بھگود گیتا کے اٹھارہ اُصولوں کو، جو کہ دسویں منتر کے مفہوم میں بیان کیئے گئے ہیں، سمجھنے سے پالیا ہے۔ اِن اٹھارہ اُصولوں کا مرکزی مقصد شخصیتِ خدائے برتر کی ماوَرائی عقیدت مندی کو حاصل کرنا ہے۔ اِس لیئے تمام طبقے کے آدمیوں کی خُدا کی عقیدت مندی کے فن کو سیکھنے کے لیئے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ وِدّیا کے مقصد کو پانے کا یقیناً راستہ شری رُوپ گوسوامی نے اپنے بھکتی رسامرت سندھو" میں بیان کیا ہے جو کہ ہم نے انگریزی میں "The Nectar of Devotion" (بھگتی کا امرت) کے نام سے پیش کی ہے۔ وِدّیا کی تربیّت کا خلاصہ شری مد بھاگوتم نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

तस्मादेकेन मनसा भगवान् सात्वतां पतिः ।
श्रोतव्यः कीर्तितव्यश्च ध्येयः पूज्यश्च नित्यदा ॥

تَسْمَادْ اِیکَینَ مَنَسَا
بْھگَوَانْ سَاتْوَتَامْ پَتِہِ
شْرَو تَوْیَہْ کِیرْتِتَوْیَشْ چَ
دْھیَییہْ پُوجْیَشْ چَ نِتْیَدَا

" اِس لئے عقیدت مندوں کو لگاتار شخصیّتِ خُدائے برتر کو سُننا چاہیئے، اُس کی حمد کرنی چاہیئے، اُسے یاد رکھنا چاہیئے اور پرستش کرنی چاہیئے، جو کہ اُن کا محافظ ہے۔"

(بھاگ. ۱۴-۲-۱)

جب تک مذہب، اِقتصادی ترقّی اور لُطفِ نفس خُدا کی عقیدت مندی کو پانے کا مقصد نہیں بنتے، وُہ تمام محض جہالت کی مختلف شکلیں ہیں، جیسے شری اِیشو پنشد اگلے منتروں میں اِشارہ کرتا ہے۔ اِس عہد میں وِدیا کی تربیّت کے لئے اِنسان کو ہمیشہ پُوری توجّہ سے شخصیّتِ خُدائے برتر کو حاضر ناظر جان کر، جو کہ ماورا پرستوں کا مالک ہے، اُسے سُننا چاہیئے، الاپنا چاہیئے اور اُس کی پرستش کرنی چاہیئے۔

# بارھواں منتر

अन्धं तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूतिमुपासते ।
ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्यां रताः ॥ १२॥

اَنْدھَمْ تَمَہْ پْرَوِشَنْتِ
یے، سَمْبھُوتِمْ اُپاسَتے
تَتو بھُویَ اِوَ تے تَمو
یَ اُسَمْبھُوتْیامْ رَتاہ

**اَنْدھَمْ**۔جہالت؛ **تَمَہ**۔اندھیرا؛ **پْرَوِشَنْتِ**۔اندر داخل ہونا؛ **یے**۔وہ جو؛ **اَسَمْبھُوتِمْ**۔دیوتا؛ **اُپاسَتے**۔پرستش؛ **تَتَہ**۔اُس سے؛ **بھُویَہ**۔اَور زیادہ؛ **اِوَ**۔اِسی طرح؛ **تے**۔وُہ؛ **تَمَہ**۔اندھیرا؛ **یے**۔کَون؛ **اُ**۔بھی؛ **سَمْبھُوتْیامْ**۔مُطلق میں؛ **رَتاہ**۔معرُوف

## ترجمہ

جو دیوتاؤں کی عِبادت میں مشغول ہیں، وہ جہالت کے سب

سے اندھیرے خطّے میں داخل ہوں گے، پر اُس سے بھی زیادہ اندھیرے خطّے میں وُہ ہوں گے جو لاشخصی مُطلق کی عبادت کرتے ہیں۔

مفہوم

سنسکرت لفظ "اَسَمْبھُوتِ" اُن سے تعلّق رکھتا ہے جن کا اپنا کوئی وجُود نہیں ہے۔ "سَمْبھُوتِ"، مُطلق شخصیت خدائے برتر ہے، جو ہر شئے سے بالکل آزاد ہے۔ بھگود گیتا میں مُطلق شخصیت خدائے برتر، شری کرشن بیان کرتے ہیں:-

न मे विदुः सुरगणाः प्रभवं न महर्षयः ।
अहमादिर्हि देवानां महर्षीणां च सर्वशः ॥

نَ مے وِدُہ سُرَ۔گَنَاہَ
پْرَبھَوَمْ نَ مَہَرْشَیَہ
اَحَمْ آدِرْ ہِ دیوَانَامْ
مَہَرْشِینَامْ چَ سَرْوَشَہ

"نہ ہی لاتعداد دیوتا، نہ ہی عظیم عارف میرے آغاز کو جانتے ہیں، کیونکہ ہر پہلو سے میں دیوتاؤں اور رِشیوں کا سرچشمہ ہُوں۔" (ب گ ۲-۱۰) اِس طرح جو طاقت دیوتاؤں عظیم رِشیوں اور صُوفیوں کو ملی ہے، شری کرشن اُس کی اِبتدا

ہیں۔ حالانکہ وہ سب سے بڑی طاقتوں سے نوازے گئے ہیں اُن کے لئے یہ جاننا بڑا مشکل ہے کہ کس طرح شری کرشن خود اپنی اندرونی قوّت سے اِنسان کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

تمام فلسفی اَور عظیم رِشی، یا صوفی اپنی ذرّہ بھر دماغی طاقت سے مطلق کو تلازم سے الگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ صِرف تلازم کو مسترد کرنے کے نقطۂ تک پہنچانے میں اِن کی مدد کر سکتا ہے بجز مُطلق کا قطعاً ذرّہ بھر احساس کئے ہوئے مطلق کی تحدید اِس کی انکاری سے پوری نہیں ہوتی ہے ۔ ایسی منفی تحدیدیں اِنسان کو اپنا ہی زاویۂ تخلیق کرنے کی طرف لے جاتی ہیں۔ اِس طرح اِنسان تصوّر کرتا ہے کہ مطلق ضرور بغیر صورت کے اَور بغیر خوبیوں کے ہوگا۔ منفی خوبیاں محض قطعی خوبیوں کا برعکس ہیں اَور اِس لئے متعلقہ ہیں۔ مطلق کا اِس طریقہ سے تصوّر کر لینے سے اِنسان زیادہ سے زیادہ خُدا کی لاشخصی درخشندگی تک پہنچ سکتا ہے، جیسے برہمن کہتے ہیں لیکن بھگوان شخصیتِ خُدائے برتر تک پہنچنے میں آگے ترقی نہیں کر سکتا۔

اَیسے دماغی قیاس آرا یہ نہیں جانتے ہیں کہ شری کرشن مطلق شخصیّتِ خُدائے برتر ہیں، کہ لاشخصی برہمن اُن کے جسم کی چمکتی ہوئی درخشندگی ہے اَور پرماتما، عالمی رُوح، اُس کی تمام پھیلی ہوئی نمائندگی ہے۔ نہ ہی وہ یہ جانتے ہیں

کہ شری کرشن کی ابدی مسرت اور علم کی ماوَرائی خوبیوں کے ساتھ
ابدی صورت ہے۔ ماتحت دیوتا اور عظیم رِشی اُسے نامکمل طور
پر ایک طاقتور دیوتا سمجھتے ہیں، اور درخشندہ برہمن کو مطلق حقیقت
سمجھتے ہیں۔ شری کرشن کے بھگت جنہوں نے اپنا آپ پوری
عقیدت مندی سے اُن کے حوالے کر دیا ہے، تاہم، جان سکتے
ہیں کہ وُہ مطلق شخص ہے اور ہر شئے اُن سے ظہور میں آتی ہے۔
ایسے بھگت بدستور شری کرشن کی پیار بھری خدمت کرتے ہیں جو
ہر شئے کا سرچشمہ ہے۔

بھگود گیتا میں یہ بھی کہا گیا ہے (ب گ ۲۰-۷) کہ صرف
پریشان شخص، تسکینِ نفس کی مضبوط خواہش کے تحت اپنے
عارضی مسئلوں کے حل کے لئے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔
کسی دیوتا کی عظمت سے کچھ مشکلوں سے عارضی آرام، کا حل
صرف بے عقل لوگ ڈھونڈتے ہیں۔ چونکہ جاندار ہستی مادّی
طور پر جکڑی ہوئی ہے، اِس کو رُوحانی سطح پر، جہاں ابدی
مسرت، زندگی اور علم موجود ہیں، صرف مستقل آرام حاصل
کرنے کے لئے، مادّی بندھن سے چھٹکارا دلانا ہے۔ یہ بھی
بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے (ب گ ۲۳-۷) کہ دیوتاؤں کی
پرستش کرنے والے دیوتاؤں کے سیّاروں میں جا سکتے ہیں۔ چاند کے پجاری
چاند کے پاس اور سُورج کے پجاری سُورج کے پاس، وغیرہ جا سکتے ہیں۔ موجودہ سائنسدان

راکٹوں (راکٹ طیّاروں) کی مدد کے ساتھ اب چاند پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن یہ اصل میں کوئی نئی کوشش نہیں ہے۔ اپنے ترقّی یافتہ شعور کے ساتھ اِنسان قدرتی طور پر خلاء میں سفر کرنے پر اور دُوسرے سیّاروں تک —— خلائی جہازوں کے ذریعے، پُراسرار طاقتوں یا دیوتاؤں کی عبادت کے ذریعے۔ پہنچنے کے لیئے مائل ہیں۔ ویدک الہامی کِتابوں میں یہ کہا گیا ہے، کہ اِنسان دُوسرے سیّاروں پر اِن تین طریقوں میں سے کِسی ایک کے ذریعے پہنچ سکتا ہے لیکن سب سے پہلے عام طریقہ اُس دیوتا کی عبادت ہے جو کہ اُس سیّارے کی صدارت کر رہا ہے۔ تاہم اِس مادّی کائنات میں تمام سیّارے عارضی رہائش کی جگہیں ہیں۔ صِرف ویکنٹھ لوک مستقل سیّارے ہیں۔ وہ رُوحانی آسمان میں پائے جاتے ہیں، اور شخصیتِ خُدائے برتر خُود اُن پر قابض ہے۔ جیسا کہ بھگود گیتا میں بیان کِیا گیا ہے:

आब्रह्मभुवनाल्लोकाः पुनरावर्तिनोऽर्जुन।
मामुपेत्य तु कौन्तेयु पुनर्जन्म न विद्यते॥

آ برحمہ۔ بھُوَنال لوکاہ
پُنرہ آ ورہ تِنو، ارجُن

# مامہ اُپیٚنیٚ تُ کۆنتیٚبیٚ
# پُنرٛ جنٛمہ نَ وِدٛ یَتہٕ

" مادّی دُنیا میں سب سے اُونچے سیّارے سے لے کر نچلے سیّارے تک، تمام مصائب کی جگہیں ہیں، جہاں کہ بار بار پیدائش اور موت ہوتی ہے۔ لیکن وُہ جس نے میرے مسکن کو پالیا، او کُنتی کے بیٹے، کبھی دُوبارہ جنم نہیں لیتا ہے۔"

( ب گ ۱۶-۸ )

شری ایشو پنشد اِشارہ کرتا ہے کہ مادّی سیّاروں کے اُوپر کسی طرح منڈلاتے پھرنے سے، اِنسان کائنات کے سب سے اندھیرے خِطّے میں رہتا ہے۔ تمام کائنات بڑے بڑے مادّی عناصِر سے ڈھکی پڑی ہے، جیسے ناریل بھوسے سے ڈھکا ہوتا ہے۔ چونکہ اُس کا ڈھکنا مُنہ بند ہے، اندر کا اندھیرا بڑا گھنا ہے اور اِس لیئے چاند اور سُورج روشنی کے لیئے درکار ہیں۔ کائنات کے باہر وسیع اور لامحدود برہم جیوتی پھیلاؤ ہے جو کہ ویکونٹھ لوکوں سے بھرا پڑا ہے۔ "برہم جیوتی" میں سب سے اُونچا سیّارہ کرشن لوک یا گولوک برِندابن ہے، جہاں کہ عظیم الشان شخصیتِ خُدائے برتر، شری کرشن خُود رہتے ہیں۔ بھگوان کرشن اِس کرشن لوک کو کبھی نہیں چھوڑتے ہیں، حالانکہ وُہ

وہاں اپنے ابدی ساتھیوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ وُہ تمام مادّی اَور رُوحانی نِظامِ کائنات کے مظاہروں میں ہر جگہ حاضر ہیں۔ اِس حقیقت کی منتر چار میں پہلے ہی تشریح کی جا چکی ہے۔ بھگوان سُورج کی طرح ہر جگہ حاضر ہے، پھر بھی وُہ ایک جگہ واقع ہے، جیسے سُورج اپنے نا مُنحرف ہونے والے محوّر میں واقع ہے۔

زندگی کے مسئلوں کا حل محض چاند پر جانے سے حل نہیں ہو سکتا۔ یہاں پر بہت سے نام نہاد پُجاری ہیں، جو نام اَور شہرت کے لیئے دِین دار بن گئے ہیں۔ اَیسے نام نہاد دِیندار اِس کائنات سے نِکل کر رُوحانی آسمان پر پہنچنا نہیں چاہتے۔ وُہ مادّی دُنیا میں خُدا کی عِبادت کے بھیس میں صِرف اپنا رُتبہ قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ناستِک اَور لا شخصیّت اِنسان اَیسے بیوُقوف نام نہاد دِین داروں کو، خُدا سے مُنحرف رسُوم کا پرچار کر کے سب سے اندھیرے خِطّے میں لے جاتے ہیں۔ ناستِک براۓ راست عظیم اُلشان شخصیّت خُداۓ برتر کے وجُود سے اِنکار کرتا ہے، اَور لاشخصیّت اِنسان عظیم اُلشان خُدا کے لا شخصی پہلوُ پر زور ڈال کر ناستِکوں کی مدد کرتے ہیں۔ شری اِیشو پنِشد میں ابھی تک ہمیں کِسی اَیسے منتر سے واسطہ نہیں پڑا، جس نے خُداۓ برتر کی عظیم اُلشان شخصیّت سے اِنکار کِیا ہو۔ یہ کہا گیا ہے کہ وُہ کِسی سے بھی تیز دَوڑ سکتا ہے۔ وُہ جو دُوسرے سیّاروں کی طرف بھاگ رہے ہیں یقیناً شخص ہیں اَور اگر خُدا اُن سب سے تیز دَوڑ سکتا ہے تو وُہ کیسے لا شخصی سمجھا جا سکتا ہے؟ عظیم اُلشان خُدا کا لا شخصی تصوّرِ جہالت کی ایک اَور صُورت ہے، جو مطلق کے نامکمل

تصوّر سے پیدا ہوتی ہے۔ جاہل نام نہاد دیندار اور نام نہاد مجموعوں کو بنانے والے جو براہِ راست ویدک فرمانوں کو توڑتے ہیں، کائنات کے سب سے اندھیرے خطے میں داخل ہونے کے قابل ہیں، کیونکہ وُہ جو اُن کے پیچھے چلتے ہیں، اُن کو گمراہ کرتے ہیں یہ لاشخصیت پرست انسان بیوقوف لوگوں کے لئے جنہیں ویدک دانش وری کا کوئی علم نہیں عام طور پر اپنے آپ کو خدا کے اوتار ظاہر کرتے ہیں۔ اگر ایسے بیوقوف لوگ کچھ علم رکھتے بھی ہیں، تو یہ اُن کے ہاتھوں میں جہالت سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ایسے لاشخصیت پرست انسان الہامی کتابوں کی سفارشات کے مطابق دیوی دیوتاؤں کی بھی پرستش نہیں کرتے۔ الہامی کتابوں میں کچھ خاص حالات کے تحت دیوتاؤں کی عبادت کی سفارشات کی گئی ہیں، لیکن ساتھ ہی یہ الہامی کتابیں بیان کرتی ہیں کہ عام حالات میں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ بھگود گیتا میں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہے (ب گ ۲۳ - ۷) کہ دیوتاؤں کی عبادت سے جو نتائج ملتے ہیں وہ مستقل نہیں ہیں۔ چونکہ تمام مادّی کائنات مستقل نہیں ہے، جو کچھ بھی اس مادّی وجود کے اندھیرے کے اندر حاصل ہوتا ہے وُہ بھی مستقل نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کس طرح اصلی اور مستقل زندگی حاصل ہو۔

خدا بیان کرتا ہے کہ جو بھی کوئی بھگتی سے اُسے پالینا ہے،

جو کہ شخصیتِ خُدائے برتر کو پانے کا صرف ایک ہی راستہ ہَے، تو اُس کو جنم اَور مرن کے چکّر سے پُوری نجات مِل جاتی ہے۔ دُوسرے الفاظ میں مادّی بندھنوں سے نجات علم اَور ترکِ تعلّق کے اصُولوں پر پُوری طرح مُنحصِر ہَے۔ نام نہاد دِین داروں کے پاس نہ ہی علم ہَے اَور نہ ہی مادّی کاموں سے ترکِ تعلّق، کیُونکہ اُن میں سے زیادہ اِیثاری اَور بشر دوستی کے کاموں کے سائے میں اَور مذہبی اُصولوں کی شکل میں مادّی قید کی سونے کی زنجیروں میں رہنا چاہتے ہَیں۔ مذہبی جذبات کے جھُوٹے مظاہرے سے، وُہ تمام قِسم کی بداِخلاقی سرگرمیوں کے مزے اُڑاتے ہُوئے عقیدت مندی کا مظاہرہ پیش کرتے ہَیں۔ اِس طرح سے وُہ رُوحانی اُستاد اَور بھگوان کے بھگت سمجھے جاتے ہَیں۔ اَیسے مذہبی اُصولوں کے توڑنے والے بااِختیار آچاریوں کی پابند شاگردانہ جانشینی میں مُقدّس اُستادوں کی کوئی عِزّت نہیں کرتے۔ عام لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیئے، وُہ خُود ہی نام نہاد آچاریہ بن جاتے ہیں، پر آچاریوں کے اُصولوں کی بھی پیروی نہیں کرتے۔

یہ بدمعاش اِنسانی سماج کے سب سے خطرناک عناصر ہَیں۔ کیونکہ یہاں کوئی مذہبی حکُومت نہیں ہَے، وُہ مُلک کے قانُون کی وجہ سے سزا سے بچ جاتے ہَیں، تاہم وُہ عظیم الشان کے قانُون

سے نہیں بچ سکتے، جس نے صاف طور پر بھگود گیتا میں اعلان کیا ہے (ب گ ۱۶-۱۹، ۲۰) کہ حسد کرنے والے شیطان مذہبی پرچار کرنے والوں کے بھیس میں جہنم کے سب سے اندھیرے خطّے میں پھینکے جائیں گے۔ شری ایشو پنشد تصدیق کرتا ہے کہ ایسے نام نہاد دیندار اپنے رُوحانی اُستاد کے کام کے اختتام پر، جو کہ وُہ محض تسکینِ نفس کے لیئے کرتے ہیں، کائنات میں سب سے مکرُوہ جگہ کی طرف جا رہے ہیں۔

# تیرھواں منتر

अन्यदेवाहु: सम्भवादन्यदाहुरसम्भवात् ।
इति शुश्रुम धीराणां ये नस्तद्विचचक्षिरे ॥१३॥

اَنیَدْ اِیوا حُہ سَمْبھَوادْ
اَنیَدْ آحُرْ اَسَمْبھَواتْ
اِتِ شُشْرُمَ دْھیراناَمْ
یے نَسْ تَدْ وِچِچَکْشِرے

**اَنْیَتْ**۔مُختلِف ؛ **ایوَ**۔بقِیناً ؛ **آحُہ**۔یہ کہا گیا ہے؛ **سَمْبھَوات**۔عظیم اُلشان خُدا کی عِبادت سے، جو سب وجوہات کی وجہ ہے ؛ **اَنْیَتْ**۔مُختلِف ؛ **آحُہ**۔یہ کہا گیا ہے ؛ **اَسَمْبھَوت**۔اُس کی عِبادت سے جو عظیم اُلشان نہیں ہے ؛ **اِتَ**۔اِس طرح ؛ **شُشْرُمَ**۔میں نے سُنا ہے ؛ **دْھیرانامْ**۔پُرسکُون ماہِر دانوں سے ؛ **یے**۔جو ؛ **نَہ**۔ہم کو ؛ **تَتْ**۔اُس مضمُون کے مُتعلِّق ؛ **وِچِچکْشِرے**۔مُکمَّل تشرِیح کِیا گیا

## ترجمہ

یہ کہا جاتا ہے کہ تمام وُجُوہات کی عظیم اُلشان وجہ کی عِبادت کرنے سے ایک نتیجہ حاصِل ہوتا ہے، اور اُس کی عِبادت کرنے سے جو عظیم اُلشان نہیں ہے، دُوسرا نتیجہ حاصِل ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ پُرسکُون ماہرین سے سُنا گیا ہے، جنہوں نے وضاحت سے اِس کی تشریح کی ہے۔

## مفہوم

پُرسکُون ماہرین سے سُننے کے طریقہ کی اِس منتر میں منظُوری دی گئی ہے۔ جب تک کوئی اصلی آچاریہ سے، جو مادّی دُنیا کی تبدیلیوں سے کبھی پریشان نہیں ہوتا، نہیں سُنتا ہے، وُہ ماوراؤ عِلم کی اصلی راہ کو نہیں پا سکتا۔ اصلی رُوحانی اُستاد جِس نے اپنے پُرامن آچاریہ سے شرُوتِ منتروں یا ویدِک عِلم کو بھی سُنا ہُوا ہے، کبھی ایسی شئے پیش نہیں کرتا ہے یا بناتا ہے، جس کا ذِکر ویدِک تصانیف میں نہ کیا گیا ہو۔ بھگود گیتا میں یہ صاف طوَر پر کہا گیا ہے، (ب گ ۲۵-۹) کہ جو "بھت" یا بُزرگوں کی عِبادت کرتے ہیں وُہ بُزرگوں کے سیّاروں میں جاتے ہیں۔ اِسی طرح مجموعی مادّہ پرست جو یہاں رہنے کی تجاوِیز بناتے ہیں، اُنہیں بھی یہی دُنیا حاصِل ہوتی ہے، اور بھگوان کے بھگت، جو سِوائے بھگوان کرِشن کے، جو تمام

وجوہات کی عظیم اُلشان وجہ ہَیں ، اَور کِسی کی پرستِش نہیں کرتے ، وُہ رُوحانی آسمان میں ۔ اُن کے مسکن میں ، اُن کے پاس ۔ پہنچتے ہَیں ۔

یہاں شری ایشو پنِشد میں یہ بھی تائید کی گئی ہے کہ مُختلِف طریقوں سے عِبادت کرنے سے مُختلِف نتیجے حاصِل ہوتے ہَیں ۔ اگر ہم عظیم اُلشان خُدا کی عِبادت کرتے ہَیں ، تو ہم یقیناً اُس کے اَبدی مَسکن میں اُس کے پاس پہنچیں گے اَور اگر ہم سُورج دیوتا یا چاند دیوتا جیسے دیوتوں کی عِبادت کرتے ہَیں ، تو ہم بغیر کِسی شک کے اُن کے اپنے اپنے سیّاروں میں پہنچ سکتے ہَیں ۔ اَور اگر ہم اپنی تمام منصُوبہ بند جماعتوں اَور اپنے عارضی سیاسی انقباط کے ساتھ ، اِس بدنصیب سیّارے پر رہنا چاہتے ہَیں ، تو ہم یقیناً اَیسا بھی کر سکتے ہَیں ۔

مُستند الہامی کِتابوں میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ہم بالآخر کچھ بھی کرنے یا کِسی کی بھی عِبادت کرنے سے اُسی منزِل پر پہنچیں گے ۔ اَیسے بیوقُوفانہ نظریات خُود ساختہ اُستادوں نے پیش کِئے ہَیں ، جن کا پَرَم پَرا شاگردانہ جانشینی کے صحیح سِلسلے سے کوئی بھی تعلّق نہیں ہے ۔ اصلی رُوحانی اُستاد کبھی نہیں کہہ سکتا کہ تمام راستے ایک ہی منزِل کو جاتے ہَیں ،

اَور کوئی بھی دیوتاؤں کی یا عظیم اَلشان کی یا کسی اَور کی اپنے طریقے سے عبادت کرنے سے اسی منزل کو پا سکتا ہے۔ عام آدمی کے لئے یہ سمجھنا بڑا آسان ہے کہ کوئی شخص اپنی منزل کو تبھی پہنچ سکتا ہے، جب اُس نے اُس منزل کے لیئے ٹکٹ خریدی ہو۔ ایک شخص جس نے کلکتہ کے لئے ٹکٹ خریدی ہو، کلکتہ پہنچ سکتا ہے، بمبئی نہیں۔ تاہم عارضی نام نہاد اُستاد کہتے ہیں کہ کوئی بھی یا تمام ٹکٹیں کسی کو عظیم اَلشان منزل کی طرف لے جا سکتی ہیں۔ اَیسی دُنیوی اَور سمجھوتہ پرست پیشکشیں بہت سے بیوقوف لوگوں کا، جو اِن کے اپنے بنائے ہوئے رُوحانی معرفت کے طریقوں سے پھولے نہیں سماتے، من موہ لیتی ہیں۔ تاہم ویدک ہدایات اِن کو صحیح نہیں مانتی ہیں۔ جب تک کسی نے اصلی رُوحانی اُستاد سے، جو منظور شُدہ شاگردانہ جانشینی کی کڑی میں ہے، علم حاصل نہ کیا ہو، وُہ اصلی چیز کو، جیسی کہ وُہ ہے، نہیں پا سکتا ہے۔ شری کرشن بھگود گیتا میں ارجُن کو بتاتے ہیں:۔

एवं परम्पराप्राप्तं इमं राजर्षयो विदु:।
स कालेनेह महता योगो नष्ट: परंतप ॥

آیوَمْ پَرَمْپَرا۔ پْراپْتَمْ
اِمَمْ راجَرْشَیوودُہ
سَ کالینیہَ مہتا
یوگو نَشْٹَہ پَرَنْتَپ

"یہ عظیم الشان سائنس اِس طرح شاگردانہ جانشینی کی کڑی میں حاصل ہوئی تھی، اور اولیاء بادشاہوں نے اِسے اُسی طریقہ سے سمجھا۔ لیکن جوں جوں وقت گذرتا گیا، یہ سِلسلہ ٹوٹ گیا، اور اِس لیئے یہ سائنس اصلی صورت میں گم دِکھائی دینے لگی۔"
(ب گ ۲-۴)

جب شری کرِشن اِس سرزمین پر موجود تھے، بھگتی یوگا کے اصول جن کی تشریح بھگود گیتا میں کی گئی ہے، بگاڑ دِیئے گئے تھے اِس لیئے بھگوان کو شاگردانہ سِلسلہ ارجن سے شروع کرکے جو بھگوان کا سب سے زیادہ پُر اعتماد دوست اور بھگت تھا، پھر سے قائم کرنا پڑا۔ بھگوان نے ارجن کو صاف طور پر بتایا (ب گ ۴-۳)، کہ چونکہ وہ اُن کا دوست اور بھگت ہے، اِس لیئے بھگود گیتا کے اصول اُس کی سمجھ میں آتے ہیں۔ دُوسرے الفاظ میں کوئی بھی گیتا کو نہیں سمجھ سکتا، جب تک وہ بھگوان کا بھگت اور دوست نہ ہو۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ جو ارجن کی راہ پر چلتا ہو، وہی بھگود گیتا کو سمجھ سکتا ہے۔

موجودہ دور میں اِس پُرجلال مکالمے کی تشریح کرنے والے اور اِس کا ترجمہ کرنے والے بہت سے ہیں جن کو دراصل بھگوان کرشن کی ارجن کو ہدایات کا کچھ علم نہیں ہے۔ ایسے تشریح کار بھگود گیتا کے شلوکوں کی اپنے ہی طریقے سے تشریح کرتے ہیں، اور ہر قسم کی غلاظت کو اِلہامی کِتاب کے نام سے اصُولِ موضوعہ بنا لیتے ہیں۔ ایسے تشریح کار نہ ہی شری کرشن میں یقین رکھتے ہیں نہ ہی اُن کے آبدی مسکن میں۔ پھر وہ بھگود گیتا کی کیسے وضاحت کر سکتے ہیں؟

گیتا صاف کہتی ہے (ب گ ۷-۲۰) کہ صرف جو عقل کھو چکے ہیں، دیوتاؤں کی عِبادت کرتے ہیں۔ شری کرشن بالآخر نصیحت کرتے ہیں (ب گ ۱۸-۶۶) کہ اِنسان عِبادت کے باقی تمام انداز اور طریقے چھوڑ دے اور پوری طرح سے اپنا آپ صرف شری کرشن کو سونپ دے۔ صرف وہی جو گناہوں کے تمام ردِ عمل سے پاک ہو گئے ہیں عظیم الشان خدا میں اَیپ پختہ یقین رکھتے ہیں۔ دُوسرے مادّی سطح پر اپنے عِبادت کے معمُولی طریقوں سے بد ستور منڈلاتے رہیں گے اور اِس طرح چھوٹے تصوّر کے زیرِ اثر کہ تمام راستے اُسی منزل کی طرف جاتے ہیں، وُہ اصلی راستے سے گمراہ ہو جائیں گے۔

اِس منتر میں لفظ سمبھوات بڑا اہم ہے اور عظیم الشان

کی عِبادت'، اِس کا مطلب ہے بھگوان کرشن اصلی شخصیت خُدائے برتر ہیں اَور ہر چیز جو موجُود ہے اُن ہی سے ظہُور میں آئی ہے۔ بھگود گیتا میں بھگوان بیان کرتے ہیں (ب گ ۸ - ۱۰) کہ وُہ برہما، وشنو، شِو، سمیت ہر ایک کی تخلیق کرنے والا ہے۔ کیونکہ مادّی دُنیا کے یہ تینوں بڑے دیوتا بھگوان نے تخلیق کئے ہیں، بھگوان اُس تمام کا جو کہ مادّی اَور رُوحانی دُنیاؤں میں مَوجُود ہے، خالق ہے۔ اِس طرح اتھروید میں یہ کہا گیا ہے کہ وُہ جو برہما کی تخلیق سے پہلے مَوجُود تھا اَور جس نے ویدِک علم سے برہما کو آگاہ کیا، بھگوان کرشن ہیں۔ "عظیم الشان شخصیت جاندار ہستیوں کی تخلیق کرنا چاہتا تھا، اَور اِس طرح نارائن نے تمام جاندار ہستیوں کو تخلیق کیا۔ نارائن سے برہما پَیدا ہوئے۔ نارائن نے تمام "پرجاپتیوں" کی تخلیق کی۔ نارائن نے اِندر کی تخلیق کی۔ نارائن نے آٹھ وسوؤں کی تخلیق کی۔ نارائن نے گیارہ رُدروں کی تخلیق کی۔ نارائن نے بارہ آدِتیوں کی تخلیق کی"۔ چُونکہ نارائن بھگوان کرشن کا مُکمّل اظہار ہیں، نارائن اَور شری کرشن ایک ہی ہیں۔ وہاں پر بعد کے بیانات بھی ہیں، جو بتاتے ہیں کہ وُہی عظیم الشان خُدا دیوکی کا بیٹا ہے۔ شری کرشن کا دیوکی اَور واسُدیو کے ساتھ بچپن اَور نارائن کے ساتھ اِس کی شناخت کو شری پاد شنکر آچاریہ نے قبُول کیا ہے اَور اُس کی تصدیق

کی ہے، حالانکہ شنکر و لیشنو سے یا شخصی دینی رسوم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ اتھرو وید بھی بیان کرتا ہے: "شروع شروع میں صرف نارائن موجود تھے جب نہ ہی برہما، نہ ہی شِو، نہ ہی آگ، نہ ہی پانی، نہ ستارے، نہ سورج، نہ ہی چاند کا وجود تھا۔ بھگوان اکیلا نہیں رہتا ہے لیکن اپنی خواہش کے مطابق تخلیق کرتا ہے۔" موکش دھرم میں یہ بیان کیا گیا ہے:۔
"میں نے پرجاپتیوں اور رُدروں کی تخلیق کی۔ اُن کو میرا مکمل علم نہیں ہے کیونکہ وہ میری فریب زدہ طاقت (مایا) سے ڈھکے ہوئے ہیں۔" 'وراہا پُران' میں بھی بیان کیا گیا ہے:۔
"نارائن عظیم الشان شخصیتِ خُدا ئے برتر ہیں اور اُس سے چار سروں والے برہما کا ظہور ہوا اور رُودرا کا بھی، جو بعد میں سب کچھ جاننے والا بنا۔"

اِسی طرح تمام ویدک ادب تصدیق کرتا ہے کہ نارائن یا شری کرشن تمام وجوہات کی وجہ ہیں۔ 'برہم سمہتا' میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ عظیم الشان خُدا شری کرشن، گووند، ہر جاندار ہستی کی خوشی، اور تمام وجوہات کی ابتدائی وجہ ہیں۔ ویدوں اور عظیم عارفوں کے دیئے ہوئے اثبات سے واقفی عالم شخص اسے جانتا ہے۔ اِس طرح گیانی بس صرف بھگوان کرشن کی عبادت کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔

لوگوں کو بُدّھ یا واقعی عالم کہا جاتا ہے، جب وہ صرف شری کرشن کی عبادت میں ثابت قدم ہوجاتے ہیں۔ یہ پختہ یقینی قائم ہوجاتی ہے جب ہم ماوَرائی پیغام عقیدت اور محبّت سے پُرامن آچاریہ سے سنتے ہیں۔ وُہ جسے شری کرشن پر اعتماد نہیں ہے یا اُن سے محبّت نہیں ہے، اُسے اِس معمولی سی سچائی کا یقین نہیں دلایا جاسکتا۔ بھگودگیتا میں بے ایمانوں کو مُوڈھ بیوقوف یا گدھے بیان کیا گیا ہے (ب گ ۱۱-۹) یہ کہا جاتا ہے کہ مُوڈھ شخصیّتِ خُدائے برتر کا مذاق اُڑاتے ہیں کیونکہ اُنہیں پُرامن آچاریہ سے پورا علم نہیں ہے۔ وُہ جو مادّی طاقت کے گرداب سے پریشان ہو آچاریہ بننے کی قابلیت نہیں رکھتا ہے۔

بھگودگیتا سننے سے پہلے، ارجُن اپنے خاندان، سماج، اور طبقہ کے پیار کی خاطر، مادّی گرداب سے پریشان تھا۔ اِس طرح ارجُن سخاوت مند اور دُنیا کا پُرامن اِنسان بننا چاہتا تھا۔ تاہم، جب وہ بھگودگیتا کے ویدک علم کو عظیم الشان شخصیّت سے سُن کر بُدّھ بن گیا، تو اُس نے اپنا ارادہ بدل لیا اور شری کرشن کا پُجاری بن گیا، جنہوں نے خود کورُو کشیتر کی لڑائی کے خاکے کو تیار کیا تھا۔ ارجُن نے اپنے نام نہاد

رِشتہ داروں کے ساتھ لڑ کر شری کرشن کی عبادت کی۔ اِس طرح سے وُہ بھگوان کا سچّا بھگت بن گیا۔ ایسی کامیابیاں صِرف مُمکِن ہیں، جب کوئی اصلی کرشن کی عبادت کرتا ہے، اور کسی خُود ساختہ کرشن کی نہیں، جیسے بیوقُوف آدمیوں نے ایجاد کیا ہے، جنہیں کرشن کی سائنس کی پیچیدگیوں کا کوئی علم نہیں ہے جو بھگود گیتا اور شری مد بھاگوتم میں بیان کی گئی ہیں۔

ویدانت سُوتر کے مُطابق، سمبھُوت، پیدائش، برقراری اور ذخیرہ اندوزی کا سرچشمہ ہے جو نیست و نابُود ہو جانے کے بعد قایم رہتا ہے۔ شری مد بھاگوتم، جو اُسی مصنّف کی ویدانت سُوتر پر قُدرتی تشریح ہے، مسلسل بتاتی ہے کہ تمام پیدائشوں کا سرچشمہ مُردہ پتھر کی طرح نہیں، بلکہ ابھِجنا، یا پُورا شعُور مند ہے۔ قدیمی بھگوان شری کرشن بھگود گیتا میں بھی کہتے ہیں (ب گ ۷۔۲۶) کہ اُن کو ماضی، حال اور مستقبل کا پُورا شعُور ہے اور کوئی بھی دیوتا، شِو اور برہما جیسے دیوتاؤں سمیت اُنہیں پُوری طرح نہیں جانتا ہے۔ یقیناً، وُہ جو مادّی زندگی کی لہروں سے پریشان ہیں، اُنہیں پُوری طرح نہیں جان سکتے۔ نیم تعلیم شُدہ رُوحانی اُستاد کثیر التعداد اِنسانیت کو عبادت کا مرکز بنانے کے لیئے کچھ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن وُہ یہ نہیں جانتے کہ ایسی عبادت مُمکن نہیں ہے۔ اِس

لیئے نہیں کہ عوام کامل نہیں ہیں، ان کی کوشش کچھ جڑوں کی بجائے درخت کے پتّوں کو پانی دینے کی طرح ہے۔ قُدرتی طریقہ جڑوں کو پانی دیتا ہے، لیکن آجکل کے پریشان لیڈر پتّوں کو پانی دینے کی طرف زیادہ آمادہ ہیں۔ پتّوں کو بدستور پانی دینے کے باوجود ہر ایک چیز غذائیت کی کمی کی وجہ سے سُوکھ رہی ہے۔

شری ایشو پنشِد ہمیں جڑوں کو پانی دینے کی ہدایت کرتا ہے جو کہ تمام تخلیق کا سرچشمہ ہے۔ جسمانی خِدمت سے کثیر التعداد انسانیّت کی عِبادت کرنا، جو کہ کبھی کامل نہیں ہو سکتی، روُح کی خِدمت کرنے سے زیادہ اہم نہیں ہے۔ روُح جڑ ہے، جو مُختلِف اقسام کے جسموں کو کرموں، مادّی ردِّ عمل کے قانون کے مُطابِق پیدا کرتی ہے۔ طبیّ امداد اور تعلیمی سہولیّات سے انسانوں کی خِدمت کرنا اور ساتھ ہی بوچڑ خانوں میں غریب جانوروں کے گلے کاٹنا، جاندار ہستیوں کی دراصل کوئی معقول خِدمت نہیں ہے۔

جاندار ہستی مُختلِف اقسام کے اجسام میں پیدائش، بڑھاپے، بیماری اور موت کی مادّی تکالیف سے، بدستور دُکھ سہہ رہی ہے۔ عظیم الشان خُدا اور جاندار ہستی کے درمیان کھوئے ہوئے رِشتے کو پھر سے قائم کر کے، زندگی کی انسانی شکل اس پھندے سے نکلنے کا ہمیں موقعہ پیش کرتی

ہے۔ عظیم الشان (سمبھوت) کے حوالے کرنے کا فلسفہ سکھانے کے لئے بھگوان بذاتِ خود نازل ہوتے ہیں۔ انسانیت کی اصلی خدمت تب ہوتی ہے، جب انسان پوری محبت اور طاقت کے ساتھ بھگوان کی اطاعت شعاری سکھاتا ہے اور اُس کی عبادت کرتا ہے۔ شری ایشوپنشد کے اِس منتر میں یہ ہدایت ہے۔

اِس پریشانی کے دور میں عظیم الشان خدا کی عبادت کرنے کا آسان طریقہ اُس کے عظیم مشاغل کو سننا اور الاپنا ہے۔ دماغی قیاس آرا، تاہم، سوچتے ہیں کہ خدا کی سرگرمیاں خیالی ہیں، اِس لئے وہ اُنہیں سننے سے پرہیز کرتے ہیں، اور بھولے بھالے عوام کی توجہ بدلنے کے لئے، الفاظ کی شعبدہ بازی کسی ٹھوس پن کے بغیر ایجاد کر لیتے ہیں۔ بھگوان کرشن کے مشاغل کو سننے کی بجائے وہ اپنے شاگردوں کو نام نہاد روحانی اُستادوں کے گُن گانے کے لئے آمادہ کرتے ہیں، اور اِس طرح وہ اپنی اشتہار بازی کرتے ہیں۔ موجودہ وقت میں ایسے دھوکہ بازوں کی گنتی کافی بڑھ گئی ہے، اور بھگوان کے سچے بھگتوں کے لئے عوام کو اِن بہانے بازوں اور نام نہاد اوتاروں کے ناپاک پروپیگنڈا سے بچانے کے لئے ایک اُلجھن کھڑی ہو گئی ہے۔

اُپنشد بالواسطہ ہماری توجہ قدیم بھگوان شری کرشن کی طرف کھینچتے ہیں، لیکن بھگودگیتا، جو کہ تمام اُپنشدوں کا

کا خاکہ ہے براہ راست شری کرشن کی طرف اِشارہ کرتا ہے۔
بھگوان شری کرشن کے متعلّق سُننے سے جیسے وُہ بھگود گیتا یا شریمد بھاگوتم میں ہیں، اِنسان کا من آہستہ آہستہ تمام آلودگیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ شریمد بھاگوتم میں لکھا ہے: "بھگوان کے مشاغل کو سُننے سے، ہم بھگوان کی توجّہ اِس کے بھگتوں کی طرف دِلاتے ہیں۔ اِس طرح بھگوان، ہر جاندار ہستی کے دِل میں سمائے ہوُئے، بھگت کو صحیح ہدایتیں دیکر اُس کی مدد کرتا ہے۔"
بھگود گیتا بھی اِس کی تصدیق کرتی ہے۔ (ب گ ۱۰-۱۰)
بھگوان کی اندروُنی ہدایت بھگت کے دِل کی تمام آلودگی صاف کر دیتی ہے جو کہ ہوس* اَور جہالت کے مادّی طریقوں سے پَیدا ہوتی ہے۔ نا عقیدت مند (جو بھگت نہیں ہیں) جہالت اَور ہوس کی رو میں بہہ رہے ہیں۔ ہوس پرست مادّی تمنّاؤں سے ترکِ تعلّق نہیں کر سکتا، اَور جاہل نہ اپنے آپ کو جان سکتا ہے اَور نہ ہی بھگوان کو۔ اِس لیئے جب کوئی جہالت میں ہے، یا ہوس کے زیرِ اثر ہے، اُس کے لیئے عِرفانِ خودی کا کوئی موقعہ نہیں ہے، چاہے وُہ دِین دار ہونے کا کِتنا ہی پارٹ ادا کرے۔ عقیدت مند کے لیئے خُدا کے فضل سے جہالت اَور ہوس کے طریقے ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ اِس طرح عقیدت مند نیکی کے فن میں، جو کہ کامل براہمن کی نِشانی ہے، ثابت قدم

---

* پرکرتی کے تین گن ستوگُن (نیکی)، رجوگُن (ہوس)، تموگُن (جہالت)

ہوجاتا ہے۔ ہر کوئی اور ہر ایک براہمن بننے کی قابلیت حاصل کرسکتا ہے، بشرطیکہ وہ اصلی روحانی اُستاد کی راہبری میں عقیدت مندی کی راہ اختیار کرے۔ شریمد بھاگوتم میں بھی لکھا ہے (بھاگ ۱۸-۴-۲):-

किरातहूणांध्रपुलिंदपुल्कशा आभीरशुम्भा यवनाः खसादयः।
येऽन्ये च पापा यदपाश्रयाश्रयाः शुद्ध्यन्ति तस्मै प्रभविष्णवे नमः॥

کِرَاتَ ھُونَّا نْدھْرَ ــ پُلِنْدَ ــ پُلْکَشَا
آبْھِیرَ ــ شُمْبْھَا یَوَنَاہ کھْسَادَیَہ
یَے، نْیے چَ پَاپَا یَدْ ــ اپَاشْرَیَاشْرَیَاہ
شُدْھْیَنْتِ تَسْمَئِے پْرَبْھَوِشْنَوے نَمَہ

"کوئی بھی حقیر جاندار ہستی خدا کے پاک عقیدت مند کی راہبری سے، پاک بن سکتی ہے، کیونکہ خدا غیر معمولی طور پر طاقتور ہے۔"

جب کوئی براہمن بننے کی قابلیت حاصل کرلیتا ہے تو وہ خوش ہوجاتا ہے اور وہ بھگوان کی بھگتی کرنے کے لئے پُرجوش ہوتا ہے۔ خدا کی سائنس سے وہ خود بخود روشناس ہوجاتا ہے۔ خدا کی سائنس کو جان لینے سے وہ آہستہ آہستہ مادی بندھنوں سے آزاد ہوجاتا ہے، اور خدا کے فضل سے اُس کا شکی

من صاف اور شفّاف ہو جاتا ہے۔ جب کوئی اِس منزل پر پہنچ جاتا ہے تو وُہ نجات شدہ رُوح بن سکتا ہے اور وُہ ہر قدم پر خُدا کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ "سمبھوات" کی تکمیل ہے جیسا کہ اِس منتر میں بیان کیا گیا ہے۔

# چودہواں منتر

सम्भूतिं च विनाशं च यस्तद् वेदोभयं सह ।
विनाशेन मृत्युं तीर्त्वा सम्भूत्यामृतमश्नुते ।। १४।।

سَمْبھُوتِمْ چَ وِناشَمْ چَ
یَسْ تَدْ وَیدَ وبْھَیَمْ سَحَ
وِناشینَ مْتْیُمْ تِیرْتْوا
سَمْبھُوتْیا مْتَمْ اَشْنُتے

سَمْبھُوتِمْ۔ اَبدی شخصیت خُدائے برتر، اُس کا ماورائی نام، صُورت، مشاغِل، خُوبیاں اَور سازوسامان، اُس کی قیام گاہ کی رنگارنگی وغیرہ؛ چَ ۔اَور؛ وِناشَمْ۔ دیوتا، آدمیوں اَور جانوروں وغیرہ کا عارضی مادّی مظاہرہ اُن کے جھوٹی شہرت، ناموں، وغیرہ کے ساتھ؛ چَ ۔بھی؛ یَہ ۔وُہ جو؛ تَتْ ۔وُہ؛ وَیدَ۔جانتا ہے؛ اُبھَیَم۔ دونوں؛ سَحَ ۔کے ساتھ؛ وِناشینَ ۔ہر ایک چیز کے ساتھ

جو ختم ہو جانے والی ہے؛ **مِتیُم** ۔ موت؛ **تیرِ تْوا** ۔ بازی لے جانا؛ **سَمبْھوُتیا** ۔ خدا کی ابدی بادشاہت میں؛ **امِرتْم** ۔ موت سے نجات؛ **اَشْنُتے** ۔ مزا لیتا ہے

## ترجمہ

ہمیں شخصیتِ خدائے برتر اور اُس کے ماورائی نام کو ساتھ ہی اُس کی عارضی مادی تخلیق کو اُس کے عارضی دیوتاؤں، جانوروں اور آدمیوں کے ساتھ مکمل طور پر جاننا چاہیئے، جب کوئی یہ جان لیتا ہے تو وہ موت پر اور عارضی نظامِ کائنات کے مظاہرے پر سبقت حاصل کر لیتا ہے، اور خدا کی ابدی بادشاہت میں وہ انتہائی مسرت اور علم کی لافانی زندگی کا مزا لیتا ہے۔

## مفہوم

علم کی اِس نام نہاد ترقی سے، اِنسانی تمدن نے خلائی جہاز اور ایٹمی طاقت سمیت بہت سی مادی چیزوں کی تخلیق کر لی ہے، لیکن پھر بھی وہ ایسی تخلیق کرنے میں ناکامیاب ہوئی ہے جس سے وہ پیدائش، بڑھاپے، بیماری اور موت سے نجات حاصل کر سکے۔ جب بھی کوئی عقلمند آدمی نام نہاد سائنسدان سے اِن مصائب کا سوال پوچھتا ہے تو سائنس دان بڑی ہوشیاری سے اُسے جواب دیتا ہے کہ مادی سائنس ترقی کر رہی ہے اور بالآخر اِنسان

کو لافانی اَور ناعمر رسیدہ بنانا ممکن ہو جائے گا۔ اَیسے جوابات سائنس دانوں کی مادّی قدرت سے قطعی ناواقفی کا ثبوت دیتے ہَیں۔ مادّی قدرت میں ہر شئے، مادّہ کے سخت قوانین کے زیرِ اثر ہَے، اَور اُسے تبدیلی کے چھ مراحل سے ضرور ہی گذرنا پڑتا ہَے: پَیدا ہونا، بڑھنا، برقرار رہنا، بدلنا، بگڑنا اَور آخر کار مرجانا۔ کوئی بھی شئے جس کا مادّی قدرت سے تعلق ہَے، تبدیلی کے ان چھ قوانین سے باہر نہیں ہَے، اِس لیئے کوئی بھی چاہَے دیوتا ہو، انسان ہو، جانور ہو، یا درخت مادّی دُنیا میں ہمیشہ کے لیئے نہیں رہ سکتے۔

انواع کے مطابق زندگی کا پیمانہ وقت الگ الگ ہوتا ہَے۔ برہما، اِس مادّی کائنات میں صدر جاندار ہستی، کروڑوں سالوں تک زندہ رہ سکتے ہَیں، جہاں کہ ایک بہت ہی چھوٹا سا جراثیم صرف چند گھنٹے زندہ رہ سکتا ہَے۔ لیکن اِس کی کوئی اہمیّت نہیں ہَے۔ مادّی دُنیا میں ہمیشہ کے لیئے کوئی نہیں رہ سکتا ہَے۔ کچھ شرائط کے تحت چیزیں پَیدا ہوتی ہَیں اَور بنائی جاتی ہَیں، وُہ کچھ دیر کے لیئے رہتی ہَیں اَور، اگر وُہ بدستور زندہ رہیں، وُہ بڑھتی ہَیں، پھر پَیدا کرتی ہَیں، آہستہ آہستہ گھٹتی ہَیں اَور آخر کار غائب ہو جاتی ہیں۔ اِن قوانین کے مطابق، برہما بھی، جو کہ مختلف کائنات میں لاکھوں کی تعداد میں ہَیں، آج

یا کل (کبھی نہ کبھی) مرنے والے ہیں۔ اِس لیئے تمام مادّی کائنات مِرتیُلوک، مَوت کی جگہ کہلاتی ہے۔

مادّی سائنسدان اَور سیاست دان اِس جگہ کو لافانی بنانا چاہتے ہیں، کیونکہ اُن کو لافنا رُوحانی قُدرت کا کوئی عِلم نہیں ہے۔ یہ اُن کی ویدِک اَدب سے ناواقفی کی وجہ سے ہے، جوکہ سُلجھے ہُوئے ماوَرائی تجربہ سے بھرا ہُوا ہے۔ بدقِسمتی سے آج کا اِنسان ویدوں، پُرانوں اَور باقی اِلہامی کِتابوں سے عِلم حاصِل کرنے کے خِلاف ہے۔

وِشنو پُران (و۔پ۔ ۶۱-۷-۶) سے ہمیں یہ اطّلاع مِلتی ہے کہ بھگوان وِشنو، شخصیتِ خُدا کے برتر مختلف قوّتوں کے مالِک ہیں، جو پَرَا (بڑھیا) اَور اَپَرَا یا اَوِدیا (گھٹیا قوت) جانی جاتی ہیں۔ مادّی قوّت جس میں ہم اَب پھنسے ہُوئے ہیں اَوِدیا یا گھٹیا قوّت کہلاتی ہے۔ مادّی تخلیق اِس قوّت سے ممکن ہوگئی ہے لیکن دُوسری بڑھیا قوّت ہے جسے پَرَا شکتِ کہتے ہیں، جوکہ مادّی گھٹیا قوّت سے مختلف ہے۔ وُہ بڑھیا قوّت خُدا کی اَبدی یا لافانی تخلیق پر مشتمِل ہے۔
(ب گ ۲۰-۸) تمام مادّی سیّارے ــــ اُوپر نیچے اَور درمیانی، سُورج، چاند اَور زُہرہ سمیت تمام کائنات میں بکھرے پڑے ہیں۔ اِن سیّاروں کا وجُود صِرف برہما کی زِندگی کے

دَوران میں ہے۔ کچھ نچلے سیّارے، تاہم، برہما کا ایک دن ختم ہونے پر غائب ہو جاتے ہیں اور برہما کے اگلے دِن کے دَوران وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُوپر کے سیّاروں میں وقت کی گنتی مختلف طریقے سے ہوتی ہے۔ بہت سے اُوپر کے سیّاروں میں ہمارا ایک سال چوبیس گھنٹے یا ایک دِن اور رات کے برابر ہوتا ہے۔ دھرتی کی چار عمریں (ستیہ، تریتا، دْواپر اور کلی) اُوپر کے سیّاروں کے وقت کی پیمائش کے مطابق صِرف ۱۲۰۰۰ سال ہیں۔ اَیسے لمبے عرصے کو ایک ہزار سے ضرب دیں تو برہما کا ایک دِن بنتا ہے، اور برہما کی ایک رات بھی اِسی کے برابر ہے۔ اَیسے دِنوں اور راتوں کو مہینوں اور سالوں میں اکٹھا کیا جائے، تو برہما اَیسے ایک سو سال تک جیتا ہے۔ برہما کی زِندگی کے اِختتام پر، کائنات کا پُورا تماشہ بھی غائب ہو جاتا ہے۔

وہ جاندار ہستیاں جو سُورج اور چاند میں رہتی ہیں، ساتھ ہی وہ جو مرتیہ لوک نِظام میں ہیں، جس میں یہ دھرتی اور بہت سے سیّارے ہیں جو اِس کے نیچے ہیں —— برہما کی رات کے دَوران میں سبھی تباہی کے پانیوں میں غرق ہو جاتے ہیں۔ اِس وقت کے دَوران کوئی بھی جاندار ہستی یا نوع ظاہر نہیں ہوتی، حالانکہ رُوحانی طور سے وہ بدستور موجود رہتی ہیں۔ یہ حالت جس میں کچھ بھی ظہُور میں نہیں ہوتا اَویکت

کہلاتی ہے۔ پھر جب برہما کی زندگی کے خاتمہ پر تمام کائنات غائب ہوجاتی ہے، تو یہ دُوسری اَوْیکت حالت ہوتی ہے۔ تاہم اِن دوحالتوں سے پرے، جن میں کچھ بھی ظہور میں نہیں ہوتا، رُوحانی ماحول یا قُدرت ہے۔ اِس ماحول میں بہت سے رُوحانی سیّارے ہیں، اور یہ سیّارے ہمیشہ موجُود رہتے ہیں، جب مادّی کائنات کے اندر بھی تمام سیّارے غائب ہوجاتے ہیں۔ مختلف برہموں کے اختیار کے اندر نظامِ کائنات کا مظاہرہ، خُدا کی طاقت کی صِرف ایک چوتھائی نمائش ہے۔ یہ گھٹیا طاقت ہے۔ برہما کے اختیار کے باہر رُوحانی قُدرت ہے، جیسے "تْرِ۔ پادَ۔ وِبْھُوتِ"، خُدا کی قُدرت کا تین چوتھائی کہا جاتا ہے۔ یہ بڑھیا قوّت ہے یا پَرا پْرَکْرِتِ۔

رُوحانی قُدرت میں با تسلّط عظیم الشّان شخص جو قیام کر رہا ہے شری کرشن ہیں۔ جیسے کہ بھگود گیتا میں تصدیق کی گئی ہے۔ (ب گ ۸۔۲۲) صِرف پاک عقیدت مندی سے نہ کہ گیان (فلسفہ) یوگ (تصوّف) یا کرم (با انجام کام) سے اُس تک پہنچا جا سکتا ہے۔ کرمی یا پھل چاہنے والے اپنے آپ کو سورگ لوک سیّاروں تک بلند کر سکتے ہیں، جن میں چاند اور سُورج کا دخل ہے۔ گیانی اور یوگی اور بھی بلند تر سیّاروں کو پا سکتے ہیں، جیسے کہ برہم لوک، اور جب وُہ عقیدت مندی سے اور بھی قابل بن جاتے

ہیں، تو اُنہیں رُوحانی قُدرت، یا رُوحانی آسمان کے چمکتے ہُوئے نظام کائنات کے ماحول (برہمن) یا ویکنٹھ سیاروں میں، اُن کی قابلیت کے مُطابق جانے کی اِجازت مِل جاتی ہے۔ تاہم، یہ یقیناً ہے کہ کوئی بھی بغیر عقیدت مندی کی تربیت لئے رُوحانی ویکنٹھ سیّاروں میں داخِل نہیں ہو سکتا۔

مادّی سیّاروں پر ہر کوئی برہما سے لے کر چیونٹی تک مادّی قُدرت پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہا ہے، اَور یہ مادّی بیماری ہے۔ جب تک مادّی بیماری جاری رہتی ہے، جاندار ہستی کو تبدیلیٔ جسم کے طریقے سے گُذرنا پڑے گا۔ چاہے وہ آدمی، دیوتا یا جانور کی صُورت اختیار کرتی ہے، اُس کو انجام کار دو تباہیوں کے دَوران ــــ برہما کی رات کی تباہی اَور برہما کی زِندگی ختم ہونے کی تباہی ــــ نیستی کی حالت کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اگر ہم بار بار جنم لینے اَور مرنے کے طریقے کو ختم کرنا چاہتے ہیں اَور ساتھ ہی بڑھاپے اَور مَوت کے متلزّم پہلوؤں کو بھی، تو ہمیں رُوحانی سیّاروں میں داخِل ہونے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ بھگوان کرشن اپنے کامِل ظہور میں اِن سیّاروں میں سے ہر ایک پر تسلّط جمائے ہُوئے ہیں۔

شری کرشن پر کوئی تسلّط نہیں جما سکتا۔ یہ متعیّن رُوح ہے جو مادّی قُدرت پر قابُو پانا چاہتی ہے لیکن خود مادّی قُدرت کے

قوانین اَور بار بار جنم لینے اور مرنے کے دُکھوں کے قابُو میں آجاتی ہے۔ بھگوان پھر سے دھرم کے اُصولوں کو قائم کرنے کے لیئے یہاں آتے ہیں، اَور بنیادی اُصول اپنے آپ کو اُن پر نچھاور کرنے کا رُجحان پیدا کرنا اَور بڑھانا ہے۔ بھگود گیتا میں یہ بھگوان کی آخری ہدایت ہے (ب گ ۶۶-۱۸)، لیکن بیوقُوف لوگوں نے اِس اوّلیں تعلیم کی بڑی ہوشیاری سے غلط تشریح کی ہے اَور عوام کو مُختلِف راہوں میں گُمراہ کر دیا ہے۔ لوگوں میں ہسپتال کھولنے کی لگن تو پَیدا ہوجاتی ہے لیکن اپنے آپ کو عقیدت مندی سے رُوحانی بادشاہت میں داخل ہونے کی تعلیم دینے کی نہیں۔ اُنہیں صرف عارضی امدادی کام میں دِلچسپی لینا سِکھایا جاتا ہے، جو کہ جاندار ہستی کو کبھی بھی سچّی خُوشی نہیں دے سکتا۔ وُہ مُختلِف عوامی اَور نیم سرکاری اِدارے قُدرت کی غارت گر طاقت کو بس میں کرنے کے لیئے کھولتے ہیں، لیکِن وُہ نہیں جانتے کہ ناقابلِ تسخیر قُدرت کو کیسے شانت کیا جائے۔ بہُت سے لوگوں کو بھگود گیتا کے بڑے عالِم مشہور کیا جاتا ہے، لیکِن وُہ گیتا کے پیغام کو نظر انداز کر دیتے ہیں، جس سے مادّی قُدرت کو شانت کیا جا سکتا ہے۔ طاقتوَر قُدرت کو صِرف خُدائی شعُور کے جگانے سے شانت کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ بھگود گیتا میں بڑے صاف طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔

(ب گ ۱۴-۷)

شری اِیشو پنشد اس منتر میں سِکھاتا ہے کہ ہمیں دونوں سمبھوت (شخصیّت خدائے برتر) اور وِ ناش (عارضی مادّی مظاہرہ) مُکمل طَور پر کِنار در کِنار ضرور جاننا چاہیئے۔ اکیلے عارضی مادّی مُظاہرے کو جان لینے سے ہم کسی چیز کو نہیں بچا سکتے، کیونکہ قُدرت کے میدان میں ہر لمحہ تباہی ہوتی رہتی ہے۔ ہسپتال کھول لینے سے کوئی اِن تباہیوں سے نہیں بچ سکتا ہے۔ صِرف اَبدی زندگی کی مُسرّت اور معرفت کے مُکمّل علم سے ہم بچائے جا سکتے ہیں۔ پُوری ویدک تجویز لوگوں کو ابدی زِندگی حاصِل کرنے کے فن میں تعلیم دینے کے لیئے ہے۔ عارضی کَشش آمیز چیزوں سے، جو تسکینِ نفس پر منحصر ہیں، لوگ اکثر گمراہ ہو جاتے ہیں، لیکن نفسِانی اَشیاء کی خِدمت کرنا دونوں گمراہ کُن اور ذلیل پن ہے۔

اِس لیئے ہمیں اپنے ہم نفسوں کو ضرور صحیح طریقہ سے بچانا ہے۔ سچّائی کو پسند کرنے یا ناپسند کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ یہ سچ ہے۔ اگر ہم بار بار جنم لینے اور مرنے سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھگوان کی بھگتی کرنی چاہیئے، یہاں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ ضرورت کا معاملہ ہے۔

# پندرہواں منتر

हिरण्मयेन पात्रेण सत्यस्यापिहितं मुखम्।
तत् त्वं पूषन्नपावृणु सत्य धर्माय दृष्टये॥१५॥

حِرَنْمَیینَ پاتْریٖنَ
سَتْیَسْیاپِہِتَمْ مُکھَمْ
تَتْ تْوَمْ پُوشَنَّ آپاوِرْنُ
سَتْیَ دْھَرْمایَ دِرْشْٹَیے

حِرَنْمَیینَ ۔ سنہری درخشندگی سے؛ پاتْرینَ ۔ چمکتے ہوئے پردہ سے؛ سَتْیَسْیَ ۔ عظیم الشان سچ کا؛ اَپِہِتَمْ ۔ ڈھکا ہوا؛ مُکھَمْ ۔ چہرہ؛ تَتْ ۔ وہ پردہ؛ تْوَمْ ۔ اپنا آپ؛ پُوشَنْ ۔ او زندہ رکھنے والے؛ آپاوِرْنُ ۔ مہربانی سے ہٹائیے؛ سَتْیَ ۔ پاک؛ دْھَرْمایَ ۔ بھگتن کو؛ دِرْشْٹَیے ۔ نمائش کے لئے

## ترجمہ

او میرے بھگوان، تمام جانداروں کی پرورش کرنیوالے

تمہارا اصلی چہرہ، تمہاری چکا چوند کر دینے والی درخشندگی سے ڈھکا ہُوا ہے۔ مہربانی کر کے اِس پردہ کو ہٹائیے اور اپنے سچّے بھگتوں پر اپنا آپ آشکار کرو۔

## مفہوم

بھگود گیتا میں بھگوان، اپنی ذاتی شعاؤں کو (برہم جیوتی) اپنی صورت کی چکا چوند کر دینے والی درخشندگی کو اِس طرح سے بیان کرتے ہیں:۔

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाहममृतस्याव्ययस्य च।
शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकान्तिकस्य च॥

بْرَحْمَنُوحِ پْرَتِشْٹھَاحَمْ
اَمْرِتَسْیَاوْیَیَسْیَ چَ
شَاشْوَتَسْیَ چَ دْھَرْمَسْیَ
سُکْھَسْیَیکَانْتِکَسْیَ چَ

"اور میں لاشخصی برہمن کی بُنیاد ہُوں، جو کہ بالآخر مسرت کی آئینی حیثیت ہے، اور جو دوامی، لافانی اور ابدی ہے۔"

(ب گ ۲۷-۱۴)

برہمن، پرماتما اور بھگوان ایک ہی مُطلق سچائی کے تین پہلو ہیں۔ برہمن کا پہلو نو آموز کی سمجھ میں سب سے آسانی سے

آجاتا ہے۔ پرماتما، عالیٰ رُوح کا اُن کو احساس ہوتا ہے، جنہوں نے آگے ترقّی کر لی ہے، اور بھگوان کا احساس مُطلق سچّائی کا آخری احساس ہے۔ اُس کی بھگود گیتا میں تصدیق کی گئی ہے، جہاں پر بھگوان کہتے ہیں کہ وُہ مُطلق سچ کا آخری تصوّر ہیں، برہم جیوتی کا اور تمام میں سمائے ہُوئے پرماتما کا سَرچشمہ ہے۔ بھگود گیتا میں شری کرشن کہتے ہیں کہ وہ برہم جیوتی، مُطلق سچ کا لاشخصی تصوّر کا آخری خزانہ ہیں، اور اُس کی لامحدُود طاقتوں کی تشریح کرنے کی ضرُورت نہیں۔

अथवा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ।
विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नं एकांशेन स्थितो जगत् ।।

اَتھوَا بہُنَیتَین
کِمْ جنَا تَین تَوارْجُن
وِشْٹَبھیاحَمْ اِدَمْ کِرتْسْنَمْ
اَیکا مْشین سْتھِتو جَگتْ

"پر کیا ضرُورت ہے، ارجُن، اِس تمام تفصیلی عِلم کی ؟ اپنے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کے ساتھ میں نے اِس تمام کائنات کو سہارا دِیا ہُوا ہے اور اِس میں سمویا ہُوا ہوں۔"
(ب گ ۱۰-۴۲)

اِس طرح اپنے ایک مُکمّل پھیلاؤ سے، ہر شئے میں سرایئت کیا ہُوا پرماتما، بھگوان پُوری نظامِ کائنات کی مادّی تخلیق کو برقرار رکھتا ہے۔ ساتھ ہی وُہ رُوحانی دُنیا کا بھی تمام مُظاہرہ برقرار رکھتا ہے، اِس لیئے شری ایشوپنشد کے شرُوتِ منتر میں بھگوان کو پُوشن مُخاطب کیا گیا ہے، بالآخر قائم رکھنے والا۔

شخصیّتِ خُدائے برتر، شری کرشن ہمیشہ ماوَرائی "آنند" میں رہتے ہیں (آنندمَیو، بھیاسات)۔ جب وہ ۵۰۰۰ سال پہلے ہندوستان میں برِندا بن میں موجُود تھے، تو وُہ ہمیشہ اپنے بچپن کے مشاغل کی شروعات سے ہی ماوَرائی آنند میں رہتے تھے۔ مُختلِف راکھشوں کو مارنا، جیسے اَگھ، بَاک، پُوتنا اَور پَرالمَبَ اُن کے لیئے خوشی کی تفریحات تھیں۔ برِندابن کے گاؤں میں اُنھوں نے اپنی ماں، بھائی اَور دوستوں کے ساتھ مزے اُڑائے، اَور جب اُنھوں نے شرارتی مکھن چور کا کردار ادا کیا تو اُن کے تمام ساتھیوں نے بھی اُن کی چوری سے ماوَرائی آنند کا مزا لیا۔ بھگوان کی شہرت بہ حیثیتِ مکھن چور کے ملامت کے قابِل نہیں ہے، کیونکہ مکھن چوری سے بھگوان اپنے سچّے بھگتوں کو خوشی دیتے تھے۔ بھگوان جو کچھ بھی برِندابن میں کرتے تھے، اپنے ساتھیوں کی خوشی کے لیئے کرتے تھے۔ بھگوان نے اَیسے مشاغل کی تخلیق بدمزہ قیاس

کرنے والوں اور نام نہاد ہٹھ یوگ نظام کے مداری گروں کی کشش آمیزی کے لئے کی، جو مُطلق سچ کی کھوج کے لئے آئے تھے۔ بھگوان اور اُس کے کھلاڑی دوستوں کے درمیان بچپن کے کھیل کے بارے میں شکھدیو گوسوامی شریمد بھاگوتم میں فرماتے ہیں :-

इत्थं सतां ब्रह्मसुखानुभूत्या दास्यं गतानां परदैवतेन ।
मायाश्रितानां नरदारकेण साकं विजहुः कृतपुण्यपुंजाः ।।

اِتّھَم سَتام برَہم۔ سُکھانُبھوتیا
داسیم گتانام پَرَ۔ دَیوَتین
مایا شرِتانام نَرَ دارکین
ساکم وِجَہرُہ کِرت۔ پُنیہ۔ پُنجاہ

"شخصیتِ خُدائے برتر، جو لاشخصی، آنند سے بھرپور برہمن سمجھا جاتا ہے، جس کی بھگت عظیم الشان بھگوان کے رُوپ میں عبادت کرتے ہیں، اور جسے دُنیاوی ایک معمولی اِنسان سمجھتے ہیں، وہ اپنے گوالے دوستوں کے ساتھ کھیلے، جنہوں نے بہت نیک اعمال اِکٹھے کر لینے کے بعد اپنی حیثیت حاصل کی تھی۔"

(بھاگ ۱۱ - ۱۲ - ۱۰)

اِس طرح بھگوان ہمیشہ اپنے رُوحانی ساتھیوں کے ساتھ ماورائی

محبّت بھرے مشاغل میں مختلف رشتوں میں مصروف رہتے ہیں :۔
شانتَ (غیر جانبدارانہ)، داسیَ ( نوکروں جیسا) سکھْیَ (دوستوں جیسا)، واتسلْیَ (والدین کی محبّت کا)، اور مادْھُریَ (بیاہتا محبّت کا)۔ کیونکہ یہ کہا جاتا ہے کہ بھگوان برنداہن دھام کبھی نہیں چھوڑتے ہیں، کوئی یہ پوچھ سکتا ہے کہ وہ پھر تخلیق کے کاموں کا نظم و نسق کیسے چلاتے ہیں۔ اِس کا جواب بھگود گیتا میں دیا گیا ہے (ب گ ۱۳-۱۴) :۔ بھگوان اپنے مکمل کردار سے جسے پُرُشَ اوتار کہا جاتا ہے تمام مادّی تخلیق میں سمائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ذاتی طور پر بھگوان کا مادّی تخلیق، اس کی برقراری اور اس کی تباہی سے کوئی تعلّق نہیں ہے، وہ اپنے مکمل ظہور، پرم آتما یا روحِ عالے سے اِن تمام چیزوں کو عمل میں لانے کی وجہ بنتا ہے۔ ہر جاندار ہستی آتما یا روح کے نام سے جانی جاتی ہے، اور عظیم آتما جو اِن سب کو قابو میں رکھتی ہے، پرماتما یا روحِ عالے ہے۔

خدائی معرفت کا طریقہ بڑی سائنس ہے۔ مادّہ پرست صرف مادّی تخلیق کے چوبیس پہلوؤں کا تجزیہ کر سکتے ہیں اور اُن پر سوچ سکتے ہیں، کیونکہ پُرُشَ، بھگوان کی اُن کو بہت تھوڑی جانکاری ہے۔ لاشخصیت مادہ پرست صرف برہم جیوتی کی چمکدار درخشندگی سے ہی حیران و ششدر ہو جاتے

ہیں۔ اگر کوئی مطلق سچ کو پوری طرح سے دیکھنا چاہتا ہے تو اُسے چوبیس مادّی عناصر اور چمکدار تابانی سے بھی پرے سرایت کرنا پڑیگا۔ شری ایشوپنشد اس ہدائیت کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو تمام پانچوں چکا چوند کر دینے والے پردے کے ہٹانے کی دُعا مانگنے کی ہدائیت کرتا ہے۔ جب تک شخصیتِ خُدائے برتر کو دیکھنے کے لئے جیسی وُہ ہے یہ پردہ نہیں ہٹایا جاتا، مطلق سچائی سے حقیقی عرفان کو نہیں پایا جاسکتا۔

شخصیتِ خُدائے برتر کا پرماتما کا نقش تین مکمل مظاہر میں سے ایک ہے، جسے مجموعی طور پر وشنُو تتّو کہتے ہیں۔ کائنات کے اندر وشنُو تتّو (تینوں بڑے دیوتاؤں ــــ برہما، وشنو اور شِو ــــ میں سے ایک) کشیرودکشائی وشنو کے نام سے جانا جاتا ہے۔ وُہ ہر ایک انفرادی جاندار ہستی میں سراپا سمویا ہُوا پرماتما ہے۔ گربھودکشائی وشنو، تمام جاندار ہستیوں کے اندر مجموعی اعلےٰ رُوح ہے۔ اِن دونوں سے پرے کارنو۔ دکشائی وشنو بحرِ سبب میں لیٹے ہُوئے ہیں۔ وُہ تمام کائناتوں کے خالق ہیں۔ نظامِ کائنات کی تخلیق کے چوبیس مادّی عناصر پر حاوی ہونے کے بعد، یوگ نظام سنجیدہ طالبِ علم کو وشنُو تتّوؤں سے مِلانا سکھاتا ہے۔ علمی فلسفہ کی تربیّت ہمیں لاشخصیّت برہم جیوتی کا احساس کرنے میں مدد دیتی ہے، جو کہ بھگوان شری

کرشن کے ماورائی جسم کی چمکدار تابانی ہے۔ اِس کی بھگود گیتا ب گ ۱۴-۲۷) اور برہم سمہتا میں (۵-۴۰) تصدیق کی گئی ہے۔

यस्य प्रभा प्रभवतो जगदण्डकोटिकोटिष्वशेष वसुधादिविभूति भिन्नम्।
तद्ब्रह्मनिष्कलमनन्तमशेषभूतं गोविन्दमादिपुरुषं तमहं भजामि ।।

یسیہ پربھا پربھوتو جگدنڈ۔ کوٹ کوٹشو۔ اشیش۔ وسدھادِ وبھوتِ بھنّم
ند۔ برہم نشکلم اننت اشیش۔ بھوتم
گووندم آدِ۔ پُرشم تم اہم بھجامِ

"کروڑوں کائناتوں میں بے شمار سیارے ہیں، اور اُن میں سے ہر ایک، ایک دوسرے سے نظامِ کائنات کی ترتیب کے لحاظ سے مختلف ہے۔ یہ تمام سیارے برہم جیوتی، کے کونے میں واقع ہیں۔ یہ برہم جیوتی، محض عظیم الشان شخصیتِ خدائے برتر کی ذاتی کرنیں ہیں، جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔" برہم سمہتا کا یہ منتر مطلق سچائی کے حقیقی عرفان کے منبر سے بولا گیا ہے، اور شری ایشوپنشد کا شروتِ منتر اِس منتر کو عرفان کا طریقہ مانتا ہے۔ یہ بھگوان کے آگے آسان سی دُعا ہے کہ وہ برہم جیوتی کو ہٹائے تاکہ ہم اُس کا اصلی دیدار حاصل کر سکیں۔

مکمل علم کا مطلب ہے شری کرشن کو برہمن کا سبب جاننا۔

برہمن کا منبع بھگوان شری کرشن ہیں، اور الہامی کتابوں میں جیسے شریمد بھاگوتم میں، شری کرشن کی سائنس کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ شریمد بھاگوتم میں، اس کے مصنف شریلا ویاس دیو نے یہ ثابت کیا ہے کہ اپنے احساسِ خدا کے مطابق عظیم الشان سچ کو، برہمن، پرماتما، یا بھگوان بیان کیا گیا ہے۔ شریلا ویاس دیو نے کبھی نہیں کہا کہ عظیم الشان سچ ایک جیو یا معمولی جاندار ہستی ہے۔ جاندار ہستی کو کبھی بھی تمام طاقت ور عظیم الشان سچ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اگر وہ ہوتی، تو جاندار ہستی کے لیئے بھگوان کے آگے دعا کرنے کی ضرورت نہیں تھی، کہ وہ چکا چوند کر دینے والے پردے کو ہٹائے تاکہ جاندار ہستی اس کا دیدار حاصل کر سکے۔

فیصلہ کن بات یہ ہے کہ عظیم الشان سچ کے زور دار روحانی مظاہروں کی غیر حاضری میں، لاشخصی برہمن کا احساس ہوتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی، روحانی طاقت کا تھوڑا یا کوئی علم نہ ہوتے ہوئے بھگوان کی مادی طاقتوں کو پا لیتا ہے تو اسے پرماتما کا عرفان حاصل ہو جاتا ہے۔ اس طرح دونوں برہمن اور پرماتما کا احساس مطلق سچ کے جزوی احساس ہیں۔ تاہم جب کوئی عظیم الشان شخصیت خدائے برتر شری کرشن کو، حرِ فِمایت۔ پاتر کے ہٹ جانے کے بعد، پوری طاقت میں پا لیتا ہے تو اسے واسدیو سروم اِت کا احساس ہوتا ہے: بھگوان شری کرشن جنہیں واسدیو کہتے

ہیں، سب کچھ ہیں —— برہمن پرماتما اور بھگوان۔ بھگوان جڑ ہیں، اور برہمن اور پرماتما اُن کی شاخیں۔

بھگود گیتا میں تین طرح کے ماورا پرستوں کا مقابلتاً تجزیہ کیا گیا ہے، لاشخصی برہمن کی عبادت کرنے والے (گیانی) نقش پرماتما کی عبادت کرنے والے (یوگی)، اور بھگوان شری کرشن کے عقیدت مند (بھگت)۔ بھگود گیتا میں یہ بیان کیا گیا ہے (ب گ ۶-۴۶-۴۷) کہ تمام اقسام کے ماورا پرستوں میں سے، وُہ جو گیانی ہے، جو ویدک علم میں تربیت یافتہ ہے، سب سے اعلیٰ ہے۔ پھر بھی یوگی گیانی سے بڑھ کر ہیں اور کام سے پھل کی خواہش رکھنے والوں سے بہت بہتر ہیں اور تمام یوگیوں میں سے وُہ جو لگاتار اپنی تمام طاقت سے بھگوان کی خدمت کرتا ہے، عظیم ہے۔ خُلاصہ یہ ہے کہ فلسفی کام کرنے والے سے بہتر ہے۔ اور صُوفی فلسفی سے بہتر ہے۔ اور تمام صُوفی "یوگیوں" میں سے وُہ جو بھگتی یوگ کے نقش قدم پر چلتا ہے، بدستور بھگوان کی خدمت میں مصرُوف ہے، سب سے بڑا ہے۔ شری ایشوپنشد ہمیں اِس تکمیل تک پہنچنے کی ہدائیت کرتا ہے۔

# سولہواں منتر

पूषन्नेकर्षे यम सूर्य प्राजापत्य
व्यूह रश्मीन समुह तेजो।
यत् ते रूपं कल्याणतमं तत् ते पश्यामि
योऽसावसौ पुरुष : सोऽहमस्मि ॥१६॥

پُوشَنْ اَیکَرْشے یَمَ سُورْیَ پْراجاپَتْیَ
وْیُوحَ رَشْمِینْ سَمُوحَ تیجو
یَتْ تے رُوپَمْ کَلْیانْتَمَمْ تَتْ تے پَشْیامِ
یو، ساوَ اَسَو پُرُشَہ سوحَمْ اَسْمِ

پُوشَن - او بَرقرار رکھنے والے، اَیکَرْشے - ابتدایہ فلسفی، یَمَ - اُصولِ نظم وضبط، سُورْیَ - سُوریوں (عظیم عقیدت مندوں) کی منزل، پْراجاپَتْیَ - پراجا پتیوں (نسلِ انسانیت کے بزرگ) کا اچھا چاہنے والے، وْیُوحَ - مہربانی سے ہٹاؤ، رَشْمِنْ شعاعیں، سَمُوحَ - مہربانی سے پیچھے کریں، تیجَہ - تابانی یَتْ - تاکہ، تے - آپ کا، رُوپَمْ - صُورت، کَلْیانْ تَمَمْ

سب سے مُبارک؛ **تَت**۔ وُہ ہے؛ **تے**۔ آپ کا؛ **پُشیامِ**۔ مَیں دیکھ سکوں؛ **یَہ**۔ وُہ جو ہَے؛ **آسَو**۔ سُورج کی مانِند؛ **اَسَو**۔ وُہ؛ **پُرُشہ**۔ شخصیّتِ خُدائے برتر؛ **سَہ**۔ مَیں خُود؛ **اَحَم**۔ مَیں؛ **اَسْمِ**۔ ہُوں

## ترجمہ

او میرے بھگوان، او قدیم فلسفی، کائنات کو برقرار رکھنے والے، او اصولِ نظم و ضبط، سچّے بھگتوں کی منزِل، اِنسانی نسل کے بُزرگوں کا اچھّا چاہنے والے —— برائے کرم اپنی ماورائی کِرنوں کی درخشندگی کو ہٹاؤ تاکہ مَیں تمہارے آنند کی صُورت دیکھ سکوں۔ آپ ابدی عظیم اُلشان شخصیّتِ خُدائے برتر ہیں، سُورج کی مانِند، جَیسے مَیں ہُوں۔

## مفہوم

خُوبی کے لِحاظ سے سُورج اَور اُس کی کِرنیں ایک ہی ہیں۔ اِس طرح خُدا اَور جاندار ہستیاں خُوبی میں ایک ہی ہیں۔ سُورج ایک ہَے، لیکِن سُورج کی کِرنوں کے ذرّے بے شُمار ہیں۔ سُورج کی کِرنیں سُورج کا بنایا ہُوا حِصّہ ہیں، اَور سُورج اَور کِرنیں مِل کر اکٹھی پُورا سُورج بناتی ہیں۔ خود سُورج کے اندر سُورج بھگوان رہائش رکھتے ہیں، اَور اِس طرح عظیم اُلشان رُوحانی سیّارے کے اندر، گولوک برِنداوَن، جہاں سے بَرہم جیوتی

کی درخشندگی پھوٹ رہی ہے، اَبدی بھگوان رہائش رکھتے ہیں، جیسا کہ برہم سمہتا، نے تصدیق کی ہے:۔

चिन्तामणिप्रकरसद्मसु कल्पवृक्षलक्षा-वृतेषुसुरभिरभिपालयन्तम् ।
लक्ष्मीसहस्त्रशतसम्भ्रमसेव्यमानं गोविन्दमादिपुरुषं तमहं भजामि ।।

چِنْتَامَنِ۔ پْرَکَرَ۔ سَدْمَسُ کَلْپَ۔ وِرکْشَ
لَکْشَاوِرتیشُ سُرَبْھِر اَبھِپَالَیَنْتَمْ
لَکْشْمِی۔ سَہَسْرَ۔ شَتَ۔ سَمْبْھْرَمَ۔ سیوْیَمَانَمْ
گووِنْدَمْ آدِ۔ پُرُشَمْ تَمْ اَھَمْ بْھَجَامِ

"مَیں گووِند کی عِبادت کرتا ہُوں، قدِیم بھگوان، پہلا نسل کو چلانے والا، جو کہ گئوؤں کو چرا رہا ہے، رُوحانی جواہرات سے بھری قیام گاہوں میں تمام خواہشات کو پُورا کر رہا ہے، لاکھوں تمنّا پُورے کرنے والے درختوں سے گھِرا ہُوا ہے، لاکھوں لکشمیاں یا خُوش قِسمتی کی دیویاں، بڑی عزت اَور پیار سے ہمیشہ اُس کی خِدمت کرتی ہیں۔" (ب س ۲۹-۵)

بْرہم جیوتی کو بھی برہم سمِہتا میں بیان کیا گیا ہے، جہاں یہ کہا گیا ہے کہ بْرہم جیوتی وُہ کرنیں ہیں جو اُس عظیم الشان رُوحانی سیّارے گولوک برِندابن سے پھُوٹ رہی ہیں، جیسے سُورج کی شعائیں سُورج کے ارض سے پھُوٹتی ہیں۔ جب

تک کوئی برہم جیوتی کی چمک کو پار نہ کرے، وُہ بھگوان کی دھرتی کی خبر نہیں پا سکتا۔ برہم جیوتی کی چکا چوند سے اندھا ہُوا لاشخصیت پرست فلسفی نہ ہی بھگوان کی حقیقی قیام گاہ کو پا سکتا ہے نہ ہی اُس کی ماورائی صُورت کو۔ محدود علم کی وجہ سے، ایسے لاشخصیت پرست مفکر بھگوان کرشن کی سراپا مسرّت بھری ماورائی صُورت کو نہیں سمجھ سکتے۔ اِس لئے اِس دُعا میں شری اِیشو پنشد بھگوان سے عرض کرتا ہے برہم جیوتی کی درخشندہ شعاؤں کو ہٹانے کی تاکہ پاک عقیدت مند اُس کی سراپا مسرّت بھری ماورائی صُورت کو دیکھ سکے۔

لاشخصی برہم جیوتی کو پاکر ہمیں عظیم الشان کے مُبارک پہلو کا تجربہ ہوتا ہے، اَور پرماتما کو پاکر یا عظیم الشان کے ہر ایک میں سموئے ہُوئے پہلو کو پاکر ہمیں اَور بھی رُوشن خیالی کا تجربہ ہوتا ہے۔ خود عظیم الشان شخصیت خُدائے برتر کو رُوبرُو ملنے سے بھگت کو عظیم الشان کے سب سے مُبارک پہلو کا تجربہ ہوتا ہے۔ چُونکہ اُنسے قدیم فلسفی اَور کائنات کو برقرار رکھنے والا اَور اُس کا اچھّا چاہنے والا مُخاطب کیا گیا ہے، عظیم الشان سچ لاشخصی نہیں مانا جا سکتا۔ یہ شری اِیشو پنشد کا فیصلہ ہے۔ اِس لیے لفظ پُوشن (قایم رکھنے والا) خاص کر اہم ہے، حالانکہ خُدا تمام ہستیوں کو برقرار رکھتا ہے، پر

وُہ اپنے عقیدت مندوں کو خاص کر برقرار رکھتا ہَے ۔ لاشخصی بُرہم جیوتی کو عبُور کرنے کے بعد اَور خُدا کے ذاتی پہلو کو دیکھنے اَور اُس کی سب سے مُبارک اَبدی صُورت کو دیکھنے کے بعد، عقیدتمند مُطلق سچ کا پُوری طرح احساس کرتا ہَے۔

بھگوت سندربھ میں شری جیو گو سوامی بیان کرتے ہَیں: "مُطلق سچ کے مُکمّل تصوّر کا احساس شخصیّتِ خُدا ئے برتر میں ہوتا ہے کیونکہ وُہ تمام طاقتور ہَے اَور پوُری ماورائی قوّتوں کا مالک ہَے۔ مُطلق سچ کی پوُری طاقت کا احساس بُرہم جیوتی میں نہیں ہوتا ہَے، اِس لیئے برہمن کا احساس شخصیّتِ خُدائے برتر کا صِرف جُزوی احساس ہَے۔ او عالم عُرفا، لفظِ بھگوان کا پہلا حرف دو گُنا اہم ہَے:۔ پہلے اِس سمجھ میں وُہ جو پوُری طرح برقرار رکھتا ہَے، اَور دُوسرا اِس سمجھ میں 'سرپرست' (گارڈین)۔ دُوسرے حرف (گ) کا مطلب ہَے رہنما، لیڈر یا خالق۔ "و" کا حرف اِشارہ کرتا ہَے کہ ہر شئے اُس میں رہتی ہَے اَور وُہ بھی ہر شئے میں رہتا ہَے۔ دُوسرے الفاظ میں، ماورائی آواز بھگوان، بے پناہ عِلم، قوّت، طاقت، اِمارت، ہمّت اَور رُسُوخ ــ تمام مادّی ہستی کے رنگ کے بغیر ـــــ کی نمائندگی کرتی ہَے۔

خُدا اپنے پاک عقیدت مندوں کو پوُری طرح برقرار رکھتا ہَے

اَور مُکمّل عقیدت مندی کے راستے پر وُہ کامیابی سے اُن کی رہنمائی کرتا ہے، اپنے عقیدت مندوں کے راہبر کی حیثیت سے، وہ بالآخر اپنا آپ اُن کو سونپ دینے سے اُن کی عقیدت مندی کا من پسند اِنعام دیتا ہے۔ خُدا کے بے وجہ کرم سے خُدا کے عقیدت مند خُدا کو اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہیں، اِس طرح خُدا اپنے عقیدت مندوں کی سب سے عظیم رُوحانی سیارے گولوکا برِندابن پر پہنچنے میں مدد کرتا ہے۔ خالق ہوتے ہُوئے، وُہ اپنے بھگتوں کو تمام ضرُوری خُوبیاں عطا کر سکتا ہے، تاکہ وُہ بھگت آخر کار اُس تک پہنچ سکیں۔ خُدا تمام سببوں کا سبب ہے، اَور چُونکہ کوئی اَیسی شئے نہیں ہے، جو اُس کا سبب بنی ہو، وُہ اِبتدائیہ سبب ہے۔ اِنجام کار وُہ اپنی اندرونی طاقت کا خود مُظاہرہ کر کے وُہ خود اپنے آپ کا مزا لیتا ہے۔ دراصل بیرونی طاقت کا مُظاہرہ وُہ اپنے آپ نہیں کرتا ہے، کیونکہ وُہ پُرش کی صُورتوں میں اوتار بنتا ہے اَور اِن صُورتوں میں وہ مادّی مظاہرے کے پہلوؤں کو برقرار رکھتا ہے۔ اِن اَوتاروں سے نِظامِ کائنات کے مُظاہرہ کی وُہ تخلیق کرتا ہے، اُس کو برقرار رکھتا ہے اَور صفحۂ ہستی سے مِٹا دیتا ہے۔

جاندار ہستیاں بھی بھگوان کی ذات کے الگ کیے ہُوئے مظاہر ہیں، اَور کیونکہ اُن میں سے کچھ خُدا بننا چاہتے ہیں

اور عظیم الشان خُدا کی نقل کرنا چاہتے ہیں، وہ اُنہیں نظام کائنات کی تخلیق میں حقِ انتخاب کے ساتھ داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے کیونکہ اگر وہ چاہیں تو قدرت پر غلبہ پاتے کے اپنے رجحان کا پوری طرح سے استعمال کر سکیں۔ اپنے حصّے بخروں، جاندار ہستیوں کی موجودگی کی وجہ سے، تمام منظہری دُنیا عمل اور ردِّ عمل سے حرکت میں آتی ہے۔ اِس طرح جاندار ہستیوں کو مادّی قُدرت پر غلبہ پانے کی پوری سہولیات مہیّا کی جاتی ہیں، لیکن آخری ناظم، اپنے مکمّل پہلو میں پرماتما کی حیثیت سے، عظیم الشان رُوح جو کہ پُرشوں میں سے ایک ہے، خُدا خود ہے۔

اِس طرح جاندار ہستی (آتما) اور ناظمِ خُدا (پرماتما) رُوح اور عظیم الشان رُوح میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ پرماتما ناظم ہے اور آتما نظم و ضبط میں ہے، اِس لیئے وہ ایک ہی سطح پر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ پرماتما پوری طرح آتما کا ساتھ دیتا ہے، اُسے جاندار ہستیوں کا مُستقل ساتھی مانا گیا ہے۔

بھگوان کے ہر ایک میں سرایئت کیئے ہوئے پہلو کو برہمن کہتے ہیں جو جاگنے اور سونے کے تمام حالات میں ساتھ ہی ساتھ بالقوّہ حالتوں میں موجود ہے اور جس سے جیوشکتِ (زندہ طاقت) مقیّد اور نجات شدہ رُوحوں کی حیثیت سے پیدا کی جاتی ہے۔ چونکہ بھگوان دونوں پرماتما اور برہمن کا سر چشمہ

ہے، وُہ تمام جاندار ہستیوں کی اَور ہر اُس شئے کی جو مَوجُود ہے، اِبتدا ہے۔ جو یہ جانتا ہے وُہ ایکدم اپنے آپ کو خُدا کی عقیدت مندی میں مصرُوف کرتا ہے۔ اَیسا پاک اَور خُدا کا باشعُور عقیدت مند دل و جان سے اُس کی لگن میں رہتا ہے، اَور جب بھی وُہ اَیسے دُوسرے عقیدت مندوں کے ساتھ اِکٹھا ہوتا ہے، اُنہیں سوائے خُدا کے ماورائی مشاغِل کی حمد کرنے کے اَور کوئی کام نہیں ہوتا۔ وُہ جو اِتنے کامِل نہیں ہیں جتنے کہ پاک عقیدت مند، اَور جنہوں نے صِرف بھگوان کے برہمن یا پرماتما کے پہلوؤں کا احساس کیا ہے، کامِل عقیدت مندوں کی سرگرمیوں کی داد نہیں دے سکتے۔ خُدا پاک عقیدت مندوں کے دِلوں میں ضرُوری عِلم دے کر، ہمیشہ اُن کی مدد کرتا ہے، اِس طرح اُس کی خاص مہربانی سے تمام جہالت کا اندھیرا دُور ہوجاتا ہے۔ قیاسی فلسفی اَور یوگی، اِس کا تصوّر نہیں کر سکتے کیونکہ وُہ کم و بیشتر اپنی طاقت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جیسے کتھا اُپنشد میں بیان کیا گیا ہے، خُدا جن پر کرم کرتا ہے صِرف وُہی اُس کو جان سکتے ہیں اَور دُوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔ صِرف اُس کے عقیدت مندوں کو اِس طرح کی خاص مہربانی عطا کی جاتی ہے۔ اِس طرح شری اِپنشد خُدا کی مہربانی کی طرف اِشارہ کرتا ہے، جو کہ برہم جیوتی کے دائرے سے باہر ہے۔

# سترہواں منتر

वायुरनिलममृतमथेदं भस्मान्तं शरीरम् ।
ॐ क्रतो स्मर कृतं स्मर क्रतो स्मर कृतं स्मर ॥१७॥

وَایُرْ اَنِلَمْ اَمِتَمْ
اَتھیدَمْ بھسمانتم شَرِیرَمْ
اومْ کْرَتو سْمَرَ کِرِتَمْ سْمَرَ
کْرَتو سْمَرَ کِرِتَمْ سْمَرَ

**وَایُہ** ـ زِندگی کی ہوا؛ **اَنِلَمْ** ـ ہوا کا کُل خزانہ؛ **اَمِتَمْ** ـ جو تباہ نہ ہوسکے؛ **اَتھ** ـ اب؛ **اِدَمْ** ـ یہ؛ **بھسمانتَمْ** ـ راکھ ہوجانے کے بعد؛ **شَرِیرَمْ** ـ جسم؛ **اومْ** ـ او خدا؛ **کْرَتو** ـ تمام قربانیوں سے لُطف اندوز ہونے والا؛ **سْمَرَ** ـ برائے کرم یاد کرو؛ **کِرِتَمْ** ـ وہ تمام جو مجھ سے ہُوا ہے؛ **کْرَتو** ـ عظیم ترین فائدہ اُٹھانے والا؛ **سْمَرَ** ـ برائے کرم یاد کرو؛ **کِرِتَمْ** ـ وہ تمام جو میں نے تمہاری خاطر کیا ہے؛ **سْمَرَ** ـ

براۓ کرم یاد کرو

## ترجمہ

اِس عارضی جسم کو جل کر راکھ ہو جانے دو، اور زِندگی کی ہوا کو کُل ہوا کے ساتھ گھُل مِل جانے دو۔ اب، او میرے بھگوان، براۓ کرم میری تمام قربانیوں کو یاد کرو اور چونکہ آپ بالآخر فائِدہ اُٹھانے والے ہیں، براۓ کرم وہ سب کُچھ یاد کرو جو مَیں نے آپ کے لیئے کِیا ہے۔

## مفہوم

یہ عارضی مادّی جسم یقیناً غیر پوشاک ہے۔ بھگود گیتا میں یہ صاف کہا گیا ہے (ب گ۔ ۲۰، ۱۸، ۱۳۔ ۲) کہ مادّی جسم کے فنا ہونے کے بعد، جاندار ہستی نیست و نابود نہیں ہوتی ہے، نہ ہی وُہ اپنی پہچان کھوتی ہے۔ جاندار ہستی لاشخصی یا بے شکل نہیں ہے۔ اِس کے بَرعکس یہ مادّی پوشاک ہے جو بے شکل ہے اور غیر فانی شخص کی شکل کے مُطابق صُورت اِختیار کرتی ہے۔ دراصل کوئی بھی جاندار ہستی شرُوع سے بے شکل نہیں ہے، جَیسا کم عِلم رکھنے والے غلطی سے سوچتے ہیں۔ یہ منتر اِس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ جاندار ہستی مادّی جسم کے فنا ہو جانے پر بھی وجوُد میں رہتی ہے۔

مادّی دُنیا میں، مادّی قُدرت جاندار ہستیوں کے لیئے اُن

کے تسکینِ نفس کے رُحجان کے مُطابِق مُختلف اِقسام کے اِجسام کی تخلیق کر کے حیرت انگیز کاری گری کا مُظاہرہ کرتی ہے۔ جاندار ہستی جو پاخانہ چکھنا چاہتی ہے، وُہی مادّی جسم پاتی ہے جو پاخانہ کھانے کے قابِل ہوتا ہے ۔ جیسے کہ سوُر کا۔ اِسی طرح، وُہ جو گوشت کھانا چاہتا ہے شیر کا جسم پاتا ہے، جس سے وُہ دُوسرے جانوروں کے خُون کا مزہ لے کر اور اُن کا گوشت کھا کر جی سکے۔ کیونکہ اُس کے دانتوں کی شکل مُختلف ہے۔ اِنسانی ہستی پاخانہ یا گوشت کھانے کے لیئے نہیں ہے، نہ ہی اُس کی سب سے قدیمی حالت میں بھی، پاخانہ چکھنے کی کوئی تمنّا ہے۔ اِنسانی دانت اِس طرح بنائے گئے ہیں کہ وُہ پھل اور سبزیاں چبا سکیں اور کاٹ سکیں، اور دو نوکیلے دانت بھی اِس لیئے دیئے گئے ہیں تاکہ وہ گوشت کھا سکیں۔

جانوروں اور اِنسانوں کے مادّی اجسام جاندار ہستی کے لیئے غیر ہیں۔ وُہ جاندار ہستی کی تسکینِ نفس کی تمنّا کے مُطابِق بدلتے رہیں۔ اِرتقائی چکّر میں جاندار ہستی ایک کے بعد دُوسرا جسم بدلتی ہے۔ جب دُنیا پانی سے بھری پڑی تھی تو جاندار ہستی نے آبی صُورت اِختیار کر لی تھی۔ تب وُہ نباتی زِندگی سے گُذر کر کیڑے مکوڑے کی زِندگی میں آئی، کیڑے مکوڑے کی زندگی سے پرِندے کی زِندگی میں آئی، پرِندے کی زِندگی سے حیوان کی زِندگی میں اور حیوانی زِندگی سے اِنسانی شکل میں۔ سب سے

بالیدہ صُورت یہ اِنسانی صُورت ہے، جب وُہ رُوحانی علم پر پُورا عبُور حاصِل کرتی ہے۔ ہماری رُوحانی سمجھ کی بہتر بن بالیدگی اِس منتر میں بیان کی گئی ہے۔ ہمیں یہ مادّی جسم چھوڑ دینا چاہیئے جو راکھ ہوجائے گا، اَور زِندگی کی ہوا کو اَبدی ہوا کے خزانے میں ضم ہونے دینا چاہیئے۔ جاندار ہستی اپنی سرگرمیوں کو جسم کے اندر، مختلِف اِقسام کی ہوا کی حرکتوں کے ذریعہ جنہیں خُلاصہ میں پْرَانْ وَایُ کہتے ہیں، سَرانجام دیتی ہے۔ یوگی عام طور پر جسم کی ہواؤں کو قابُو میں لانے کا مُطالعہ کرتے ہیں۔ رُوح کو ایک چکر سے اُٹھ کر دُوسرے چکر میں جانا چاہیئے، جب تک یہ بْرَہْمَ رَنْدْھْرَ میں نہ پہنچ جائے جو کہ سب سے اُونچا چکر ہے۔ ایک کامِل یوگی اپنے آپ کو اُس نکتے سے کِسی بھی مَن پسند سیّارے میں بدل سکتا ہے۔ ایک مادّی جسم کو چھوڑ کر پھِر دُوسرے مادّی جسم کے اندر داخِل ہونے کا یہ سِلسِلہ ہے لیکن اَیسی تبدِیلیوں کی پوُری تکمیل تبھی ممکن ہے، جب جاندار ہستی مادّی جسم کو بالکُل چھوڑنے کے قابِل ہوجائے، جیسا کہ اِس منتر میں تجویز کیا گیا ہے۔ وُہ تب رُوحانی ماحول میں داخِل ہوسکتا ہے، جہاں وُہ بالکُل مختلِف قِسم کا جسم حاصِل کر سکتا ہے ـــــ رُوحانی جسم جِس کو کبھی بھی مرنا یا بدلنا ہوتا ہے۔

مادّی دُنیا میں مادّی قُدرت ہمیں اپنی تسکینِ نفس کی

مختلف تمناؤں کی وجہ سے اپنا جسم بدلنے پہ مجبور کرتی ہے۔ یہ تمنائیں مختلف انواعِ زندگی میں جراثیم سے لے کر کامل ترین مادی جسموں تک ـــ جیسے برہما اور دیوتاؤں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اِن تمام جاندار ہستیوں کے اجسام مختلف شکلوں میں مادہ کے بنے ہوئے ہیں۔ عقلمند آدمی ایکتا کو مختلف قسم کے اجسام میں نہیں دیکھتا ہے بلکہ روحانی شناخت میں دیکھتا ہے۔ روحانی چنگاری جو کہ عظیم الشان خُدا کا حصہ ہے، چاہے وہ سُور کے جسم میں ہے یا دیوتا کے جسم میں، ایک جیسی ہے۔ جاندار ہستی اپنے نیک اور بد اعمال کے مطابق مختلف جسم بدلتی ہے۔ اِنسانی جسم نہایت مکمل ہے اور پورا شعور رکھتا ہے۔ ویدک اِلہامی کتابوں کے مطابق، پوری طرح کامل اِنسان بہت، بہت سی سُلجھے ہوئے علم کی زندگیوں کے بعد، اپنا آپ خُدا کو سونپ دیتا ہے۔ علم کی تربیت تکمیل تک تبھی پہنچتی ہے جب جاننے والا اِس نکتے تک پہنچ جاتا ہے، جہاں پر وہ اپنا آپ عظیم الشان بھگوان، واسودیو کے حوالے کر دیتا ہے۔ اگر روحانی شناخت کا علم پا لینے کے بعد بھی کوئی یہ نہیں جان پاتا ہے کہ جاندار ہستیاں تمام تر کے ابدی حصے بخرے ہیں اور کبھی تمام تر نہیں بن سکتے، تو اُسے پھر مادی ماحول کے اندر دوبارہ نیچے گرنا پڑتا ہے۔ بیشک اُسے ضرور نیچے گرنا پڑتا ہے اگر وہ بِرہم جیوتی کے ساتھ بھی ایک ہو گیا ہے۔

بھگوان کے ماورائی جسم سے جو برہم جیوتی پھوٹ رہی ہے، رُوحانی چنگاریوں سے بھری ہُوئی ہے جو کہ وجُود کے پُورے احساس کے ساتھ انفرادی ہستیاں ہیں۔ بعض اوقات یہ جاندار ہستیاں حواس کا لُطف اُٹھانا چاہتی ہیں اور اس لیئے اُن کو حواس کے زیر اثر جھُوٹے مالک بننے کے لیئے دُنیا میں بھیج دیا جاتا ہے۔ جاندار ہستی کی مالک بننے کی تمنّا مادّی بیماری ہے، کیونکہ نفسانی خوشی سے مسحُور وُہ مختلف اجسام میں جنم لیتی ہے جو کہ مادّی دُنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ برہم جیوتی کے ساتھ ایک ہو جانا" سُلجھے ہوئے علم کا ثبوت نہیں ہے۔ صرف اپنے آپ کو پوُری طرح خُدا کے حوالے کرنے سے اور رُوحانی خدمت کے احساس کی ترقی سے ہم بُلند ترین تکمیلی مرحلے تک پہنچتے ہیں۔

اس منتر میں جاندار ہستی اپنا مادّی جسم اور مادّی ہوا کو چھوڑنے کے بعد خُدا کی رُوحانی بادشاہت میں داخل ہونے کے لیئے دُعا مانگتی ہے۔ عقیدت مند اپنے مادّی جسم کے راکھ ہونے سے پہلے خُدا سے دُعا مانگتا ہے کہ وُہ اُس کے اعمال اور قربانیوں کو جو کہ اُس نے کی ہیں یاد کرے۔ یہ دُعا اپنے ماضی کے اعمال اور انجام کار منزل کے لیئے پوُرے شعُور کے ساتھ مرنے کے وقت کی جاتی ہے۔ وہ جو پوُری طرح مادّی قُدرت کے حُکم میں ہوتا ہے، وُہ اپنی زندگی کے دوران میں کیئے

ہُوئے وحشیانہ اعمّال کو یاد کرتا ہے، اَور اِنجام کار موت کے بعد
دُوسرا مادّی جِسم اپنا لیتا ہے۔ بھگود گیتا اِس سچّائی کی تصدیق کرتی
ہے:

यं यं वापिस्मरन्भाव त्यजत्यन्ते कलेवरम् ।
तं तमेवैति कौन्तेय सदा तद्भावभावितः ।।

یَمْ یَمْ وَاپِ سْمَرَن بْھاوَمْ
تْیَجَتْیَ اَنْتے کَلیوَرَمْ
تَمْ تَمْ اَیوَیتِ کَونْتیَ
سَدا تَد بْھاو بْھاوِتَہ

"اپنا جسم چھوڑنے کے وقت جِس حالت کو بھی کوئی یاد کرے
گا، وُہ یقیناً اُسی حالت کو اپنائے گا۔" (ب گ ۸-۶) اِس
طرح مَن مرتے ہُوئے جانور کے رُجحانات کو بھی اگلی زِندگی میں
اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

عام جانوروں سے مُختلِف جِن کا مَن سُلجھا ہُوا نہیں ہے، اِنسان
اپنی گُذرتی ہُوئی زِندگی کے اعمّال کو رات کے خوابوں کی طرح
یاد کر سکتا ہے؛ اِس لِئے اُس کا مَن مادّی خواہشات سے بھرا پڑا
ہوتا ہے، اِنجام کار وُہ رُوحانی بادشاہت میں رُوحانی جِسم کے
ساتھ داخِل نہیں ہو سکتا ہے۔ تاہم عقیدت مند خُدا کی عقیدت مندی

کار یا صل کر کے خُدا ئے برتر کے پیار سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ اگر عقیدت مند اپنی خُدائی خِدمت کو موت کے وقت نہیں بھی یاد کرتا ہے تو بھی خُدا اُسے نہیں بھُولتا ہے۔ یہ دُعا عقیدت مند کی قربانیاں خُدا کو یاد دِلانے کے لیئے کی جاتی ہے، لیکن اگر کوئی ایسی یادداشت نہ بھی ہو تو پھر بھی خُدا اپنے سچّے عقیدت مندوں کی عقیدت مندی کو نہیں بھُولتا ہے۔

بھگوان صاف طَور پر اپنے بھگتوں کے ساتھ اپنے گہرے رِشتے کو بھگود گیتا میں بیان کرتے ہیں۔ "اگر کوئی بہت زیادہ نفرت انگیز کام بھی کرتا ہے، اَور اگر وُہ بھگتی میں مصرُوف ہے تو وُہ ولی سمجھا جائے گا، کیونکہ وُہ ٹھیک جگہ پر قدم جمائے ہُوئے ہے۔ وُہ فوراً نیک بن جاتا ہے اَور ہمیشہ کے لیئے سکُون پاتا ہے۔ او کُنتی کے بیٹے، بے خوفی سے اعلان کردو کہ میرا بھگت کبھی تباہ نہیں ہوتا ہے۔ او پرِ تھا کے بیٹے، جو مجھ میں پناہ لیتے ہیں، چاہے وُہ حقیر پیدائش کے ہُوں ـــــ عورتیں، ویشیا، (سوداگر) اَور شُودر، (کاریگر) ـــــ عظیم منزل کو پا سکتے ہیں۔ براہمن، نیک آدمی، بھگت اَور ولی بادشاہ جو اِس عارضی دُکھ بھری دُنیا میں میری محبّت بھری خِدمت میں مصرُوف ہیں وُہ پھر کِس قدر بُلند تریں ہیں۔ ہمیشہ مجھے یاد کرنے میں اپنا من مصرُوف رکھو، اظہارِ اِطاعت کے لیئے جھکو

اَور میری عِبادت کرو۔ مُکمّل طَور پر مجھُ میں مدغم ہو کر، تُم یقیناً میرے پاس آؤ گے۔" (ب گ ۹ ۳۴ سے ۳۰۔ ۹)

شرِ بلا بھگتی وِ نود بھٹّاکرُ اِن شلوکوں کی تشریح اِس طرح کرتے ہیں۔ "ہمیں اُس عقیدت مند کو قبُول کر لینا چاہیئے جو اَولیاؤ کے صحیح راستے پر گامزن ہو، چاہے ایسا عقیدت مند بڑے اِخلاق کا بھی دِکھائی دے۔ ہمیں 'بُرے اِخلاق' کے الفاظ کا صحیح مفہوم سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ متعیّن رُوح کو دو مقاصد کے لیئے عمل کرنا ہے ـــــ جسم کو برقرار رکھنے کے لیئے اَور پھر عِرفانِ خودی کے لیئے۔ سماجی رُتبہ، دِماغی ترقی، صفائی، دُرشتی، غذائیت اَور جینے کے لیئے کشمکش، سب جسم کو برقرار رکھنے کے لیئے ہیں۔ کِسی کے اعمال کے عِرفانِ خودی کا پہلو اُس کے عقیدت مند ہونے کی حیثیت سے عمل میں آتا ہے، اَور وہ اُسی تعلّق میں بھی عمل کرتا ہے۔ یہ دو مختلِف مقاصِد ایک دُوسرے کی برابری کرتے ہیں، کیونکہ متعیّن رُوح اپنے جسم کو برقرار رکھنے کے کام کو نہیں چھوڑ سکتی۔ تاہم جیسے جیسے عقیدت مندی بڑھتی ہے، ویسے ہی جسم کو برقرار رکھنے کی سرگرمیاں کم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جب تک عقیدت مندی کا تناسُب صحیح نقطے تک نہیں پہنچتا ہے، تو کبھی کبھی دُنیاوی ہوس کی نمائش کا خطرہ رہتا ہے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی دُنیاوی ہوس دیرپا

نہیں ہو سکتی، کیونکہ خُدا کی برکت سے ایسی خامیاں جلدی ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ اِس لیئے صِرف عقیدت مندی کا راستہ ہی صحیح راستہ ہے۔ اگر کوئی صحیح راستے پر ہے، تو کبھی کبھی دُنیاوی ہوس کا اُٹھنا بھی کسی کے عِرفانِ خُودی کی ترقی کو نہیں روک سکتا ہے۔''

عقیدت مندی کی سہُولیات لاشخصیت والوں کو نہیں دی جاتی ہیں، کیونکہ وُہ بھگوان کے بُرہم جیوتی کے پہلو سے وابستہ ہیں۔ جیسے کہ پہلے منتر میں سمجھا دِیا گیا ہے، وُہ بُرہم جیوتی میں سے پرے نہیں جا سکتے کیونکہ وُہ شخصیتِ خُدائے برتر پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔ اُن کا شغل زیادہ تر مفہُومیات سے، الفاظ کی شعبدہ گری سے اور دِماغی تخلیقات سے تعلق رکھتا ہے۔ اِنجام کار لاشخصیت والے بے صِلہ محنت کا پیچھا کرتے ہیں، جیسی کہ بھگود گیتا کے بارہویں باب میں تصدیق کی گئی ہے (ب گ ۵-۱۲)

اِس منتر میں جتنی بھی سہُولیات تجویز کی گئی ہیں مُطلق سچ کے ذاتی پہلو سے لگاتار تعلق رکھنے سے آسانی سے پائی جا سکتی ہیں۔ بھگوان کی بھگتی نَو (۹) ضرُوری ماورائی مشاغل پر جو کہ بھگت سرانجام دیتا ہے، مشتمل ہے: (۱) بھگوان کے متعلق سُننا (۲) بھگوان کی ثنا کرنا (۳) بھگوان کو یاد کرنا (۴)

بھگوان کے کنول چرنوں کی خدمت کرنا، (۵) خُدا کی عبادت کرنا، (۶) خُدا سے دُعائیں مانگنا، (۷) خُدا کی خِدمت کرنا، (۸) خُدا سے دوستی ربط رکھنا، (۹) اور ہر شئے خُدا کو سونپ دینا۔ بھگتی کے یہ نو اصول اکٹھے سرانجام دینا یا ایک ایک کر کے ـــــ بھگت کو بھگوان کے ساتھ لگاتار رابطہ رکھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ اس طرح سے زندگی کے اختتام پر بھگت کے لیئے بھگوان کو یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔ ان نو اصولوں میں سے صرف ایک کو اپنا لینے سے مندرجہ ذیل مشہور بھگوان کے بھگتوں کے لیئے بلند ترین تکمیل تک پہنچنا ممکن ہو گیا تھا: (۱) مہاراج پریکشت، شریمد بھاگوتم کی عالی شخصیت، نے سُننے سے من پسند نتیجہ پا لیا تھا۔ (۲) بھگوان کی ستائش کرنے سے، شکھدیو گوسوامی، شریمد بھاگوتم بولنے والے نے، اپنی تکمیل حاصل کر لی تھی۔ (۳) دُعا کرنے سے، اکرور نے من پسند نتیجہ پایا تھا۔ (۴) یاد کرنے سے پرہلاد مہاراج نے من پسند نتیجہ حاصل کیا۔ (۵) عبادت کرنے سے پرتھو مہاراج نے تکمیل پائی۔ (۶) بھگوان کے کنول چرنوں کی خدمت کرنے سے، خوش قسمتی کی دیوی لکشمی نے تکمیل پائی۔ (۷) بھگوان کی ذاتی خدمت سے ہنومان نے من پسند نتیجہ حاصل کیا۔ (۸) بھگوان کے ساتھ دوستی کے ناطے سے ارجن نے من پسند نتیجہ پایا۔ (۹)

مہاراج بلی نے، جو کچھ اُس کے پاس تھا، سونپ دینے سے من پسند نتیجہ حاصل کیا۔

دراصل اِس منتر کی تشریح اور تقریباً ویدک حمد کے تمام منتروں کا خُلاصہ ویدانت سوتروں میں کیا گیا ہے اور اُن کی مناسب تشریح شریمد بھاگوتم میں کی گئی ہے۔ شریمد بھاگوتم ویدک دانشوری کے درخت کا پکا ہُوا پھل ہے۔ شریمد بھاگوتم میں اِس خاص منتر کی تشریح، مہاراج پریکشت اور شُکھدیو گوسوامی کی مُلاقات کے شروع میں، اِنکے درمیان سوالوں اور جوابوں میں کی گئی ہے۔ بھگوان کی سائنس کو سُننا اور الاپنا بھگتی جیون کا بُنیادی اُصول ہے۔ مہاراج پریکشت نے مُکمل بھاگوتم کو سُنا تھا اور شُکھدیو گوسوامی نے الاپا تھا۔ مہاراج پریکشت نے شُکھدیو سے دریافت کیا تھا کیونکہ شُکھدیو اپنے وقت کا کسی بھی بڑے یوگی یا ماورا پرست سے بڑا رُوحانی اُستاد تھا۔

مہاراج پریکشت کا بڑا سوال یہ تھا: "ہر آدمی کا کیا فرض ہے، خاص کر موت کے وقت؟" شُکھدیو گوسوامی نے جواب دیا:

तस्माद्भारत सर्वात्मा भगवान् ईश्वरो हरिः।
श्रोतव्यः कीर्तितव्यश्च स्मर्तव्यश्चेच्छताभयम्॥

تسمادْ بھارت سروآتما
بھگوانِ اِیشورو ہرِہ

# شْرَو نَوْیَہ کیرْتنَوْیَشْ چ
# شمَرْ نَوْیَشْ چیچھْھنا بْھَیَمْ

"ہر ایک کو جو تمام پریشانیوں سے نجات چاہتا ہے شخصیتِ خُدائے برتر کے متعلق سُننا چاہیئے، اُس کی حمد کرنی چاہیئے اَور اُسے یاد رکھنا چاہیئے، جو کہ ہر شئے کا عظیم اُلشان ناظم ہے، تمام مصیبتوں کو دُور کرنے والا ہے اَور تمام جاندار ہستیوں کی عظیم رُوح ہے۔" (بھاگ ۵-۱-۲)

نام نہادِ انسانی سماج عام طَور پر رات کو سونے یا جنسی خواہش کو پُورا کرنے میں مصرُوف رہتا ہے اَور دِن کے وقت زِیادہ سے زِیادہ رُوپیہ کمانے میں یا پھر خاندان کی برقراری کے لیئے خرید و فروخت کرنے میں۔ لوگوں کے پاس، شخصیتِ خُدائے برتر کے متعلق بات کرنے میں یا اُس کی تحقیقات کرنے میں بہت تھوڑا وقت ہے۔ اُنھوں نے خُدا کے وجُود کو کئی طریقوں سے مِٹا دِیا ہے، سب سے پہلے اُسے لاشخصی قرار دیکر مطلب یہ ہے، بغیر حواسی اِدراک (sense perception) کے۔ تاہم ویدک اَدب میں ـــــ چاہے اُپنشد ہوں، ویدانتا سُوتر ہوں، بھگود گیتا ہو یا شریمد بھاگوتم ہوں ـــــ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ بھگوان ذی حس ہیں اَور تمام جاندار ہستیوں سے برتر ہیں۔ اُنکی شاندار سرگرمیاں اُن کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔ ہمیں اِس لیئے

دنیاوی سیاست دانوں اور سماج کے نام نہاد بڑے آدمیوں کی سرگرمیوں کو سننے اور بولنے میں مزا نہیں لینا چاہیئے ـــــ سرگرمیاں جو بالکل بکواس ہیں ـــــ بلکہ اپنی زندگی کو اس طریقے سے ڈھالنا چاہیئے کہ ہم بغیر سیکنڈ ضائع کیئے ہوئے اپنے آپ کو خدائی سرگرمیوں میں مصروف رکھ سکیں۔ شری ایشو پنشد ہمیں خدائی سرگرمیوں کی طرف لے جانے میں ہدایت کرتا ہے۔

اگر کوئی عقیدت مندی کی مشق کا عادی نہ ہو، وہ موت کے وقت جب جسم ناکارہ ہوتا ہے، کیا یاد رکھے گا، اور تمام طاقتور خدا سے کیسے دعا مانگ سکے گا کہ اُس کی قربانیوں کو یاد رکھا جائے؟ قربانیوں کا مطلب ہے نفسانی خواہشات سے دور رہنا۔ اپنی زندگی میں حواس کو خدا کی خدمت میں لگانے سے ہمیں یہ فن سیکھنا ہوگا۔ ایسی مشق کے نتائج کا ہم موت کے وقت فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

# اٹھارہواں منتر

अग्ने नय सुपथा राये अस्मान् विश्वानि देव वयुनानि विद्वान् ।
युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नमउक्तिं विधेम ॥१८॥

اَگْنے نیَ سُپتھا رَایے اَسمان
وِشْوَانِ دیو وَیُنَانِ وِدْوَان
یُیودھْیَ اَسْمَج جُہُرَانَم اینو
بْھُویِشْٹھَام تے نَمَ اُکتِم وِدْھیم

**اَگْنے** — او میرے بھگوان، آگ کی طرح طاقتور؛ **نیَ** — برائے کرم راستہ دکھاؤ؛ **سُپَتھا** — ٹھیک راستے سے؛ **رَایے** — تمہارے پاس پہنچنے کے لیئے؛ **اَسْمَان** — ہم؛ **وِشْوَانِ** — سب؛ **دَیو** — او میرے خدا؛ **وَیُنَانِ** — اعمال؛ **وِدْوَان** — جاننے والا؛ **یُیودْھِ** — برائے کرم ہٹائیے؛ **اَسْمَتْ** — ہم سے؛ **جُہُرَانَم** — راہ میں تمام رکاوٹیں؛ **اینَہ** — تمام بری عادات؛ **بْھُویِشْٹھَام** —

سب سے زیادہ ؛ نَے۔ آپ کو ، نَمَہَ اُکتِمْ۔
اِطاعت کے الفاظ؛ وِدھیم۔ مَیں کرتا ہُوں

## ترجمہ

او میرے خُدا، طاقت ور جَیسے آگ، قادرِ مُطلق تو ہی، میں آپ کو تمام آداب پیش کرتا ہُوں اَور مَیں آپ کے پاؤں پر زمین کے اُوپر گرتا ہُوں۔ او میرے بھگوان، برائے کرم مجھے اپنے تک پہنچنے کا صحیح راستہ دِکھایئے، اَور چُونکہ آپ سب کچھ جانتے ہیں جو مَیں نے ماضی میں کیا ہے، برائے کرم مجھے ماضی کے گناہوں کے رِدِّ عمل سے نجات دِلاؤ تاکہ میری ترقّی کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔

## مفہوم

شکست مان لینے سے اَور خُدا کے ناروا رحم کی دُعا مانگنے سے عقیدت مند مُکمّل عِرفانِ خُودی کے راستے پر ترقّی کر سکتا ہے۔ بھگوان کو مانندِ آگ، مُخاطب کیا گیا ہے کیونکہ وُہ ہار مانی ہُوئی رُوح کے گناہوں سمیت کِسی بھی شئے کو جلا کر راکھ کر سکتا ہے جَیسا کہ پہلے منتروں میں بیان کیا گیا ہے، مُطلق کا اصلی یا بالآخر پہلو اُس کی شخصیّتِ خُدائے برتر کی صُورت ہے۔ اُس کا لاشخصی بر ہم جیوتی پہلو اُس کے چہرے کے اُوپر چکا چُوند کر دینے والا پردہ ہے۔ بارور سرگرمیاں، یا عِرفانِ خُودی کی کَرم۔ کانڈ راہ

اِس کوشِش میں سب سے نچلا مرحلہ ہے۔ جُونہی ایسی سرگرمیاں ویدوں کے باضابطہ اصولوں سے ذرا سی بھی ہٹتی ہیں، تو وہ وِکرم یا افعال جو کِردار کے حق میں نہیں ہیں، بیں پلٹ جاتی ہیں۔ ایسے وِکرم فریب خوردہ جاندار ہستی سے محض تسکینِ نفس کے لیئے سرانجام دیئے جاتے ہیں، اور اِس طرح ایسی سرگرمیاں عرفانِ خُودی کی راہ میں رُکاوٹیں بن جاتی ہیں۔

عرفانِ خُودی زِندگی کی اِنسانی صُورت میں مُمکن ہے، لیکن دُوسری صُورتوں میں نہیں۔ زندگی کی ...... ۸۴ انواع یا صُورتیں ہیں، جن میں سے صِرف اِنسانی صُورت، براہمن تہذِیب سے مُستند ماوَرائی علم حاصِل کرنے کا موقعہ پیش کرتی ہے۔ سچّائی، نفس پر قابو پانا، برداشت، سادگی، پُورا علم اور بھگوان میں پُورا یقین، براہمن تہذِیب میں شامِل ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ کوئی محض اپنی اُونچی پیدائش پر ناز کرے۔ براہمن کا بیٹا ہونا، براہمن بننے کا ایک موقعہ ہے، جیسے کہ بحیثیت بڑے آدمی کے بیٹے کے، اُس کو موقعہ مِلتا ہے کہ وہ بھی بڑا آدمی بنے۔ تاہم ایک پیدائشی حق سب کچھ نہیں ہے، کیونکہ اُس کو اب بھی اپنے لیئے براہمن کی قابلیت حاصِل کرنی ہے۔ جونہی کوئی بہ حیثیتِ براہمن کے بیٹے کے اپنی پیدائش پر ناز کرتا ہے، اور اصلی براہمن بننے کی قابلیت حاصِل کرنے کی کوتاہی کرتا ہے تو وہ ایک دم ذلیل بن جاتا ہے، اور

عِرفانِ خُودی کی راہ سے گِر پڑتا ہے اور اِس طرح اِنسان کے ناطے سے اُس کی زِندگی کا مقصد ختم ہو جاتا ہے۔

بھگود گیتا (ب گ ۴۴ ۱۱-۶) میں ہمیں بھگوان یقین دِلاتے ہیں کہ یوگ بھرشٹ، یا عِرفانِ خُودی کی راہ سے گِری ہوئی رُوحوں کو اپنے آپ کو سُدھارنے کا موقعہ دِیا جاتا ہے، نیک لوگوں یا امیر سوداگروں کے گھروں میں پیدائش لینے سے۔ ایسی پیدائش کو عِرفانِ خودی کے بڑے موقعے مِلتے ہیں۔ اگر دھوکے سے ایسے موقعے کھو دِیئے جاتے ہیں تو وہ اِنسانی زِندگی کے اچھے موقعہ کو جو کہ تمام طاقتور بھگوان نے اُنہیں دِیا ہے کھو دیتے ہیں۔ باضابطہ اُصول ایسے ہیں کہ اِس کو جو اُن پر عمل کرتا ہے یا آورد مشاغل کے منبر سے ترقی دیکر ماورائی عِلم کے منبر پر بھیج دِیا جاتا ہے، بہت بہت پیدائشوں کے بعد، اور ماورائی عِلم کے منبر کو حاصِل کرنے کے بعد، جب وہ اپنا آپ بھگوان کو سونپ دیتا ہے، وہ کامِل بن جاتا ہے۔ یہ عام طریقہ ہے۔ لیکن جو شروع میں ہی اپنے آپ کو حوالے کر دیتا ہے، جیسے کہ اِس منتر میں سِفارش کی گئی ہے، محض بھگتی کا رویہ اپنانے سے تمام مرحلوں پر سبقت لے جاتا ہے۔ جیسا بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے (ب گ ۶۶-۱۸) بھگوان ایک دم سونپی ہوئی رُوح کو اپنی نِگرانی میں لے لیتے ہیں اور اُس کے گُناہوں کے ردِ عمل سے اُسے نِجات دیتے ہیں۔

کرم کانڈ کی سرگرمیوں میں بہت سے گناہوں کے ردِ عمل ملوث ہیں اور رجحان۔ گیان کانڈ، فلسفیانہ ترقی کے راستے پر ایسی گناہ بھری سرگرمیوں کی تعداد کم ہے۔ تاہم، بھگوان کی عقیدت مندی میں، بھگتی کے راستے میں گناہوں کے ردِ عمل کا عملاً کوئی موقعہ نہیں ہے۔ وہ جو بھگوان کا بھگت ہے، خود بھگوان کی تمام اچھی خاصیتیں پاتا ہے، براہمن کی خاصیتوں کا کہنا ہی کیا۔ بھگت خود بخود تجربہ کار براہمن، جس کو قربانیاں دینے کا اختیار ہے، کی قابلیتیں پا لیتا ہے، اگر اس نے براہمن کے گھر میں پیدائش نہ بھی لی ہو تو۔ بھگوان آپ قادرِ مطلق ہے۔ وہ براہمن خاندان میں پیدا ہوئے انسان کو، ایسا حقیر جیسا کہ کمتر پیدائشی کُتے کھانے والا ہو، بنا سکتا ہے اور پیدائشی کُتے کھانے والے کو بھی محض اس کی بھگتی کی طاقت پر اسے اہلِ براہمن سے برتر بنا سکتا ہے۔

چونکہ قادرِ مطلق خدا ہر ایک کے دِل میں بیٹھا ہوا ہے، وہ اپنے سنجیدہ عقیدت مندوں کو ہدایات دے سکتا ہے جس سے وہ صحیح راستہ اپنا سکتے ہیں۔ ایسی ہدایات خاص کر عقیدت مند کو بخشش کی جاتی ہیں، چاہے وہ کچھ اور بھی خواہش رکھتا ہو۔ جہاں تک دوسروں کا تعلق ہے، خدا فعل کرنے والے کو صرف اس کی اپنی ذمہ داری پر فعل کرنے کی منظوری دیتا ہے۔ عقیدت مند کو تاہم خدا اس طریقے سے ہدایت دیتا ہے کہ وہ

کبھی غلط کام نہیں کرتا ۔ شریمد بھاگوتم میں یہ کہا گیا ہے :-

स्वपादमूलं भजतः प्रियस्य त्यक्तान्यभावस्य हरिः परेशः।
विकर्म यच्चोत्पतितं कथंचिद्धुनोति सर्वं हृदि सन्निविष्टः॥

سْوَ ۔ پَادَ ۔ مُولَمْ بْھَجَتَہْ پْرِیَسْیَ
تْیَکْتَانْیَ ۔ بْھَاوَسْیَ ہَرِہْ پَرَیشَہ
وِکَرْمَ یَچ چو تْپَتِتَمْ کَتھَمْچِدْ
دْھُنوتِ سَرْوَمْ ہْرِدِ سَنِّوِشْٹَہ

"بھگوان اپنے بھگت پر اِتنا مہربان ہوتا ہے کہ اگر بعض اوقات بھگت وِکَرْمَ ـــــ وُہ فعل جو ویدک ہدایات کے خلاف ہیں ۔ کے پھندے میں گر بھی جاتا ہے تو بھگوان ایک دم اُس کے دِل میں غلطیوں کی تصیح کر دیتا ہے ۔ یہ اِس لیے ہے، کیونکہ بھگت بھگوان کو بہت پیارے ہوتے ہیں ۔" (بھاگ ۴۲-۵-۱۱)
اِس منتر میں بھگت بھگوان سے دُعا کرتا ہے کہ بھگوان اُس کے دِل سے اُس کی تصیح کرے ۔ اِنسان غلطی کا پُتلہ ہے ۔ متعین رُوح بہت دفعہ غلطیاں کرنے پر راغب ہو جاتی ہے، ایسے انجانے گُناہوں کا صِرف ایک ہی عِلاج ہے کہ اِنسان اپنے آپ کو بھگوان کے کنول چرنوں میں سونپ دے، تا کہ وُہ رہنمائی کر سکے ۔ جن رُوحوں نے پُوری طرح اپنا آپ سونپ دیا ہے، بھگوان اُن کی

ذمہ داری لیتا ہے۔ اِس طرح محض اپنا آپ بھگوان کے حوالے کرنے سے اور اُس کی ہدایات کے مُطابق عمل کرنے سے تمام اُلجھنیں حل ہو جاتی ہیں۔ ایسی ہدایات سنجیدہ بھگت کو دو طریقوں سے دی جاتی ہیں، ایک تو اولیاءُ، اِلہامی کتابوں اور رُوحانی اُستاد کے ذریعۂ سے، اور دُوسرے خود بھگوان کے ذریعۂ سے، جو ہر ایک کے دل کے اندر رہتا ہے۔ اِس طرح بھگت کی ہر طرف سے حفاظت کی جاتی ہے۔

ویدِک علم ماورائی ہے اور دُنیوی تعلیمی طریقوں سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ اِنسان ویدِک منتروں کو صرف بھگوان کے اور رُوحانی اُستاد کے کرم سے سمجھ سکتا ہے۔ اگر کوئی اَصلی رُوحانی اُستاد کی پناہ میں آتا ہے، تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اُس نے بھگوان کے کرم کو پا لیا ہے۔ بھگوان بھگت کے لیئے رُوحانی اُستاد بن کر ظاہر ہوتا ہے۔ اِس طرح رُوحانی اُستاد، ویدِک فرمان، اور بھگوان خود تمام اندر سے پوری طاقت کے ساتھ بھگت کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اِس طرح بھگت کے لیئے مادّی فریب کی مایا میں پھر سے گرنے کا کوئی موقعہ نہیں رہتا۔ بھگت اس طرح تمام اطراف سے بہ حفاظت تکمیل کی آخری منزل تک یقیناً پہنچ جاتا ہے۔ پورے سِلسلہ کا اِشارہ اِس منتر میں دے دیا گیا ہے، اور شرِیمد بھاگوتم اِس کی آگے تشریح کرتا ہے (بھاگ ۲۰۔۱۷۔۲۔۱)

بھگوان کی ستائش کو سُننا اَور الاپنا خود میں خُدا ترسی
کے افعال ہیں۔ بھگوان ہر ایک کو چاہتا ہے کہ وُہ سُنے اَور الاپے
کیونکہ وہ تمام جاندار ہستیوں کی اچھائی چاہنے والا ہے۔ بھگوان کی
ستائشوں کو سُننے اَور الاپنے سے اِنسان تمام ناگوار چیزوں سے
پاک ہو جاتا ہے اَور بھگوان میں اُس کی بھگتی قدم جمائیتی ہے۔ اِس
مرحلے پر بھگت براہمن کی خُوبیوں کو حاصِل کرتا ہے اَور نتائج کار
حقیر قُدرت کے انداز (ہوس اَور جہالت) کے ردِ عمل پوُری طرح
غائب ہو جاتے ہیں۔ اپنی بھگتی کی وجہ سے بھگت پوُری طرح روشن خیال
ہو جاتا ہے، اَور اِس طرح وُہ بھگوان کے راستے کو اَور اُسے پانے
کے طریقے کو جان جاتا ہے۔ جُوں ہی تمام شبہات غائب ہو جاتے
ہیں، وُہ سچّا بھگت بن جاتا ہے۔

اِس طرح کے شری اِیشوپنیشد کے بھکتی ویدانت مفہوم
ختم ہوتے ہیں، عِلم جو اِنسان کو عظیم اُلشان شخصیّت خُدائے برتر،
شری کرشن کے نزدیک لاتا ہے۔

# سنسکرت حروفِ تہجّی

## حروفِ علّت

अ اَ ، आ آ ، इ اِ ، ई اِی ، उ اُ ، ऊ اُو ، ऋ اِ ،

ॠ اِر ، ऌ لِ ، ए اے ، ऐ آے ، ओ اَو ، औ اَوْ ،

ं نْ ، ः ہ

## حروفِ صحیح

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| क | ک ، | ख | کھ ، | ग | گ ، | घ | گھ ، | ङ | نک |
| च | چ ، | छ | چھ ، | ज | ج ، | झ | جھ ، | ञ | نج |
| ट | ٹ ، | ठ | ٹھ ، | ड | ڈ ، | ढ | ڈھ ، | ण | نٹ |
| त | ت ، | थ | تھ ، | द | د ، | ध | دھ ، | न | ن |
| प | پ ، | फ | پھ ، | ब | ب ، | भ | بھ ، | म | م |
| य | ی ، | र | ر ، | ल | ل ، | व | و ، | | |
| श | ش ، | ष | ش ، | स | س ، | | | | |
| ह | ح ، | ऽ | ، | | | | | | |

# سنسکرت تلفظ گائڈ

| آواز | خط |
|---|---|
| رِ | رِ |
| رِّ | رِا |
| لرِ | لِ |
| ں | مٗ |
| ھَ ، ھِ ، ھُ یا ع | ہ |
| ن (ک سے پہلے) | ںک |
| ن (چ سے پہلے) | ںج |
| ن (ٹ سے پہلے) | ںٹ |
| ش (ٹ سے پہلے) | ش |
| یہ | ی |

(دوسرے خطوط کا تلفظ اُردو کے جیسے ہے)

رحمتِ الٰہی اے۔ سی۔ بھکتویدانت سوامی پربھپاد